ان من الشعر لحکمۃ و ان من البیان لسحرا

مجموعہ دواوین مع کل نظم مصنفہ افتخار شعرای زمان منشی ولی محمد صاحب نظیر متخلص موسومہ

کلیات نظیر ۱۲۹۲

حسب فرمائش جناب مصنف صاحب مہتمم مطبع سید محمد ہاشم علی صاحب مطبع سیتاپور مشہورہ

مطبع صبح صادق میں طبع ہوا

دیوان دوم محمد مقصود احمد
صاحب متخلص بہ نطق مسمی باسم تاریخی
دیوان لغز نطق
۱۲۸۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریر میں یہ حمد حق نے ہنگام رقم رکھا ‌ ‌ وہیں لب سے گیا رکھا جہاں ہی قلم رکھا
کیا جب عزم ہمنے اوسکی اسم پاک لکھنے کا ‌ ‌ سر صفحہ پہ سجدہ قلم نے دمبدم رکھا
اشارہ تہا یہی برباد ہوگی شوکت دنیا ‌ ‌ قضا نے اسلئے دوش ہوا پر تخت جم رکھا
دکھایا یہ قیامت کا اثر اشک ندامت نے ‌ ‌ کہ محشر تک ہماری نامۂ عصیان کو نم رکھا
ہوی جمعیت اضداد وہی صانع کی قدرت سے ‌ ‌ اوسی نے خاک و باد و آب و آتش کو بہم رکھا
عجب انداز کے ناز و ادا اوسنے کیئے پیدا ‌ ‌ عجب نقشو نمین اونکی طرز دلکش پہ قلم رکھا
وہ قد آفت کا بخشا جو کرے بیدا قیامت کو ‌ ‌ وہ طرۂ نفین دی جنمین بلا کا پیچ و خم رکھا
بہنو نمین خم کمانو نکا مژہ مین تو تیرونکا ‌ ‌ نظر مین آبداری تیغ کی خنجر کا دم رکھا
کچھ ثابت کرے وہ دو لعل جنت تکلیے کی بہا ‌ ‌ چہکے چمکتے مین گویا طلسمات عدم رکھا
شہادت کو زبان خار سے ہای تشنہ حاضر ہے ‌ ‌ کہ ہم نے جوش وحشت مین پر پا کو علم رکھا
ہمیں جاگتے ہی کی رات بہر ابتدا جلدی کیا ‌ ‌ سحر تک انتظار یار نے آنکھو نمین دم رکھا

[illegible]

جواب آنکھونکو کب سے دی دیا تھا خون شہیدونے
جگر نے بات ہم جستجو نہیں کہہ لی دیدہ نم رکھا

یہی کہتا رہا اب وہ چلی ہونگے اب تی ہین
شب عدہ دل بیتاب کو دیدے کے دم رکھا

نہ اندیشہ کیا سر کا رہ پر خوف الفت مین
جزاک اللہ تو نی نطق مردانہ قدم رکھا

کب تلک ای طالع وہان اسطرح تو لیجا یگا
لائیگا حسرت بہرا پر آرزو لیجا یگا

عشق ہرجائی ہتو نکا آبرو لیجا یگا
دربدر خانہ بخانہ کو بکو لے جا یگا

ای کبوتر ہو تمند رہی تو بال و پر جلین
خاک نامہ میرے سوز غم کا تو لے جا یگا

ہا مجھ دل جان سی بہی جسکو سمجھتے تھے عزیز
کیا خبر تہی ایک شوخ تند خو لیجا یگا

نازکی بازو ی قاتل سی ہوتا ہی یقین
زخم کا مشتاق داغ آرزو لیجا یگا

تنگدستی ہو آے کعبہ کی زیارت کیجیے
کیا ان پہر اشتیاق جستجو لیجا یگا

جب کبھی آیا ترا دیوانہ عدو باغ مین
قمریون سے چھین کر طوق گلو لیجا یگا

تیری چالاکی سے ہوتا ہی یہ عمری یقین
نازبر جور و ستم مین پیش تو لیجا یگا

کیا خبر تہی ہم تو آوارہ ہین گی ای صبا
تیرا جھونکا راہ چلتی اوسکی بو لے جا یگا

اسے عدو سچ سچ بتا کیون قتل کرتا ہی ہمین
اوسکی مہندی گوندہنی کو کیا لہو لیجا یگا

بزدلے کا دل بڑہا کر جان اوسکی بیچیے
تجھسے کیا بازی جانبازی عدو لیجا یگا

نطق اگر خندی رہی گا یونہین سودائی کلام
طور یہی ہمکو ذوق گفتگو سے جا یگا

تو سادہ ہے مثل رخ ای یار دل کا
کہ انکار بوسہ پہر اصرار دل کا

بلا دام ہے گیسوئے یار دل کا
کہ ہر حلقہ پہندا ہے دو چار دل کا

٣

[illegible]

نہ جائے سر سے پیر بھی آزار دل کا
رہے دست بر دل ہی بیمار دل کا

بلائیں خریدار گھیرے ہوئے تھین
شب غم میں تھا روز بازار دل کا

وہی عشق سمجھے تھے ہم کھیل جسکو
ہوا جی کا روگ اور آزار دل کا

ہوئے آپ بیچین اثر سے قلق کے
نہ روکا گیا ایک بھی وار دل کا

کہاں دل جو غمزہ پھر اب مانگتا ہے
نہیں ہوں میں انسان دو چار دل کا

پتا مال ہی کا نہیں کیسی قیمت
کجا بوسہ اونکو ہے انکار دل کا

پڑا اس میں برسوں کراہا گیا ہے
یہ سینہ کبھی گھر تھا بیمار دل کا

چلا استاد نا دیکھا نا مسلم
مگر جرم بھی اے دل آزار دل کا

تجھے چھیڑنا ہے تقاضو نسے ہر دم
نہیں پھیر لینا کچھ اے یار دل کا

وہی روگ تجھکو ہے جو میر کو تھا
سنا ناطق نالہ ترے زار دل کا

ہو جائے سامنا جو تمہارا بہار کا
اوڑ جائے رنگ منہ سے سارا بہار کا

گلشن میں رنگ لالہ و گل کا اوڑا دیا
میدان تیرے رنگ سے ہارا بہار کا

پہلوی گل میں بھی ہے جگہ مجھ سے خار کو
کرتا ہوں شکر اے چمن آرا بہار کا

گلشن میں دیکھتا ہے وہ گل چاندنی کی سیر
چمکا ہوا ہے خوب ستارا بہار کا

پیری میں بھی ہیں جوانی کے ولولے
اپنی خزاں میں رنگ ہے سارا بہار کا

جاتا رہا جنون کا وہ شور و شر تمام
سر سے خزاں نے کیا جن اوتارا بہار کا

دل میں خیال عارض رنگین یار سے
شیشے میں رنگ بھر لیا سارا بہار کا

بولے وہ دیکھکر دل داغی کو چاک چاک
لالے کا ہے یہ پھول ہزارا بہار کا

[illegible]

عہد شباب رفتہ نے پھر کی نہ بازگشت
موسم نہ آیا ناطق دوبارہ بہار کا

دکھلاے زخم دل جو دل افگار آپ کا
بھولے یہ سب مسیحی لب سوفار آپ کا

عالم ہے وقت سیر خریدار آپ کا
بازار گرم ہے سر بازار آپ کا

تھوڑی کرم میں بندہ ہوں سرکار آپکا
آیا یکبار ہیرے میں سو بار آپ کا

پہلی ہی چاندنی ہے جو برقع الٹ دیا
ماہ چہاردہ ہے کہ رخسار آپ کا

ہر دم کے انتظار نے ہمکو کیا ہلاک
انکار سے بھی قہر ہے اقرار آپ کا

جنس گناہ ہیچ عوض خلد بھی نہ دین
محشر کو ہو کرم جو خریدار آپ کا

چشم کرم ہو یا کہ نگاہ عتاب ہو
مدنظر رہوں میں ہی سرکار آپ کا

دربان اوٹھا ہی دے نہ جو بیٹھیں گلی میں ہم
آنکھیں دکھائے یہ روزن دیوار آپ کا

انگڑائی لیجیے تو دوپٹہ سنبھال کر
سینہ کہیں نہ دیکھ لیں اغیار آپ کا

پھیلا رہا جو دام فریب وفا یہیں
ہوگا نہ کون کون گرفتار آپ کا

صورت جو دیکھ لیں گی تو ایمان لائیں گے
کلمہ پڑھینگے کافر و دیندار آپ کا

گر باندھی نہیں کی نہ بوسی کی ذکر پر
نخرہ نہ اوٹھ سکے گا یہ ہر بار آپ کا

آسیب بن کے ہمکو ڈراتا ہے جست جب
سر چڑھ گیا ہے سایہ دیوار آپکا

میں ناطق کی قریب تھا سنتا تھا جا کی ہی
آہستہ نام لیکر گئے یار آپ کا

لیوں میں ... ہی رنگ چشم تر کا
تو دیکھا ہے نگاہ ... جھاڑ میں ٹکڑا کوی جگر کا

جو پیہم تلملاتا ہوں ...
کوئی ناحق ہو ہر گز اسکا علاج کرتا ہی درد سر کا

۵

[illegible]

جلتی تھی گھر سے عدو کی گھر کو یہ آتش رشک سی کیا ادھر کو
حضور دیکھا یہی کچھ تماشا ہمارے اس خانہ خراب گھر کا

یہ رنگ گل رخ کی روبرو ہی کہ جیسے برگ خزان
پیست شرار اوسکی پیش قد ہی کہ جیسے سایہ کسی شجر کا

سخن ہے اون لبوں آتی ہی مین جو خسرو شیرین سخن کو
تو منہ لپیٹی پڑی ہی تنگی کہ جیسے حلوا ہو در شکر کا

ہزار دن بیٹھی ہین انجمن مین
ہوا ہی ایسی رشک تو ہی مصحف خیال کیون ہو نہین کسی کا

نبض الفت کی وہ سیری دکھائی دیدار دیدہ تر
جب اوسکی ہاتھ مین بند آنکھ تین وہ تہا نہ شہوا نظر کا

تڑپتا ہو تمین نیم بسمل ذرا سا تسمہ لگا ہی تل
کمین ہی آسان جلد مشکل بڑا ہی کاتہ ایک اور جگر کا

عجب یہ کچھ درد لا دوا ہی لے اسیت بر ہوا ہی
نہ تم جسکا مین جانتا ہون پتا نہ معلوم جسکی گھر کا

تمہین ہے آنکھو عبث تردد ذرا بھی ہرگز نہین ہوگی
الٰہی یگانہ دلکا جسد مین تو خون موجود ہے جگر کا

جو کوئی دلبر آفت جان ہے عہد طفلی سے تو قیامت
بلائی قہری ہوا تہی یہ سر جسد مین تہا ہی تہ بہر کا

جلا مین جلکی کیا نہ نالہ دود دل ہی نہی نکالا
نہ مجھ مین طاقت سینہ کی نہ نطق مجھ مین خواص اگر کا

ہوس کج ادا سی دیکھی لبی مین جفا نہ تہا
شکوہ جو تہا سو وہ گلہ دوستانہ تہا

کھلنا جو چاہتے تو نہ کھل سکتے کیون گرہ
کچھ عقدہ لا حل آپکا بند قبا نہ تہا

جتنا جلا ہون بات کو مین سن کی تجھ سے
اے شمع رو چراغ بھی اتنا جلا نہ تہا

پوری ہماری عمر کی ہوی چکی تہے دن
مرنا تہون پر ایک قضا کو بہانہ تہا

ہر لوث سے تہی بزم حسینان مین پاک ہم
کچھ اور دل لگی کے سوا مدعا نہ تہا

خلوت کی بزم مین وہ جماتا تہے کیون
کچھ اور مدعی کا اگر مدعا نہ تہا

آوازہ تہائی نغمہ سرایان باغ کا
اتنی رشک گل ترا سا کسی کا گلا نہ تہا

نظارہ باز آتے تہے جب دور دور سے
اے شاہ حسن مرجع کل آستانہ تہا

ہر لحظہ مجکو تازہ شکایت تھی ہجر مین
چشم بتان کی دور مین کچھ سیر ہو ثابت

ہر دم او نہین نہ آنے کو تازہ بہانہ تھا
اتنا تو آسمان کبھی فتنہ زمانہ تھا

دربردہ عرض حال کا موقع ملا تھا شفیق
سنکا جواب حضرت سی شوق فسانہ تھا

مجھسے جو چھلے لیا بوسا حضور کا
کیسے کہو کہ ہمین خرچ ہوا کیا حضور کا

پایا ہے تیور و نے اشارا حضور کا
عہد ہیں کیسے تیر ہو کتا حضور کا

جی چھوٹ جاے آپ اگر امتحان لین
کیا تبسوس ہے چاہنے والا حضور کا

ہتی مست حسن ہو گئے مست شباب بھی
ابتو ہوا ہے نشہ دوبالا حضور کا

سو عیب ہین حسینو نمین افرکا تو ذکر کیا
تصویر کو بگاڑ دے چہرا حضور کا

پوچھو نہ وجہ خندۂ بیجا کی شیخ سے
ہنستا ہون دیکھکر مین قیافا حضور کا

لایا نہ تاب برق تجلی تو کیا عجب
موسی نہین تھا دیکھنے والا حضور کا

گمراہ کر دیا ہے فریب جمال نے
بندے خدا کے پڑھتے ہین کلما حضور کا

جوہر مگر خدا نے نکالا ہے جان کا
کیسا لطیف جسم بنایا حضور کا

چشمک کرین جو غیر تو انکھین نکال لون
پا جاؤن اگر ذرا سبھی اشارا حضور کا

کہتا ہے مجکو شور وحشت کا انتظام
ہی آج قصد جانب صحرا حضور کا

چھپکے نہ کیونکر انکھ کہ بجلی کی ہے چمک
پردے سے دفعتاً نکل آنا حضور کا

بے رنگ کیف گریۂ خونی سے انکھ مین
[illegible] پیا ہے جام تمنا حضور کا

موزون ہوی یہ آہ کہ دل لوٹ ہو گیا
آنکھ [illegible] پھر گیا قد بالا حضور کا

سمجھا ہون جو حسن دادا ادای حسن
دل کے لیے تھا حسن تقاضا حضور کا

کچھ نطق کو نہ کیجئے پراتنو ہمین ایک بھی
ایسا نہین ہے چاہنے والا حضور کا

ایضاً

نہ دل دے حسینو نکو ناداں اپنا — ذرا نیک و بد سمجھے انسان اپنا
ہوا ہے نہ ہوگا تو اے جان اپنا — نہ نکلا نہ نکلیگا ارمان اپنا
نہ چھیڑو کہ اولجھین گے ہم مثل گیسو — مزاج ان دنون ہے پریشان اپنا
وہان تیری خوبی کا ہو گیا جو شہرہ — پری چھوڑ دیگی پرستان اپنا
تو دیکھے جو آئینے مین اپنی صورت — تو سو جان سے خود ہو قربان اپنا
نہین ہین یہ سینے مین داغ محبت — گلو تک بھرا ہے گریبان اپنا
بہت چوسکے ناحق لیا اونکا بوسہ — جتاتے ہین وہ روز احسان اپنا
نہ دوگا ثیان ہم بھی کچھ کہ نہ بیٹھین — ذرا منہ سنبھالو مری جان اپنا
قبا تنگ کرتی ہی وحشت مین ہمکو — گلا گھونٹتا ہے گریبان اپنا
شکایت تو ہم حق سے اوس تیغ کی کرتے — گرین کیا کہ ہے جان بیجان اپنا
نہین نبض بھی ناتوانی سے چلتے — مگر ہوگیا جسم بیجان اپنا
تری آرزو مین تو مرہی مٹے ہم — ملا خاک مین ہای ارمان اپنا
ولا ہے ناوک یار لے جا بغل سے — عوض اوسکے رہنے دے پیکان اپنا
نہین میری فریاد بلبل کا نالہ — سنا ہی گل ذرا کھولکر کان اپنا

یہ اشعار ہین نطق موج بلاغت
محیط فصاحت سے دیوان اپنا

اوس گل کی ہجر مین جو دم اپنا نکل گیا — اچھا ہوا خلش گئی کانٹا نکل گیا

[illegible]

گلشن مین باغ باغ ہون کھٹکا نکل گیا
صیاد کے نکلتے ہی کانٹا نکل گیا

وہ بت بغل سے ہوکے یہ فقرا نکل گیا
چولی مری مسک گئی شانا نکل گیا

وعدہ خلافیون سے ہوا حسن کو زوال
بگڑی جو ساکھ اونکا دوالا نکل گیا

دم بازیان تو اوس بت عیار مین ختم
قابو مین آکے دیکھیے کیسا نکل گیا

ای بت تجھے خدا نے عنایت کیا وہ حسن
آگے ترے حسینون کا نقشا نکل گیا

چادر جو باد صبح نے اوس رخ سے لوٹ دی
خورشید کا چمک کے نکلنا نکل گیا

بیتابیون کا حال نہ کچھ پوچھیے حضور
اوچھلا یہ رات منہ سے کلیجا نکل گیا

اوس طفل کا پتنگ ہوا اس قدر بلند
لنگر اٹھے آسمان سے اڑتا نکل گیا

کوئی بزور کھاتے دوسرے کا رزق
چیل کے منہ سے صاف نوالا نکل گیا

لوٹا ہوا چمن مین نہ گل کا باغبان
فصل خزان مین تیرا دوالا نکل گیا

رندون کی دھوم سنکے نہ لایا حسد سے تاب
مسجد سے شیخ لیکے مصلا نکل گیا

ہون اب ضعف سے تن مین نہین ہے خون
سینے سے تیر یار کا پیاسا نکل گیا

پیر ہم تھا نہ خوب پہنان عشق سے
غمزے سے تیرے دم ہی مسیحا نکل گیا

ہان راز کھل گیا مگر انصاف شرط ہے
مین رو کتا تھا گریے کو نالا نکل گیا

نطق

گھوڑ دوڑ عرصۂ معنی مین جب ہوئی
آگے ہمارے فکر کا گھوڑا نکل گیا

راز الفت چھپ گیا سب سمجھے سودا ہو گیا
چاک ہو کر پیرہن پردہ ہمارا ہو گیا

سنکے میرا حال ہنستے ہین او نہین کیا ہو گیا
کیا نہ وہ بدنام ہونگے جب مین رسوا ہو گیا

سیخ پر جل جل گئے تقدیر کے میرے کباب
بادہ تھا انگور ہی مین اون کے سر کا ہو گیا

٩

[illegible]

کس قدر سینہ خدا جانے ہوا ہے پر درد
آہ جو دم تا بہ لب آیا وہ نالا ہو گیا

آرزو مند اوس سہی قد کے ہوئے لوگ اس قدر
رفتہ رفتہ شہر سے سر و تمنا ہو گیا

دور رکھا تھا جو اوس رو کو مجھ سے رات بھر
ای شب فرقت ترا منہ اوس سے کالا ہو گیا

لی اوڑہی صحرا و دیوانگی ہوش عروج بوی گل
ای جنون کیا توسن وحشت کو کوڑا ہو گیا

حسن یہ ہر ہر قدم ٹیکا خرام ناز سے
نور کی تصویر پر نقش کف پا ہو گیا

دم میں جل بہنگے پتنگی خاک یکسر ہو گئے
اے چراغ اب تو بجھا تیرا ٹھنڈا ہو گیا

ہر کبوتر ہو گیا گرد ان قصر یار کا
جو گیا لیکے ہمارا خط وہ وہیں کا ہو گیا

جب کیا وعدہ وفا ہوئے کا ہو کہنے لگے
ہنستے نالا تھا ہمارا فی سے تقاضا ہو گیا

ہیں فقیر ہر جوش جنون سے نبگیا لڑکوں کا میل
وہ ادو ہر جوش جوانی سے تماشا ہو گیا

کٹ گئی فرقت کی شب واجب تھا گر گریہ کار
بستر غم سواد ٹھواسے مقطع تر کا ہو گیا

سینہ پھٹ فراق سے انشکدا ملا
دل کی جگہ ... جلا ملا

کیا مال و زر ہے جو گنج غنا ملا
سب کچھ ملا اگر دل بے مدعا ملا

ملنے کی کب امید تھی شکر خدا ملا
کوئی صنم ہیں دل مجھے گو یا خدا ملا

آواز بیٹھ جائیگی مجھ سے نہ بحث کر
بلبل کسی کو ہم سا نہ ہم سا گلا ملا

رنج و ملال عیش و طرب ہے خدا کی دین
جو کچھ دیا دیا ہمیں جو کچھ ملا ملا

اے خار اسکو توڑ کے ویرانہ دل کو کہا
سو وحشت جہاں کو ہے یک ایک بلا ملا

ادس میں وفا کو چھوڑ ہی سکتی نہیں ہیں ہم
یا سر وفا ہی کیا کریں جیسا ملا ملا

تقسیم یوں شباب کی دو دو تین ہو گئیں
صاحب کو جوش ... ہمیں لولا ملا

بدلی جو تونے آنکھ زمانہ بدل گیا
نظرین پھرین ملین رخ شہ زرگان(?)

انصاف ہے تو اوسکی ہین جو بینیان بجا
جسکو ہر ایک عضو بدن آئینا ملا

کیون سجدہ ریز ہی جبین نیاز ہے
کسکا یہ آستی مین ہمین نقش پا ملا

گو خاکسار یون ہے گردن جھکی ہوئی
پر بے نیاز یون نے سر عرش سا ملا

کیا دم کیا ہے ناک مین طفل شیر نے
آفت ملا ہے قہر ملا ہے بلا ملا

مضمون بھی جوڑ کی بندش ہی جیسے تر
کچھ بڑھ کے ذہن سے تمہین گیسو رسا ملا

جور و جفا نے پھیر دیا اوس طرف کو دل
واللہ ان بتونکے بدولت خدا ملا

ای نطق تونے عمر حسینون مین کی بسر
سچ کہیو انمین کوئی تجھے باوفا ملا

کیا کرے کب تک تماشائی خود وہ حیران ہو گیا
چاہ سے ظلم مجھکو راحت جان ہو گیا

مین جو در ہجر سے اوس گلکی گریبان گیا
رات بھیگی اس قدر شبنم سے طوفان ہو گیا

ناقہ لیلی کا شاید آگیا مجنون کو دہیان
یا ابھی کرتا تھا نالی یا حُدی خوان ہو گیا

رات دود آہ پھیلا تھا غم رخسار مین
اس تکلف سی کہ بس گیسو پریشان ہو گیا

مرگئے پر بھی نجھوٹا غصہ سے وہ ارتباط
جو ہمارے خاک کا ذرہ تھا افشان ہو گیا

تھی امید آیا کریگا گور پر وہ بھی گئے
کیا غضب ہے قتل کرکے وہ پشیمان ہو گیا

دلفریب اوسکا ہے ہر شیوہ کہ دین جو رہے
غم بھی اس انداز سے آیا کہ ارمان ہو گیا

سر مین سودا تھا کبھی کاکل کا اب ضعف سے
دہیان بھی اوترا ہوا خواب پریشان ہو گیا

وحشت دل آدمیت چین سے اچھا تو ہے
گھر کا یہ نقشہ ہی گر کر بیابان ہو گیا

بہا گئی آشفتگی نسبت تو زلف یار کی
دل پریشان ہو کے اپنا سنبلستان ہو گیا

اونکے غصے سے ڈرا کرتے تھے پر لوٹی بہار
چہرہ جب گرمی سے دمکا تو گلستان ہوگیا

دل پر ایسے نقش تھے جلوے قد پر نور کے
رات جو نالہ اوٹھا سرو چراغان ہوگیا

چشم بد دور آج تو اوس نے کیا ایسا بناو
تجھکو غش آگیا آئینہ حیران ہوگیا

سنبل خم و چم کہو دیا حضرت زوال حسن نے
اپنا گیسو اور احوال پریشان ہوگیا

بائی قابو مان لینا وعدہ فردا یہ کیا
دلکو اونے کیا کہوں کیسا یہ نادان ہوگیا

نطق اوس دہان کی وعدہ سے ہم واقف ہیں جب
تیری خاطر سے کہے دیتے ہیں ہان ہوگیا

اوسکی گلی میں دوست جو لائی تو لائی گیا
دل ہی وہین پر ایسے ہم آئے تو آئے گیا

زلفین تیری بنائی وہ کھیلی جو جان پہ
ناتمو نہیں ایسے کانو نکو کوئی کہلائے گیا

زاہد کو خاک ذوق شراب و کباب ہو
مارا ہے اوسکا منہ تو خدا نے وہ کہائی گیا

اے دل نہ تجھکو تنگ ہو اوسکا خیال تنگ
جب جب یہ آہ آہ ہی کیا ہائی ہائی گیا

اے دل کریگا تو ہی جو تیرے جی میں ہے
اس عشق کے مقدمے میں میری آئی گیا

روکا جو بار صدمے سے آنسو نکل پڑے
جب یون کھلے تو کوئی محبت چھپائی گیا

آتے کو جھڑکیاں ہیں تو جاتی کو گالیاں
اونکی گلی میں کیونکر کوئی آئے جائے گیا

جتنا او نہیں مناؤن بگڑتے ہیں اور بھی
قسمت بگاڑ پر ہو تو کوئی بنائے گیا

بوسے کو آج آئے ہیں کل دی گئی تھی دل
کیا خوب تو خوب کہی منے لائے گیا

آئینہ کہو دیا گی وہ لب بار رنگ سے
کافی ہے صرف پان مسی لگائی گیا

مستی ناز و جوش جوانی میں کیا حجاب
جب غنچہ کھلے گل ہو بدن پہر آئی گیا

ہوتا ہو چاندنی میں جو اے دل عرق عرق
وہ گرم جوشیونکی بہلا تاب لائے گیا

اے نطق مر بھی رہ کہ بہت آچکی ہے رات
سونے نہ دیگی آج تری ہاے ہاے کیا

دل نے کسیکی آنکھہ کا عاشق بنا دیا
مرشد نے آج ہمکو پیالا پلا دیا

میرے جو تو نے آنکھہ مین ای دلربا دیا
فتنے کو قہر قہر کو آفت بنا دیا

کرتی ہے صرف شمع کو گل باد صبح گاہ
آہ وہ غضب ہے کہ دل ہی بجھا دیا

گھر سونپ بیٹھی شعلہ مزاجی میہمان
تو گرمی خیال نے دل ہی جلا دیا

نقش خیال سے نہ ہوئی قدر اُسکو دل لگی
خانہ خراب ضعف نے وہ بھی مٹا دیا

جب ہم نہ ہین پڑی تو سویدا کو دیکھکر
دل میرا پھیر دینے کو ٹیکا لگا دیا

کیا چیز نقش فرش تھا پہلوی یار مین
رشک عدو و تراش نے دشمن بنا دیا

لذت کچھہ اپنی چاہ مین بھی ہمکو تھی
لیکن تمہی لگاؤ نے اور ہی مزا دیا

کی آرزو جو پردہ اوٹھا نیکی دیکھئے
شوخ ستم ظریف نے مجھکو اوٹھا دیا

اے روے یار آئینہ وقف جلا رہا
تیری صفا نے خاک مین اُسکو ملا دیا

گرمی شوق مین جو مین اوس سے لپٹ گیا
اُف کرکے بولے چھوڑ دی سینہ جلا دیا

دُہن بندہ گئی جو سینہ زنی کی فراق مین
دست الم نے رات کچھہ سا بجا دیا

کیون ہون نہ جفا سے نہ گردون فخر کرے
تہمت نہ ختم پر ہے کہ تو مسکرا دیا

کیا بخت و جذب نالہ و دست و نگہ کو رونے
جو کچھہ ہمین خدا نے دیا نارسا دیا

گلگشت مین نفس مرا آج اونکو یاد کے نطق
نکہت کو جای گرد صبا نے اوڑا دیا

دل سے لیکر تا بسر میدان رستاخیز تھا
اونکی خال و خط کا سودا زور و شور انگیز تھا

[illegible]

کیون بس مین ہمارا دہ عزیز پرزادہ ہو
باغبان ہوتا

بہار مین جو ذرا لطف باغبان ہوتا
[illegible]

[illegible]

ناز غمزے میں کوئی نادر کوئی چنگیز تھا
قتل پر مجھ بیگنہ کے سب کا خنجر تیز تھا

رات کیا اوسکا غم فرقت بلا خونریز تھا
دم کشتا کس سے گلی کو ایک تیغ تیز تھا

ہاتھ ملواتا تھا عالم سے ترا جوش شباب
کیا بلا سینے کا انگیز اشتیاق انگیز تھا

شاید اوس شاخ ہی تو صبحدم کہتی ہوا
موجۂ باد صبا گیسوی عنبر بیز تھا

رو برو میرے ہر ہر کلک کہنہ مشق کے
نغمۂ رنگین نوایان گلستان ریز تھا

اور کیا کرتا وہ شوخ ای اشتیاق فتنہ خیز
وصل کا وعدہ دروغ مصلحت آمیز تھا

گلشن کوئی صنم کی یاد ہیں شاید بیان
نقش پا گویا پیالہ رنگ کا لبریز تھا

لطف پنہان کو نگاہ سہو کری تہی عیان
اوسکا انداز تغافل التفات آمیز تھا

آبلے پڑ گئے سینہ میں جگر ٹھن ٹھن گیا
جام می میں بے ترے رات آب آتش تیز تھا

کچھ دلون سی اب نکلے آتے ہیں سینے میں ٹھہر
ورنہ زخم آلے رہے جبتک کہ ناخن تیز تھا

درجۂ تمکین کو پہنچا تھا نہ مجنون عشق میں
میرے آگے گرد باد دشت وحشت خیز تھا

میرے دل میں یار تجھ سے جیسی موج نفس
خونفشان ویا کسی کا ناوک خونریز تھا

آرزوئی وصل میں انگڑائیاں لیتا او تھا
کیا نسیم صبح کا جھونکا بھی شوق انگیز تھا

کوہکن ای عشق تھا کیا تلخ کامی کے لیے
ای ہوس گوس لب شیرین کو کیا پرویز تھا

رات تیری بزم میں ساقی تھا یہ جوش آب تاک
ساغر دیدہ سے جام غم تک لبریز تھا

حلقۂ مار سیہ زنجیر سے سب دیوار کے
رات کیا غم خانہ میرا آہ ظلمت خیز تھا

تیر سا لگتا تھا اگرچہ لیا اہل شوق کے
زمزمہ مرغ سحر کا کتنا درد آمیز تھا

بوسہ تائی لب کے غم میں جان ہی آخر گئے
اوسکا لیکا تھا مجھے حسن چنر کا پرہیز تھا

ناز و انداز و ادا ان سب میں شوخی تہی
بعد اسکی عشوہ چالاک او غمزہ تیز تھا

تیشۂ فرہاد نی جو نقش کھودا سنگ پر
نطق وہ آرائش عشرت گہ پرویز تھا

دیکھی جو اوسکی چال گرفتار ہو گیا
زنجیر دل کو موجۂ رفتار ہو گیا

توبہ جو کی تو توبہ کا پندار ہو گیا
ہلکا گنہ سے ہو کے گرانبار ہو گیا

سر میں ہوای زلف جو ٹھہری ہوئی جنون
دل میں جما خیال تو آزار ہو گیا

گل تک نسیم کی بھی رسائی محال ہے
خار و خس چمن کا ہوا دار ہو گیا

یہ سوچتے نہیں ہیں کہاں کس طرح کہو
جی میں ہیں خوش کہ وصل کا اقرار ہو گیا

ملنا جو اوس سے ترک کیا درد دل بڑھا
پرہیز سے میں اور بھی بیمار ہو گیا

فرط قلق سے رات کو پکڑے دل و جگر
تیری گلی میں میں کوئی سو بار ہو گیا

زنجیر پانو میں ہے علی مہندی کی پڑی
مہندی کا چور آج گرفتار ہو گیا

ہر دم کراہتا ہے دل زار درد سے
پہلو ہمارا خانۂ بیمار ہو گیا

شوخی سے مثل برق نہ دی رخصت نگاہ
خود حسن ہی نقاب رخ یار ہو گیا

اللہ ری تاب رخ کہ نظر کو ہے خیرگی
پردا بھی فروغ حسن سے دیوار ہو گیا

جسنے تاک جھانک کا لپکا تجھے پڑا
غرفی کا نام مطلع انوار ہو گیا

رسوائی جنون نے یہ کیا کیا سلوک
اونکی تو شان بڑھ گئی میں خوار ہو گیا

زنہار سے ہوئے تھے مرے آپ آشنا
خود ظلم سے وہ تہمت کش آزار ہو گیا

وہ ڈر سے میرے نالے سے ہمسایۂ عدو کی پاس
کسکا نصیب دیکھئے بیدار ہو گیا

کچھ ماجرا سے گریہ تو ای آشنا نہ پوچھ
پانی اسکو دیکھ کے وہ آزار ہو گیا

ای بت یہ تیری شوق ہم آغوش ہیچ ہیچ
جسم نزار حلقۂ زنار ہو گیا

بیطاقتی شوق سے تاب نظر نہتی	دیدار آپ پردہ دیدار ہو گیا

وصف دہن میں بند ہی میری زبان نطق
کہتے ہیں لوگ صاحب اسرار ہو گیا

آنے میں کیوں جھی آج تساہل نہ ہو سکا
کیوں مجھپر التفات و تفضل نہ ہو سکا
کرتے ہیں جو کا ظلم بہر وسیلہ بعض ہے
بیصبر دل نے آج ہی بدظن اوسی کیا
مجھکو خلش تہی جو ریرا ایماے غیر کے
اوس لب کا بوسہ لیتے نہ ہمسے رہا گیا
ذکر رقیب جو وہ بگڑی تو کہہ چلا
بوسے کی ہے ہوس مجھے اوس مست ناز سے
چمکا رہا وہ چہرہ بدولت جمال کے
خانہ خراب جاہ کا کیا پیار کا تہا وقت
ساتھ اونکے گہر رقیب کے ... نطق
بیطاقتی شوق سے غش کہا کے گر پڑے
مشق ستم کا جب سے اونہیں پڑ گیا مزہ

کچھ جذب دل سے عذر تامل نہ ہو سکا
خو ہے تو کیوں عدو سے تغافل نہ ہو سکا
تجھسے تو ناز کا بھی تحمل نہ ہو سکا
کمبخت سے ذرا بھی تامل نہ ہو سکا
ورنہ نہیں کہ مجھسے تحمل نہ ہو سکا
وہ چاٹ پڑ گئی کہ توکل نہ ہو سکا
میں بھی بھرا ہوا تھا تامل نہ ہو سکا
جسکا حریف لب قدح مل نہ ہو سکا
یعنی چراغ ماہ کا تہا گل نہ ہو سکا
وہ ذبح کر رہے تھے مگر غسل نہ ہو سکا
اس رشک سے بھی مجھسے تامل نہ ہو سکا
پردہ بھی دیکھنے کا تحمل نہ ہو سکا
تجھسے تو دو گھڑی بھی تغافل نہ ہو سکا

تھوڑا امر ورا لا کہہ مگر جوش تھی مین نطق
ہمسر کسی کی لاف سے سنبل نہ ہو سکا

سنا ئی کون اونکو قصہ درد نہان اپنا	جلیس اونکے نہ اپنے ہیں اونکا قصہ خوان اپنا

[illegible]

17

دل نازک بھی تاب کا وحشت بیداد اوٹھاتا ہی
مرا پھر امتحان لی پہلے کر لے امتحان اپنا

کھلے بالوں یکایک وہ کسیکا بام پر آنا
اولجھا جاتا تو نہیں تھا ہی وہ دل ناگہاں اپنا

ذرا آہستہ شانہ کیجیو مشاطہ زلفوں میں
خیال ان بیچاروں سے تجھکو کر دل ہی ناتوان اپنا

چرانا ہی ہماری مثل گوہر آغوش عاشق میں
چھپاتا ہی دم بوسہ رخ شکل وہ نہاں اپنا

جلال عشق نے کب تاب غرور حسن لاتا ہی
ذرا سی بال دوائی میں جو چاہو ل کہاں اپنا

جسے منظور ہو کر لے زیارت ہم میں مجنوں کی
بھی انداز کتنا تھا وہ یار ناتوان اپنا

ہم اونکو آزماتے ہیں وہ ہمکو آزماتے ہیں
وفا میں ہم وہ دیتی ہیں جفا میں امتحاں اپنا

میں درگذر اس سے نامہ و پیغام صبح و صبا
جسے بھیجوں پھر اوسکے وہ کرے قصہ بیاں اپنا

کہیں بکھرے ہیں گل ہی کہیں ہیں فرش زر دیکھو
رہا ہی آنکھ مست ناز شب بھر میہماں اپنا

بھلا دو لطف کیوں ہو تیر غنچہ کا گلہ کر کے
مزہ ہی دل کی شکوہ میں کہ وہ ہی قدرداں اپنا

رہا کرتی ہی عشق رو ان سے جلوہ گل افشانی
اوسی میں ہاں یہی بلبل بنا ہی آشیاں اپنا

بھڑکتی ہی تو بھڑکے آتش گل کسکو کھٹکا ہی
کہ نذر برق کب کا ہو چکا ہی آشیاں اپنا

نہ معلوم آج دل کس فلوت میں نالہ کھینچتا
کہ اب تک خم کی صورت دہن ہی خونچکاں اپنا

نہ باز آئے ستم کرتا ہی رسوا ہوا اچھا ہے
مجھے کیا اور بھی کالا کری منہ آسماں اپنا

ابھی بخشش میں تو ہی انکار ہر جاوں تو دیکھو
ہو نکر کھولیے گا طرہ عنبر فشاں اپنا

کبھی نعیم کے مضمون کا پڑھا تھا شعر جو سے
ابھی تک ہمسے بدظن ہی وہ شوخ بدگماں اپنا

اونہیں الزام دیں ہم کس طرح بے التفاتی کا
کہی جب تک نہ کچھ احوال نطق بے زباں اپنا

جب بوسہ لیے آج تو منہ نہیں اوٹھتا
دیکھو ڈالو اگر ہم سے تقاضا نہیں اوٹھتا

[illegible]

ہاں جذب دل رشک کا صدما نہیں اوٹھتا
پہلو سے وہ ستم آرا نہیں اوٹھتا

مرکر بھی در یار سے بندا نہیں اوٹھتا
نکلا ہے یہ مردا کہ جنازا نہیں اوٹھتا

بیتاب سہی پر نہ مجھے دیجئے طعنے
ٹھہرا ہے کہ میں در سے چلا نہیں اوٹھتا

تم جاؤ مگر ضبط کی مجھ میں نہیں طاقت
پردہ نہیں رہتا ہے جو پردا نہیں اوٹھتا

لعنت ہے برہمن ترے بیرحم بتو پر
جا کعبے سے اب نیا مصلا نہیں اوٹھتا

بیمار ہیں آزار کے سوتے ہیں تو اٹھ نا
اے عشق مگر تیر اگر آیا نہیں اوٹھتا

کیا کیجیے ناچار اوٹھاتے ہیں جفائیں
دل اوس سے کئی بار اوٹھایا نہیں اوٹھتا

لیکر سر بستر جو پڑا عشق کا آزار
پھر وہ صفت پیکر دیبا نہیں اوٹھتا

کثرت سے جنون داغ اوٹھائی نہیں جاتے
قارون کا ہے تو خزانا نہیں اوٹھتا

روتا ہوں لگاتار تو کہتے ہیں وہ ہنسکر
کیوں آپ کے منہ پر سے یہ سہرا نہیں اوٹھتا

ساقی لب میگون تو مرے لب سے ملا دے
نشے میں ہوں اب مجھ سے پیالا نہیں اوٹھتا

آئینہ بنے بیٹھے ہیں ہم روبرو اونکے
حیران کو کچھ لطف تماشا نہیں اوٹھتا

بس بیٹھ گیا بیٹھ گیا نطق یہاں پر
اب آپ کے در سے نہیں اوٹھتا نہیں اوٹھتا

ہم بھی بدلے جو مزاج بت بدخو بدلا
سو رہے پھیر کے منہ اوسنے جو پہلو بدلا

بیقراری کا نہ تسکین سے پہلو بدلا
ہل گیا عرش پر اے دل نہ ذرا تو بدلا

اس قدر محو ہوا جلوہ حیرت زا کا
آئینے نے نہ ترے سامنے زانو بدلا

گنج رخ لوٹ تو لوں بوسوں سے پر خوف یہ ہے
پیچ میں لاکے نہ لیں افعی گیسو بدلا

گالیوں نے نہ تجھے لطف نہ مجھکو لذت
جان من بوسے سے بوسے کا نہ دی تو بدلا

یہ جھوٹی دل گستاخ نہیں ہیم رضا
جی میں کہتا ہے وہ لیگا دم قابو بدلا

ہر سزا کا میں سزاوار ہوں لیکن یا رب
اپنی رحمت کی طرف دیکھنے لے تو بدلا

عکس رخ سے وہ ہوا سرخ خجلت سے سپید
رو برو یار کے رنگ گل و شبو بدلا

او کیا چاہیے ہوا آپ نے دونا تو لیا
بیدلانی کا ہیں چشمان سخنگو بدلا

شب غم کون تھا کروٹ کا الوانی ڈالا
اضطراب دل بیتاب نے پہلو بدلا

کچھ نہ ٹھہر اتر سے دانتو نکی صفا کی آگے
کیسا کیسا در غلطان نے نہ پہلو بدلا

فیر انہر دیکھے گر گئے کو ہے پانی پانی
عرق شرم کے قطروں نے ہر انسو بدلا

ابروؤنکا ہوا عزلیے نرالا مضمون
خوب استاد نے مطلع کا یہ پہلو بدلا

نقش بستر کی طرح بستر غم پر ہم نے
ناتوانی سے کبھی عزر نہ پہلو بدلا

ایک پہلو کو کئی مرتبہ باندھا اے نطق
کیا مضامین نے اشعار میں پہلو بدلا

نزع میں یہ انتظار قاصد محبوب تھا
قابض ارواح سے میں طالب مکتوب تھا

یہ ستم اول نہوتے تھے نہ یوں معتوب تھا
اس لئے جہ سے ترا پہلا تغافل خوب تھا

اف رے بیداد حسینان ضبطی کی مجال
ہر ستم پر حکم صبر حضرت ایوب سا تھا

مصریوں کی آنکھ کا تارا تھا ان کی نکھ کا
شہر کنعان میں جو نور دیدہ یعقوب تھا

گو خط بھی میوہ تھا لیکن حلاوت یہ تھی
ہمکو خرمائے لب شیرین بہت مرغوب تھا

اور تو جو کچھ لکھا تھا سو لکھا تھا خط میں خیر
یہ ترا شعر تھا سلام عشق بہی مکتوب تھا

جسکو دیکھا آپ سے بیگانہ ہی دیکھا اوسے
سالک راہ محبت جو ملا مجذوب تھا

خامشی حسرت طلب بھی نظر عین رضا
دل سے خواہان وصل کا وہ دلبر محجوب تھا

۱۹

قتل کا بوسہ دیکر ٹالا اوسنے ایک ہی انکی پر
حسن سے سارا خرمن خوبی مجھے مطلوب تھا

غیر سے بے گنتی بوسہ نہ تھا مجھ سے حساب
مجھ سے خالی لطف تک اسمین محسوب تھا

گل کو رخ غنچے کو لب سے کیا ہی دہن تشبیہ غرض
الغرض ہر رنگ میں پردہ وہ مطلوب تھا

اوڑھ گئی تھی ای صبا غنچے میں گل کی نکہت
رنگ و بو ہی یار سے ہر خوب و محبوب تھا

قاعدہ وہ غالب و مغلوب کا چلتا نہ تھا
حسن کے باعث وہی غالب میں ہی مغلوب تھا

نطق تعریف مذاق اہل دنیا کیا کرون
میوہ خام تھا ال حرص تک مرغوب تھا

آنکھوں میں جوش حسرت دیدار دیکھنا
باندھا کیا نگاہ نے طومار دیکھنا

عیسی کا معجزہ ہو جب اسے یار دیکھنا
ٹھوکر کسی لحد میں ذرا مار دیکھنا

ہمسے ذرا عداوت خونخوار دیکھنا
جب دیکھنا ہمیں اوسے تلوار دیکھنا

دیتا ہے کیا فریب وہ عیار دیکھنا
پہلو کلام کا دم اقرار دیکھنا

بوسے کی آرزو نہ تمنا وصال کی
منظور کچھ نہیں مگر اے یار دیکھنا

کرتا ہی عذر ہے بوسہ وہ دینے میں لیکے دل
اولٹا یہ ہمسے ناز خریدار دیکھنا

تیر نگہ میں خون کا دھبا ذرا نہیں
کیا صاف میرے دل سے ہوا پار دیکھنا

مد نظر ہے کیا کوئی تازہ فریب پھر
کیوں ہی یہ بار بار ادھر ای یار دیکھنا

وہ جب تک آئے نہیں آئینے تھا آن نگہ بند تھے
قسمت میں مرتے دم تھا نہ دیدار دیکھنا

ہوتے ہیں جلوے برق تجلی کے رنگ میں
منظور ہے جو طاقت دیدار دیکھنا

یہ صرف تیرے آنے سے چہرہ بحال ہے
تو اوٹھتے ہی اوٹھے پھر مجھے بیمار دیکھنا

ہنگامہ ہوگا ہمسے لیے چھپا نہیں گریز
رکین گی ایکدن سر بازار دیکھنا

اے یار اب جو آئی تری عہد حسن پر — یوسف کو ہو نصیب نہ بازار دیکھنا
جھاڑو لو کوئی یار مین فی ہی ہے صبا — تنکا سا ہے مرا بدن زار دیکھنا
موجود روی یار ہے حاضر جلوہ ہے — نکلا ہے چاند یا اولی الابصار دیکھنا

لیتے نہیں ہیں دل ہی فقط ٹھوکروں سے خلق
جاتین ہیں ساتھ جان بھی ہیں رفتار دیکھنا

اولش جب آئے جام شراب ناب کیا — تو شوق دل یہ بکار وہ بھی حجاب کیا
مین خوش ہوا ن ادسنی جو بید ہوگئی [illegible] — یہ دل وہی ہے کہ جسنے تجھے خراب کیا
ہوا یہ بولہ و جوش بے حجاب کیا — شباب یار نے کار شراب ناب کیا
خفا وہ ہوگئے دل نے یہ اضطراب کیا — کیا نہ ضبط تھا کام سب خراب کیا

لپٹ گیا سر بازار وس ہی مجھ سے — جنون کی صدقے مجھے آج کامیاب کیا
نہیں ہے خال کی یہ وجہ نقطہ چہرے پر — خدا نے خود تجھے خوبی مین انتخاب کیا
مرے ہی نکلے کئی بوسے یار کے ذمے — لیا اور گھر سے دیا واہ کیا حساب کیا
ادا میں ناز میں غمزے مین حسن و خوبی مین — تجھے تمام حسینوں مین انتخاب کیا
ہزاروں نقش قدم [illegible] — جو اوس گلی مین گزر تونے آفتاب کیا
[illegible] نگہ مست [illegible] — تمہاری آنکھ نے ہر میکدہ خراب کیا
صدائے صور سی جو [illegible] — [illegible] نے خاموش مجھ کے خواب کیا
وہ چھیڑنے کو مرے دل [illegible] — زمین ہل گئی مین نے جو اضطراب کیا
یہ [illegible] کی گرمی [illegible] — [illegible] شرم کی تیلے کو بے نقاب کیا
وہ ایک دم [illegible] — یہ ساری عمر کا تھا نقش جو حساب کیا

وہ صبح گھر کو گئے سو گیا ہمارا بخت
وہ کیا مزہ تھا جو قاتل کے زیر ابرو تھا
یہ گرمیان سہی ناصح اف رے تشنہ لبی

تمام رات کی جاگی ہوئے نے خواب کیا
کسی نے بھی دم ذبح اضطراب کیا
دہان زخم میں تیغ نگہ کو آب کیا

گلی گلی دل خانہ خراب لے نکلا
تلاش یار نے اے نطق کیا خراب کیا

نطق جاتا ہے اوس گھر میں اگر ہو جانا
دیکھنا آپ سے باہر نہ مگر ہو جانا

اپنا کر لینے کو بس نیم نگہ کافی ہے
کچھ بڑی بات نہیں دل کا ادھر ہو جانا

ناز و انداز و ادا سب ہیں اونہیں کی جا
صبر کو چاہیے ایسے میں ادھر ہو جانا

جگنو ونکی اونہیں ساتھ ہیں گویا ہے بہار
گرمیِ گریہ سے اشکوں کا شرر ہو جانا

میرے سینے کو تڑپ کرنہ دلا شوق کرنا
نہ کہیں پردہ در زخم جگر ہو جانا

غم سے یہ رنگ ہے میرا کہ ہوا تیر امزاج
بات کی بات میں بس نوع دگر ہو جانا

جرم نظارہ پہ آنکھیں یہ نکلوا لینا
اس قدر دشمن ارباب نظر ہو جانا

ہیں بھوروں تو کہتا ہوکے ہنسی ظالم
اے بت اتنا ترا پتھر کا جگر ہو جانا

دیکھ اے شوق تماشا تجھے سوجھی کیا ہے
کیسے ہر موے مژہ کا ہو نظر ہو جانا

وہ نہ ہو پاس تو نعم البدل اوسکا ہے خیال
چاہیے عمر کا عشرت میں بسر ہو جانا

گو خفا تھی وہ کافر ہوا پر سن تو لیا
نہ اثر نا تو نہیں مطلقا بے اثر ہو جانا

اہل بینش کو دکھاتے ہے بہار گلشن
اوسکا ہر رنگ میں نیرنگ نظر ہو جانا

کٹ گئی وصل کی شب نطق بہت بہتر تھا
موت کا تیرے لیے خواب سحر ہو جانا

[illegible]

یہ نیا ایک رقیب اور ہمارا نکلا
آپکا آئینہ بھی گھورنے والا نکلا

گیسوے گھونگنے یہ لگاتا ہے مری چھاتی پر
دل بیتاب تڑپ اٹھا مجھے گھونس نکلا

اے برہمن سبب گریہ بتونکا غم ہے
دیدۂ تر نہیں گنگا سے ہی جیسا نکلا

وہ بت پردہ نشین جہانکے آباد تک
میرا سودا بھی کوئی روز تماشا نکلا

دشت سے دشت عدم جوش جنون نے پہنچا
دو قدم تھلنکو نہیں کہانسے مین کہا جان نکلا

گیس بیطور شب و روز رہا کرتے ہے
ہو نہو دل مین مقرر کوئی پہوڑا نکلا

پردہ داری غم پردہ نشین ختم ہوئی
جی گیا منہ سے مگر نام نہ اوسکا نکلا

سہ گیا عشق کی صدمونکو مگر آہ نہ کے
اتنی امید نہ تھی دل سے یہ جتنا نکلا

اوسنے کمد و ترے بیمار نے صحت پائی
ہی وہ فہمیدہ سمجھے لگا دم اوسکا نکلا

چھوڑکر گھر ہے غریب الوطنی کسکو پسند
مجھکو کاوش نے عزیزونکے نکالا نکلا

وہ مہ چاردہ سے چودہ برس کے سن مین
چودہ حصے سے بھی جوبن مین زیادہ نکلا

رات اے رشک قمر کیسے جگائی ہی نصیب
صبح کو آیا ہے تو شام کا نکلا نکلا

نطق بیطاقتی باد صبا کو دیکھو
اوس گلی ہی مین ہی خاک اوڑاتا نکلا

شاد ہو کر دی ہیبار کہا دکیا
اوسکا وعدہ اے دل نا شاد کیا

گو کہ مین کیا ہون مجھی فریاد کیا
پر فلک تیری بھی ہے بنیاد کیا

فخر آیا نخوت اجداد کیا
ایک مشت خاک ہے بنیاد کیا

ہم ادا کرتے ہین رسم عاشقی
ورنہ اپنی ہے اثر فریاد کیا

کیون سنین ہم ناشکیبائی کی طعن
غم مین سر کا پہوڑنا فریاد کیا

[illegible]

اسس تلافی کا سبب کہلتا نہین
انکے ہاتہون کے ہین پتہر پہول سے
تہی چہری میرے گلے تک تو تیز سی
پڑ گیا کیون دشمنونکے دل مین بہول
پہر وہی اے طفل ہے مشق جفا
تجہہ سا سمجے نہ اوسکے دبستان نہین
چہیل لین گے جی کڑا جب کر لیا
جانتے ہین ہو نہ کیون تم زخم جگر
زخم دل منہ کہول کر رہ گئے
ہین تہ تیغ ستم تڑپا تہا کب

تم نے پہر سوچی کوئی بیداد کیا
نازنینون کی دلا بیداد کیا
اور تہا وہ غمزۂ جلاد کیا
یار میرے بے اثر فریاد کیا
آگیا بہولا سبق پہر یاد کیا
آپ نے ناصح کیا ارشاد کیا
ناز غمزے کیا ستم بیداد کیا
یاد آئی لذت بیداد کیا
تجہہ سے قاتل کی کرین فریاد کیا
پہر تو کہہ کیا اے ستم ایجاد کیا

مر گیا لطف دیکہو تو سہی
آج وہ کہتے ہین ہم ہین شاد کیا

مین یہ نہین کہتا ہون کہ تجہہ سا نہین اچہا
رو رو کے مین عدو تب تو نہ بدنام ہو صاحب
خود بین ہین جو کہتے ہین برا اہل صفا کو
کیون مجہکو برا کہتے ہین جو اپنی تو نہین
دل غمزدہ جو افسردہ ہو بیٹہے ہی نکالو تن
رالو نکو جگاتا ہی آنکہہ کا لگنا
بس وہ ہین نصیبونکو برا کیون کہین نکو

لیکن جو ہو بیجا نہین اچہا نہین اچہا
مین تو کبہی تو مر آنا نہین اچہا
آئینے کا کیا جرم جو چہرا نہین اچہا
وہ کونسی اچہے ہین جو بندا نہین اچہا
وہ مردہ ہی گہر مین ابہی سے رکہنا نہین اچہا
تعبیر ہے یہ خواب زلیخا نہین اچہا
اچہی جو یہ ہوتی تو وہان کیا نہین اچہا

۲۵

دو آتشہ بوسہ میں تو نہیں کب اتنی
ہیں مردہ کا فر ہوں نہ گہر میر الحد ہے
دیکھو کہیں جان مناعین نکل جائے

مانگوں تو یہ کہتی ہو تقاضا نہیں اچھا
اتنا بھی نہ میرا شب یلدا نہیں اچھا
ہاں ناز تو اچھا ہے پر اتنا نہیں اچھا

سنبھلو بہت تم ہو الفت میں تمہاری
بدکام کا اے نطق نتیجا نہیں اچھا

کیا پایا تجھے پھاڑ کے جو گریباں کسی کا
چاہیے مرا دل کھینچ لیتے سینے سے نکل کر
سو بار کیا حضرت جبریل کو قاصد
ہو تجھ سے گر گوں نہیں گفتگو نہ عارض
ایسے بھی اوڑھا آتا ہے کوئی گفتگو کی زدی
خوبی نے مرے شوخ کی پروا نہ کیا بات
ابرو پہ جو غمزہ ابروے صف شکنیا
کیا ناز کہ بھی سانس بھی لیتے نہیں سینے
جو نام سے ارمان کو خنجر نہ نکالے
کان آہ میں کیا نسیم سحر سے کر
کیا دیکھئے اس شان سے آئینہ کو نور رو
کیا سیکھی زرک سے اثری گو
یوں گھر میں مرا نہیں ہے جتنی تو گو
نالی الفت کی اسے لیجو پہر بھی رہتے ہیں

اے دست جنوں کھینچ تو داماں کسی کا
جراح مگر چھیڑے ہے پیکاں کسی کا
آیا نہ کبھی خط کسی عنوان کسی کا
لاریب وہ کل رات تھا مہماں کسی کا
جل جل کے لاشہ تو یہ پہچان کسی کا
جائیگا خیال اب پریشاں کسی کا
کہتے ہیں کہ چھوڑونگا نہ ایمان کسی کا
سنتے ہیں کہ نازک ہے بہت کان کسی کا
وہ اور نکالے کبھی ارمان کسی کا
اوڑ جائے جو منہ دیکھ کے داماں کسی کا
یہ بھی ہوا ہو کہیں حیران کسی کا
گیسو بھی تو ہے پریشاں کسی کا
جیسے کوئی ناخواندہ مہمان کسی کا
پر کیا ہے نہیں پاسے ادھر کان کسی

اب ہم جو کہئی ونسی نہیں چھیڑتے انکو | کہتے ہیں ہمی ہو گیا شیطان کسی کا
روکا جو نہیں آج تو یون فیصلہ ہوگا | یا ہم نہیں اب یا نہیں دربان کسی کا

ہیں اوسی کو ترسون وہ کرے قبضہ لبون پر
اے نطق چھپاؤن جو ملی پان کسی کا

یا الٰہی یہ دل ہے گھر کس کا | چاک سینہ ہے چاک در کسکا
ایسا نالہ ہے شعلہ ور کس کا | کہ عدو پھونک دے نہ گھر کسکا
دل ہزارون ملی لیے ہین پڑے | اے خدا ہے یہ رہگذر کس کا
مجھہ سے کیون اس قدر ہے گریز خصوص | یہ تو کہئی کہ دل ہے گھر کس کا
کچھہ پریرو ہی بس ملین کرتے ہین | ورنہ ہوتا ہے یہ بشر کس کا
دل مضطر پھر خدا کے لیئے | دیکھہ ہوتا ہے پردہ در کس کا
اوسنی کیونکر یہ آبرو پائے | اشک مقبول ہے گہر کس کا
کان تک بھی اوسکے نہ پہنچے گا | نارسا نالہ ہے اثر کس کا
نالہ نے بھی کا دے رہا ہے مزہ | اس گھڑی کان ہے ادھر کسکا
کیون چھپاتے ہو آؤ کھل کھیلین | پاک الفت ہے جب تو ڈر کس کا
نہین ہے یہ تیرے نخل الفت مین | پھول کیسا ابھی ثمر کس کا
دل ہی یہ چھلنی یہ خون گرفتہ ہو | ہدف ناوک نظر کس کا

اس گلی سے جو پا نہ اوٹھی نہین
نطق دیکھو تو ہے یہ گھر کس کا

لکھنا ہے قصہ یار کو حال تباہ کا | خامہ ہو تیر نالہ کا دودہ ہو آہ کا

عالم نظر پڑے گا جو پردے کی گاہ کا
چل جائے فلک جو لپٹا ہو میری آہ کا

سینے سے جوش کم ہوا ہی یک سینی شرر
سمجھا تو کوئی دیکھے مرے مدّ آہ کا

ہیں شاہ ملک عشق ہوا ہے یکہ و مرا تذکرہ
شعلہ چشم والم کا ہے ڈنکا ہے آہ کا

اوس سیم تن نے دولت دیدار ہی پھیرا
دامن ہوا ہے دامن دولت نگاہ کا

بچتا نہیں ہے لاکھہ اوڑے طائر نظر
پھیلا ہوا ہے جال مرے دود آہ کا

یو ہم تو خو کو روتے تھے نکلی سمجھ بھی رب
وہ ظلم او سیر او پر تقاضا نباہ کا

نکرے مژہ پر آنکہہ نہیں کچھ خون دیکہہ
پوچھو نہ حال تم دل زعفران پناہ کا

اے دل تجھے ہو شوق وہ مجرو مے اہد
وہ عہد کر رہے ہیں عدو سے نباہ کا

بس ایک رسید گئے دونوں اوجگر
مارا وہ تیر یار نے ترچھی نگاہ کا

پژمردگی دوندی دکا ہیدگی یہ تن
گویا اُگا ہوا سبزہ ہوں راہ کا

پھیرین تو شکل قبلہ نما پھرا او دہر پھرے
وہ روے پاک قبلہ ہے مرغ نگاہ کا

زاہد ہمیں نہ حسن پرستی سے منع کر
حسن عمل ہے نام یہاں اس گناہ کا

کیا محیط ہے اثر کا دے ہو نگا ہیت
چھٹتی ہے پھلجھڑی سی یہ نقشہ ہی آہ کا

تصویر ضعف ہوں مجھے جنبش محال ہے
اے درد کیا کروں یہ عصا لیکے آہ کا

تشبیہ آج دی گئی گیسوے یار سے
لو رنگ چمک گیا مرے بخت سیاہ کا

سبقت ... ہوئی ہے نگاہ میں تیری آنکہہ
افسر کر اسکو ناز و ادا کی سپاہ کا

اوس نقش پا کا نطق یہ نقشہ صفا سی ہے
خاک اوڑا رہا ہے رخ مہر و ماہ کا

زاہد نہیں یہ وجہہ تو ہے نہیں تا کا
جلوہ رخ اصنام میں ہی نور خدا کا

بیمار محبت نہیں طالب ہے شفا کا | چھیڑتا ہوں مرے آگے نہ تو نام دوا کا
ہموں بے مرگ میں کیوں ہونگا قضا کا | خنجر ہے ابھی تیز ترے ناز و ادا کا
کیا عید ہے وعدہ تہا جسے یاد دلائی | عقدہ نکلا کچہ گرہ بند قبا کا
ہر دل میں کہ ہی نقش صنم نقش تمہائی | چہاپہ جو اوڑ آئے ترے نقش کف پا کا
یہ عشق ہے وہ جن جو نہ چلنے دے عمل کی | الفت وہ مرض ہے جو اثر کہو دی دوا کا
کیا تاب کہ ز عشق کا ہو کشور دل میں | فوج غم و اندوہ ہے روکے ہوئے ناکا
کیا بخت ہے چھوتے ہی ہوئی ہی گلی تنگ | تہا زخم کا انگور جسے انگور کہتا کا
آئینہ ہے شرمندہ تمہاری کف پا کی | صورت نظر آتی ہے یہ نقشہ ہے صفا کا
وہ گہر ہے ہمارا کہ سر شام فلک سے | پہیہ کی طرح روز اوتارا ہے بلا کا
نقشہ ہے یہ گل کا تری تصویر کے آگے | بہروپ ہو بیرنگ کا جیسے کوئی خاکا
جی چھوٹ گیا تاز بتان دیکہ کے والد | اب خوف صلہ بندگی کو نہیں شوق خدا کا
جو ہو خلل انداز یہاں آنے نپائے | خلوت میں نہو دخل نگاہ کا حیا کا
کیا آمد و شد ہے کہ آیا ہی گیا ہی | تہا موسم گل یا کوئی جھونکا تہا صبا کا
تکلیف میں ہوں ہوش ہی ساقی سے قربان | ساغر کوئی للہ مئی ہوش ربا کا
بیرنگ بہری سادگی حسن غضب ہی | تصویر ہے اوس حور کی تصویر کا خاکا
تان بیچ ہے حسینوں کی یہیں اذن فریاد | بندہ تھی نہ سنا تا نہ کبھی ورد خدا کا

ای ناطق بیٹے گا نہ کبھی ایسی بتون کے
پتھر کی لکیر ہے یہ مرا نقش وفا کا

جو دل عزیز جان سے تہا وہ بہی چھٹ گیا | اندھیر ہے یہیں کہو جہ گیسو میں لٹ گیا

[illegible]

یہ ناتوان ہم تر تجھی فرقت مین ہو گئی
دامن جب اضطراب کا یکبار ہاتھ چھٹ گیا

ضبط فغان سے کام کیا رات کو تمام
ایسا دہوان گھٹا کہ مرا دم ہی گھٹ گیا

لینے لگا لپٹ کے جو بوسے شب وصال
کہنے لگے مین آکے ترے گھر مین لٹ گیا

دونون نے دی ہی اپنی دستار ہی تیری
زاہد سے کعبہ دیر برہمن سے چھٹ گیا

پھر کے گرد سر کے کیا جانکو نثار
صدقے مین آج آپ کے یہ رنج چھٹ گیا

مرتا ہون مین کہ تھی ہمت مردان عشق یہ
کیا تیشہ لیکے کوہ سے فرہاد جٹ گیا

پیری کی آئے طاقت و تاب و توان گئی
سب قافلہ شباب کا دم بھر مین لٹ گیا

نازک تھی وہ بغل مین ہی مضمحل ہوے
نکہت کا دم کنار مین غنچے کے گھٹ گیا

اوس جان جان کے جاتی ہی بس دم نکل گیا
نبضین ہماری چھٹ گئین دامن جو چھٹ گیا

کرتی ہی قافیہ کی کمی تنگ قافیہ
ای نطق اس غزل مین مزا جی سے چھٹ گیا

۲۹

غم دوری سے برا حال ہی ہر شب اپنا
آج تنہا روح ہے گویا کہ بدن قالب اپنا

جیسے طوق ہی گرد حرم یار سے مین
رات مین چاند کو دیکھے تو لگین سب اپنا

عشق ہی ہے خفقان ہی مین لیے چارہ گر
سخت مشکل ہی کہ سودا ہے مرکب اپنا

دل لگی سے تو رقیبونکی محبت پائی
درد دکھ کی تو کچہ ہم بھی کہین اب اپنا

ہوش رہتا نہیں کیا وصل مین تقریر کرین
بھول جاتی ہین تجھے دیکھ کے مطلب اپنا

وہ ہوا ہے تو مری گرد بھی یک اندھی سے
اوڑ کے جائیگا کہان چھیڑ کے مرکب اپنا

گردش انکھونکی ہے جب شش ابرو آفت
صحرا اپنا وہ دکھاتا ہے یہ کرتب اپنا

ہی فلک سیر سے کیا سیر فلک کی حاصل
نشے مین اوڑتے ہین پیر وار ہی مرکب اپنا

[illegible]

مہمان ہوئی

وہ چمن ... مہمان ہوئی
[illegible] مہمان ہوئی

جو عشق عدو سے تسلی نہیں [illegible]
بات اور [illegible] سے منہ کی [illegible]

اسی [illegible] سے نکلا [illegible] مطلب اپنا
ہوگا [illegible] لب اپنا

جلوہ یار سے روشن ہین ہماری آنکھیں
[illegible] وہ ذرہ ہین ہم ہے کوکب اپنا

وہ ترک تیغ کھینچ کے جب روبرو ہوا
اے دوست مین ستم کش لطف عدو ہوا
آئینہ سادگی سے عبث روبرو ہوا
گلشن پر شباب مین ہے گرمی جمال
جلاد کا جو ہاتھ پڑا درمیان مین
گلگون فروز سینہ پہ داغ ہم بھی ہین
جوش شباب کا یہ وہی ایک نشہ ہے
سرگرمی تلاش سے ہر نقش پا مرا
وہ کون [illegible] میں تھی

جلاد [illegible] ادھر جو ہوا
پہنچا [illegible] بسمل تو ہوا
[illegible] وہ جو عکس [illegible] ہوا
زاہد کا تجھکو دیکھ کے ٹھنڈا وضو ہوا
فیصلہ [illegible] اپنا قبضہ تیغ و گلو ہوا
اے شوخ تو اگر چمن [illegible] بو ہوا
جاؤنگو ناز اور مجھے آرزو ہوا
[illegible] چراغ رہ جستجو ہوا
بگڑی [illegible] جنگ جو ہوا

بڑھ بڑھ کے [illegible] خون چکان
[illegible] کیا سر فرو ہوا

[illegible] سے [illegible] وہ آیا تھا
مری جنون کی ہوا سے چمن [illegible]
قفس [illegible] زمین [illegible] ملا
[illegible] آپ جو آئے ہین [illegible] چلتا ہون

[illegible] دیدہ آیا تھا
[illegible] گل [illegible] دیدہ آیا تھا
فلک کے ہاتھ سے آفت رسیدہ آیا تھا
وگرنہ ہوسکے نہایت کشیدہ آیا تھا

[illegible]

تمہارا شگفتہ خیال بہی او سر تا پا ب
مثال ہر دم گزیدہ آیا تہا

سرور تہا دل و جان کو منور آنکہیں ہیں
وہ راحت دل و جان نور دیدہ آیا تہا

دریغ برق تجلی ہے صرف جلوے کا
چلا ہیں لیا ہی جیسا ندیدہ آیا تہا

سحر سے ہے یہ خلش رشک کو کہ آئینہ
تمہارے سامنے کیوں آبدیدہ آیا تہا

کیا ہے زلف نے سنبل کو سرنگوں آخر
مقابلے کو وہ گیسو بریدہ آیا تہا

رہی تو نطق نہ تہا رات جو کہ محفل میں
تمہاری شان میں پڑہتا قصیدہ آیا تہا

وصلت کی شب بہی خون تمنائے دل ہوا
ٹالا جو شرم کو ادب آکر مخل ہوا

آنکہونکی پتلی نکی سویدائے دل ہوا
ادنکا سا خال خال حسینونکا تل ہوا

اے شوق بے ادب تو وہاں چل میری شتاب
سو بار تیرے فعل سے میں منفعل ہوا

دل ہی ملی تو ساتھ کے سونے میں ہے مزا
کیا لطف اگر بدن سے بدن متصل ہوا

کیا گرمی خیال رخ رشک شمع تہی
شعلہ بہڑک کے داغ جگر مشتعل ہوا

اے اضطراب دل تجہی غارت کرے خدا
آہی تو لایا یار کو آہی مخل ہوا

بستر سے یوں وہ صبح اوٹہا جیسے پہول
گرمی شوق وصل سے یہ مضمحل ہوا

پہر صبح اور مرے دود فغان سے [illegible]
لیکن ایک شرم او سی مت کا دل ہوا

قہر خدا کی جوش جو ابر ازل کو دن
دوزخ میں آگ پہلوی عاشق میں [illegible] ہوا

بس ہی کہا … یار … سے
وہ ناتوان ہوں داغ بہی چہاتی کو سل ہوا

ہمیشہ … وصف حسن نطق
رخسار … صفحہ تو ہر نقطہ تل ہوا

وحشت میں مجھ سے اب کوئی کم ہی بڑھا ہوا
آج آہوؤں سے میرا قدم ہے بڑھا ہوا

گانے میں آپ ہی نہیں ڈسکتے اس قدر
جتنا ہمارا نالے میں دم ہے بڑھا ہوا

کچھ بھی نہیں ہے مجھ سے بلانوش سے حضور
گو اور بادہ خوار میں جم ہی بڑھا ہوا

وہ ہے بہشتان یہ فقط ہے ثمر فشان
کچھ شاخ سے بھی ست کرم ہے بڑھا ہوا

موزونیاں کہاں ہیں یہ شمشاد و سرو میں
بوٹا سا اوسکے قد صنم ہے بڑھا ہوا

اے شیخ جی کسی غم دین کا فراغ ہے
ہمکو تو ان بتوں ہی کا غم ہے بڑھا ہوا

بلبل سے کہدو مجھ سے نہ بحث فغان کرے
نالے میں میرا صور سے دم ہی بڑھا ہوا

جتنے ہیں نطق عرصۂ معنی کے شہسوار
اوسنے مرا کمیت قلم ہے بڑھا ہوا

کچھ مشورہ اغیار سے پھر نام ہمارا
دل ہرکے نہ کیوں لے بت خودکام ہمارا

پی جائے وہاں کیا کوئی پیغام ہمارا
کٹتی ہی بالاوسکی جو لے نام ہمارا

جنبش ہے نزاکت سے نہیں اونکے لبوں کو
بس خاتمہ ہے حسرت دشنام ہمارا

کچھ شرم بھی ہے اے دل بیتاب کہاں ہے
قاصد کے زبان پر ہے یہ پیغام ہمارا

پیدا ادو ہنہا نیکا رقیبوں سے تقاضا
فرمائیے ہمسے کہ یہ ہے کام ہمارا

اللہ سے ڈر ایسے بھی کیا تھے ہمیں ناز کب
ابھی بت دل بیتاب [illegible] ہمارا

آئے تھے تماشے کو بس ہم
اور آپکے کوچے میں ہے کیا کام ہمارا

آرام کجا عیش کجا تو ہی نہ جب ہو
تو عیش ہمارا ہے تو آرام ہمارا

دیدار طلب ہوکے پھر احسان اٹھالے
چل جائے تصور سے اگر کام ہمارا

بد نام ہیں اونکے سر قفیل یہ ڈر ہے
جب صبح تو بہونکے نہ لگے نام ہمارا

ہمسے پیدا او منہ مین نشہ ہے کہ تحمل سے نکالیں
شامت زدہ کوئی ہو جو ہمنام ہمارا

جب تک ہے رہ و رسم تعلق تو نسے
تقوے ہے نہ کچھ ٹھیک نہ اسلام ہمارا

نہ آبرو کہیں اسے سوز ان رفو دینا
نکلو تمہیں سوا اپنی تنگی کی قسم
ہمین اپنی زیست سے ہون تیر انتقام
تو لیکگی ہے مرے کس قدر سلام پیام
رقیب کے تو رہیں جھکا یاں نزات
شراب سے ہیں ہاتھ کہ گیا ہمیں
حریف تو نکرین طعنہ سے جامی
ہزار ظلم ہیں منظور لاکھ جور قبول
ستم ہے ایک تو دنیا ہے غیر کو بوسہ

بیٹھے ہیں خم ہو کے نہ پاؤں تو دینا
پے تسلیے عاشق او سیکی بو دینا
بلا ہے جان کی معشوق تندخو دینا
ذرا نسیم تو ہی داد آرزو دینا
ہزار رنج کا باعث ہو میرا جو دینا
ہماری روش کی اے ابرداد تو دینا
اگر شراب ساقی ہو تو لہو دینا
پیا ایک صدمہ رشک عدو نہ تو دینا
پھر او سپلو غضب میرے روبرو دینا

وہ گل ہیں نشہ صبا جنکو ملتی ہے
رو بھی رکھی نزاکت نہ او نکی جو دینا

اس چمن میں میری دل کی کب کھلتی ہے ہوا
تیرے رخ سے روبرو ائی گل پہ چلتی ہے ہوا
بلبلو ایسی صفائی عارض گل میں کہاں
دیکھ شب آرام کر آکر ہمارے بام پر
ساتھ نازک ہیں گلا ان کہ جو ہو کے ساتھ

پھول کی پھیلے ہیں بیر وہ جنکو پھلتی ہے ہوا
باغ میں ہو تو نکو دیر دہر کر مسلتی ہے ہوا
چشم بد دور او سکی گالو پر پھیلتی ہے ہوا
آہو سے تا صبح ٹھنڈی ٹھنڈی چلتی ہے ہوا
سرخ ہو جاتے ہیں گویا غمازہ ملتی ہے ہوا

٣٣

تیری بوی پیرہن ای یار پا جاتی ہے جب — نکہت گل سے چمن میں جوش جلتی ہی ہوا
صدمۂ قرب عدو کیا کیجیے جب حال ہے — رشک آتا ہے جو تجھ سے مل کے چلتی ہے ہوا
اوسکی کوچے سے اگر گلزار جاتی کو ہو — ہر جگہ مٹی پکڑتی ہے پچھلتی ہے ہوا
رشک کیا اوسکا خرام ناز ابھی گھر میں ہے — اس لطافت سے کہاں گلشن میں چلتی ہی ہوا

صحرا میں ہونگا نہ گلستاں میں رہونگا — دیوانہ ہوں نہیں کوئی حسینان میں ہونگا
ہوں دیدۂ پرنم مری عشاق میں جا ہے — کیا عیش ہوں جو بزم حسینان میں ہونگا
کچھ قدر نہ کم ہوگی میں آنسو کا ہوں قطرہ — آنکھوں سے جو گر جاونگا داماں میں ہونگا
ذلت سے ملی خلد تو دوزخ اوسے سمجھوں — گر ہو کے نہ میں کوچۂ جاناں میں رہونگا
روکوگے اگر مجھکو سلاسل سے عزیزو — گر ہستہ تصور سے بیاباں میں ہونگا
نازک ہے مزاج اتنا تو چھیڑیگی صبا بھی — نکہت کی روش میں نہ گلستاں میں ہونگا
اے حور مرے پاس نہ آنا تو جو ہوگا — دوزخ ہی اگر روضۂ رضواں میں ہونگا
جاتا ہوں کہیں کہنا تمہارا نہ اے چمن آرا — خارا میں رہو ہو کہ نہ گلستاں میں ہونگا
پھولوں میں نہیں ننگ وفا بوی محبت — کیا رہ کی کردن لگا نہ گلستاں میں ہونگا
نکلونگا میں زنجیر سے آواز کے مانند — اب فصل بہار آئی نہ زنداں میں ہونگا
لے اوڑ مجھے اے جوش جنوں سوئے بیاباں — انسان اب نہ سنسان بیاباں میں ہونگا
عیسے جو چلے چرخ کو اعجاز یہ بولا — تم جاؤ یہاں میں لب خوباں میں ہونگا
جب اختر اقبال مرا اوج پر آیا — دُر ہو کے میں تاج سر سلطاں میں ہونگا
اپنی جو محبت نہ بنا کینہ بنوں گا — جس وقت سب سینے کا دل جانا نہیں ہونگا

[illegible]

میں سادہ وہ پرکار ہے ہو وصل یہ معلوم
بس عمر بھر ای نطق نہیں ہاں میں ہوگا

تو خیال نگار آ پہنچا | شب غم غمگسار آ پہنچا
ساقی بزم انبساط چلا | نشہ اوترا خمار آ پہنچا
سر بسر ناز سر بسر غمزہ | یک بیک وہ نگار آ پہنچا
وحشیو پھر وہ موسم وحشت | پہوت سر پہ سوار آ پہنچا
قیس دوڑا تو ساربان بولا | شتر بے مہار آ پہنچا
جا لگیں در سے پھر یہی آنکھیں | وہ گیا انتظار آ پہنچا
تو گلو باغ باغ ہو جاؤ | وہ چمن کی بہار آ پہنچا
مثل طاؤس جام رقصاں ہو | ساقی ابر بہار آ پہنچا
یوں جو پھر چھوں تڑپ رہا دل | کیا مرا شہسوار آ پہنچا
مژہ چشم کا خیال آیا | ترک کھینچے کٹار آ پہنچا
کہہ دیتے ہے صبا وہ دل کی تڑپ | اب کوئی دم میں یار آ پہنچا
سو سوا اک ایک باغبانکو سنا | [illegible] آ پہنچا

نطق کا دل لبھا و غمزے کر
تیر بار و شکار آ پہنچا

کچھ ذکر کل جو اور رقیب کا مین چل پڑا | بوسہ تمہارے منہ سے تڑپ کر نکل پڑا
[illegible] تیار قیب بے قسمت سے بل پڑا | نشے میں وہ نگاہ کے ہمیں [illegible] پڑا
وہ چاند دیکھنے جو لگے گو نہ تھا مگر | چاند اک نکے دیکھتے کو او دیدن نکل پڑا

۳۵

[illegible]

سودا نمبر ۱

[illegible]

ہوگی

مبتلا سے خفا دلبر ہوگی

ایدل وہان رقیب یوہین اٹھ چلے گئے
یار و نسے دوش پر نہ سنبھالی سنبھل سکا
باہم ہماری اونکی نظر پیار سے لڑی
تصور سے جہان کوئی صورت نظر پڑی
عیب آستان کو لگتا ہے ورنہ مراد دو
بہت نہیٹ پڑین نہال تمنا کی ڈالیان
نے اوسکے آئے انجمن آرائیان کہان
قاتل کے پانون پر جو گرا مین جھکا کے سر
دلکا ہجوم یاس مین کیا پوچھتے ہو رنگ
بیتا ہو نہین اب پھر آسکے رہا نہ ہوش

کمبخت تو بھی چل غم ہجران گھر مین جل پڑا
بیٹھا جو کوئی یار مین دو مچل پڑا
دو رشتہ وفا و محبت مین بل پڑا
مانند طفل لب ولی نادان مچل پڑا
اے یار دیر ہون یہان سر بل پڑا
ایسا یکایک اونکی ہیبو نسی پھسل پڑا
جلنے کی آرزو مین جلے بس کنول پڑا
خنجر کو آفرین کہ برابر اوگل پڑا
یہ مجھکو شست زار مین تیری کا داغ چڑھا
اتنی خبر ہے منہ سے کلیجہ نکل پڑا

دلکا قلق تو کم ہوا نالو سے رات مطلق
پر یہ قلق ہے نیند مین اونکی خلل پڑا

وہ گل شباب مین چمن آرزو ہوا ہے
صاحب کی بی نیازی و غفلت تو دیکھنا
بے تیرے باغ مین ہون نشانہ نسیم کا
فرقت مین جاتا ہون بچن بھی خراب ہی
تھی خواری جنون سے جو بلی گھر کے مول
گیسوے مشکبو ہے سنبل مراد
چلنے کا وہ مزہ کہ بہت دل رہیگا یاد

اے غنچہ لب یہ کیسے عجب رنگ بو ہوا ہے
کوئی نہ آرزو ہو یہی آرزو ہے اب
نا گہ مرے دماغ کو پھولونکی بو ہے
ملنے سے تھوڑی مرچ لہو ہے اب
پانی کا قطرہ ہاتھی [illegible] آبرو ہے اب
رخ ابل آرزو کو گل آرزو دیکھا ہے
بہشت دل چراغ مہی آرزو دیکھا ہے

[illegible]

ہر نخرے کی کمر مین ہے خنجر لگا ہوا
اتنا کبھی نتھا جو ستم مین غلو ہے اب

اوسکو ہی گن لیا ہی رقیبو نمین شمع نے
آئینہ ہر گھڑی جو ترے روبرو ہے اب

کہوے گئی ہین آپ تمہاری تلاش مین
لین جاؤ بیٹھو اپنے ہمین جستجو ہے اب

بیلی ہی تند تھی مگر اتنی نہ آگ تھی
بجلی نئی ہو شعلے سے یہ کون خو ہے اب

شطع ناتوان ہر کہ تا ز نگاہ ہے
کچھ کچھ تو واہمی سے مرے روبرو ہے اب

کب ایسے ویسے سانپ ہین زلف دوتا کے سانپ
ڈس ڈس کے مار رکھتے ہین یہ ہین بلا کے سانپ

آیا زوال حسن کو گیسو قلم ہوے
چلتے ہوے حضور خزانہ لوٹا کے سانپ

کشتہ عدو جو اوسکی گلی مین ہوی تو کیا
مارے سے کچھ شہید ہوں کربلا کے سانپ

موذی جو مدعی تھی سزا و نکا کچیل دیا
مارے گئے حضور کے دولت سرا کے سانپ

زلفون نے اوڑ کے جو ٹھہ کو پیچ کر دکھایا
قصے کہانیو نمین سنے تھی ہوا کے سانپ

لیتی ہین انگلیان تری کیا دمین چلبلیان
ڈستے ہین کیسے معجزہ رنگ حنا کے سانپ

لاکھون ہی دل نگل گئی گیسو حضور کے
اسنے خدا بچائے کہ ہین بلا کے سانپ

الفت ہی جب نہین ہے تو موی کمی نہین
بچھو نشان کے ہین نہ زلف دوتا کے سانپ

سر کار مین انہین کی سیاہ ہی گنج سرخ
کیونکر نہ مال اڑ ہین لف دوتا کے سانپ

بس دور ہی سے دیکھی زلفو نکو دور ہا لک
دنیا مین انکو جان عدد اب جد اکے سانپ

مشاطہ چھیڑتی ہے نہین کاٹتی اوسے
کیلے ہوئے ہین کیا تری لف تا کے سانپ

پیروانہ دل کا زلفو نمین چلتا نہین تیا
کاڈین کو نگل گئے یہ ہین بلا کے سانپ

منتر پڑھے ہین شانے نے جب سے زبان سے
قابو مین ہے تب ہی زلف دوتا کے سانپ

[illegible]

اے گنج حسن دیدکی دولت تجھے ملے
مشاطہ تو جو لائی ہے قابو میں آئینہ
مرکر بھی قبر میں مجھے لینے آئیں گی

گیسو ترا ہیں لاکھ حسین بن بنا کی سانپ
کاٹے ہیں جن کو تجھ سے یہ زلف دوتا کی سانپ
یاد آئیگی وہ زلف ڈسینگے جنازے کی سانپ

زلفوں کے پیچ سے نہیں بچتے ہو ظفر کیوں
کیا کھیلتے ہیں آپکے سر پر قضا کے سانپ

ترے بغیر ہوئی سخت بیقرار ہی رات
یہ لال لال ہیں آنکھیں گواہ بیداری
یہ انتظار تھا تیرا کہ مثل تاروں کے
سر شک شکل ستارے زمیں پر ٹپکے
یہاں خیال کر وہ ہونگے خواب جب میں
جو نام آپکا لے لے کے شب جلائے
سیاہی شب فرقت کی وجہ ظاہر ہے
نیاز و ناز میں تھا معرکہ شب وصلت
ترے فراق میں آکر بے مرے ہمدم
ہوا ایک حال تیرہ بختوں کا
قمر تو دیکھنے کو ماہ سے جس رات بھری ماہ
کمند تھی تیرے بام عرش پر کیا

دل و جگر ہی کو تنہا ہی کٹی ہے ساری رات
کہ جاگ جاگ کے کاٹی ہے ہمنے ساری رات
کہ آنکھوں میں ماہ اپنی ساری رات
ہماری حال سے افلاک و مہ ستارے رات
کہاں کی آہ نہ لی ہمنے سانس جاری رات
بہت غرور کی ہمنے پردہ داری رات
ہمارے غم میں سیہ پوش ہی ہماری رات
ادھر ہی تو تھی ادھر جوش اشکباری رات
فغان و نالہ و فریاد و آہ و زاری رات
ہمارے نصیبے روشن کہیں ہماری رات
ہمیں بھی گھر سے رہا شوق ہمکناری رات
سمجھے بام ترا موج بیقراری رات

ظفر جو تھام کے سینہ کبھی نظر رہ جائے
وہ آکے دیکھتے حالت اگر ہماری رات

وہان رقیبون مین تہا شغل بادہ خواری
لہو کے گہونٹ یہان پینے کہوئی ساری رات

وہان رقیبون مین ہوتی تہی گفتگو سونکی
یہان تہی یاس کے عالم مین دم شماری رات

وہان ہنسی تہی رقیبون سے ناچ گانا تہا
یہان تہی نالہ و فریاد و آہ و زاری رات

وہان تہ غیر کے پہلو مین محو شوخی تہے
یہان تہ قلق مین تہی دل کو بیقراری رات

وہان رقیب سے سوتے لپٹ لپٹ کر وہ
یہان تہا آنکہ نہ پلک پلک ہماری رات

وہان تہا انکو بہی شب کا شکوہ دشمن سے
یہان تہی صورت بیار مجہکو بہاری رات

وہان رقیب کے محفل مین بیحجاب تہے وہ
یہان تہی انکی محبت کی پردہ داری رات

وہان تہی دشمن یاس عدو امید اونسے
یہان تہی یاس عدو دنی امیدواری رات

وہان فروغ پہ اختر تہا بخت دشمن کا
یہان تہی میرے لیے تیرہ روزگاری رات

وہان چہبی تہی دل غیر مین وہ نوک پلک
یہان تہی سینے مین ڈوبی چہری کٹاری رات

وہان تہا مرہم داغ عدو وصال انکا
یہان تہی تیغ فراق اور زخم کاری رات

یہان تہا تار رگ جان کو زخمہ ناخن غم
وہان وہ چہیڑتے تہے غیر دلنشین ستار رات

یہان یہی مجہی تا صبح نزع کی الجہن
وہان وہ زلف سیہ غیر نے سنواری رات

وہان وصال عدو سے شب برات تہی لطیف
یہان تہی سوین محرم کی شب ہماری رات

سوئے تہے وہ آکے میرے گہر رات
تہی شام سے رونق سحر رات

کرتا تہا خلش جو ضبط پر رات
ہر نالہ تہا دلکو نیشتر رات

دل بہر تمہین اب نجانے دون گا
رو رو ایسے مجہکو رات بہر رات

پیشانی صبح پر یہ تل ہے
یا وصل کے میرے مختصر رات

کیا حال شب وصال کہیے
کچھ تھی ہی نہ قصہ مختصر رات

گیسو ہے قریب عارض و نہ
یا ہجر کی ہے دراز تر رات

وہ چہرہ نہیں ہے گیسوؤں میں
دل بیچ میں ہے ادہر اودہر رات

رونے ہی سے کم ہوگئے ہجر
ٹھنڈی ہی ہو بلا سے بھیگ کر رات

قسمت کو لا تہا حیلۂ خواب
تہا جو ہمہ بیچ اونکو در دسر رات

رخسار و نہیں ہے فروغ خورشید
ہوتی ہی نہیں ہے اونکے گہر رات

کیون تاروں کی چاندنی تہی چمکیلی
کیا بیٹھے تہے آپ با [illegible] رات

آتا ہے نہ آنے سے زیادہ
ہے صدمۂ انتظار زہر رات

دیکھو نہ سحر وصال میں ناطق
اللہ کرے ہو رات پر رات

نو آسمان ہلا نہ تو ساتوں زمین اولٹ
اے اضطراب پردۂ پردہ نشین اولٹ

بعد فنا نہ مجھکو کوئی دفن کیجیو
دل بیقرار رہے نہ کہیں فرش زمین اولٹ

جیسے اولٹ رہی ہے تو برگ گل اے نسیم
اوس نوبہار ناز کا برقع یونہیں اولٹ

مرتا ہوں شوق قتل میں تلوار کھینچ اور
دامن کمر میں باندھ ذرا آستین اولٹ

آئینے میں نہ دیکھ صنم چشم سحر ساز
ڈرتا ہوں میں نہ جائے جادو وہیں اولٹ

گلگشت باغ میں ہے یکایک او لب نقاب
اے گل دم نسیم کا جائے کہیں اولٹ

کیا مجھکو اس سے ذوق نگاہ ملی نہیں نقاب
چل اے صبا نہ برگ گل یاسمین اولٹ

بیٹھی نہ گہر میں ہو جو عشاق کی صفیں
پردہ اولٹ کے تو اوسے پردہ نشین اولٹ

باندہے ہیں اضطراب کے مضمون یہ قلم
ڈر ہے زمین شعر نہ جائے کہیں اولٹ

لہرا ہی نطق بلا مار زلف یار
ڈر رہی مجھکو کاٹ کی جائی کہیں الٹ

دم آگیا ہے تو دلاسا ہے عبث
جھوٹھ ہے جب ہی تو وعدا ہے عبث

میرے پاس آنے کہ ہون آزردہ دوست
پھول کی پہلو مین کانٹا ہے عبث

جاگ غافل کچھ تماشا دیکھ لے
اے مرے طالع تو سوتا ہے عبث

ہو چکین کہہ و سنہ مین ناکام ہم
دوسرکا تمکو حیلا ہے عبث

دل مین جب تیر تو نکلا آنکھونسی شرم
تو اوٹھا بھی دو یہ پردا ہے عبث

لے اوٹھے جانے نہین تیری بزم سے
تو رقیبونکو بٹھاتا ہے عبث

کچھ اثر ہی جب نہین ہوتا ہو ان
آہ ہے بے سود نالا ہے عبث

جبکہ عشق اوس بحر خوبی سے نہین
شور و شر و جوش دریا ہے عبث

خود سمجھتا ہون مگر مجبور ہون
جانتا ہون اوس سے شکوا ہے عبث

ایک تو ہو تجھ سے مطلب ہے ہمین
ہو نہو یہ ساری دنیا ہے عبث

بوسہ لب مین سے جب اونکو کلام
تیرا بدل اور آزاد اسے عبث

نطق اے آنہ وہ بت گور پر
ہم یہ کہتے تھے کہ مرنا ہے عبث

تقریب بلیٹو فلک کی بر آئے نہ ہیچ
دل سے خیال عیش سے پاؤن چلی ہیچ
آدم کا تن ازل مین جو عریان نظر پڑا
اوترا تھی عیش چرخ سرا ئی بخت بکر

وقت نشاط ہوے ہوے یاد آئی ہیچ
جب دم ہجوم کرکے یکایک سمائی ہیچ
تقدیر نے اوٹھا کے اوپر دی ہائی ہیچ
پاس تیرے آنے میری کہین نجا ہیچ

خوشی آتی ہے لب زبان سے ہمکو تو کیطرح
پکارتا ہے سانپ کوئی ماہرو کی طرح

تری قسم مجھے دی یکی سمجھے مٹے تاب
پلا رہے ہین گلا گھونٹ کر لہو کی طرح

دہرا ہے روبرو آئینہ قد کو دیکھتے ہو
اوڑائے تم نے یہ برق کنارجو کی طرح

انہیں سے آبروئے عشق ہے ان ہی ناصح
عزیز ہین ہمین آنسو بھی آبرو کی طرح

جہان پڑی ہیں وہ ہین یاد گل مین دیدہ تر
چمن مین ہین تو خزان مین پڑے گلو کیطرح

خموش پھول کی منہ غنچہ رنگیا یا چار
لگا دو سحر بین نہ چڑھی تیری گفتگو کیطرح

وہ رند ہون کہ بغل مین ہے جسکی دل شیشہ
رگو نمین دوڑتی پھرتی ہے مے لہو کی طرح

وہ رند ہون ہو کے نشے مین جب ہو اچھو
لوٹی چلے نہ مجھ مغ دوش پہ سبو کے طرح

ذری سی بات مین ہوتا ہے مجھیہ سیو کی کاف
ہمارا دل بھی ہے نازک سیشی کی طرح

مثال تیغ تو لگ جا گلے سے او قاتل
کبھی تو جوش مین آجا مرے لہو کی طرح

جوانی گوشہ عزلت کو چھوڑ دیگا نطق
پڑا پھریگا وہ آوارہ گل کی بو کیطرح

بدلتی اب نظر آتی ہے دلربا کی طرح
گیا ہے آنکھ مین شوخی کی گھر حیا طرح

نہ ہونگا پر نہ اوٹھونگا تمہارے کوچے سے
زمین پکڑی ہے بندے نے نقش پا کیطرح

الہی سکی نگہ تک کہیں پہنچ جائیں
رسا ہون ہاتھ مری گیسوئے رسا کی طرح

کھینچے کان مین بلبل غریب کی حق مین
سیاہی اپنی جو گل تک نہ سحری صبا کیطرح

مین انکی گھر جو گیا تو کمال غصے سے
وہ بولے خیر ہو نازل ہو بلا کی طرح

یہ وہ زمانہ ہے مہر و وفا و شرم و حیا
ہوئے جہان سے نایاب کیمیا کی طرح

چلا ہے وہ فلک حسن جب تعلی سے
تو مہر و مہ ہوئے پامال نقش پا کی طرح

ترا اسیر ازل سے ہوں سی ستی قامت
جو بند نظر ہے اوسے دیکھی اوسکی آنکھوں میں
بہرا تہا عیر نے پہلے سی جانے کیا کیا
کسی سے دل نہ لگایا جہان فانی میں
ہوا ہی خون تمنا سے دل کا یہ نقشہ
نہو نگے جوشش وحشت میں سدرہ کا نہ
تری زمانے میں ہیں مبتلائے عشق اکثر
مثال درد دل او ٹہکر عدو کی

ہوا ہی طوق گلو حلق فاختا کی طرح
اوڑا اوڑکے خاک پڑی چشم نقش پا کیطرح
ہوس پڑی مرا آتی ہی وہ ہما کی طرح
ہم آئی اور گئے باغ کی ہوا کی طرح
کہ سب کو صاف نظر آئی کربلا کیطرح
کبھی جہاڑ ہوا جہونکا میں ہوا کی طرح
مرض [illegible] پڑا شہر میں وبا کی طرح
تو بیٹھ پاس مری نقش پا کی طرح

نہو گی کچھ خبر ای [illegible] اوٹھی گا تو نکو
تمہاری آہ چلی جائیگی ہوا کی طرح

وصف دہن میں حیثیت کی ہی بات بیطرح
بوسے کا نام لیتی ہی فتنی تیری ہو گا لیان
دل توڑنے ہو شیخ و نصیحت سی شیخ جی
درد فراق سی تری ای یار اب سے دور
پڑتا نہیں ہے منہ جو کردن ہوس کا سوال
ہر دم ستم ہیں اپنے کیے کو بہگتے ہیں
ای پردہ ہوں حضور اگر دنکو جلوہ گر
ای یار نالہ کش تری فرقت میں ہیں تنہا
جس دن کہا کہ جان دا دینگے ہم تو

کرنا پڑی ہی نفی کی اثبات بیطرح
بکنے لگے ہو یار خرافات بیطرح
ڈہانپتی ہو کعبہ قبلۂ حاجات کی طرح
ہر ہر گہڑی کٹی ہی کٹے رات کی طرح
وہ شوخ بدزبان ہی یہ بات کی طرح
جرم وفا کی پائی مکافات کی طرح
آنکھیں دکہائیں مہر کو ذرات کی طرح
ہلتی تہی رات ارض و سموات کی طرح
چوری چہپی ہی شب کے ملاقات کی طرح

صاحب مبارک آپکو عاشق نے فقرے — ہمسے چھٹی قدیم ملاقات کی طرح
بگلی گری تبسم جانان سے دفعۃً — آئی ہے ہمکو مرگ مفاجات کی طرح

درد فراق سے ہے برا حال عشق کا
ہے سے گراتا ہے وہ ذرات کی طرح

مین مر رہا ہون گو جب سے تم خوشی کی طرح — ہنسا وہ پھر بھی آجاو پھر ہنسی کی طرح
وہ رنج دوست ہون آتا ہی غم خوشی کیطرح — جو درد دل مین ہے او ہنسا تو گزر گئی کیطرح
گجر جو آج شب ہجر مین نہین بجتا — بلا سی کان مین بجتی دہر دم گھڑی کیطرح
ہوا داغ پر پڑا دیار سے جو کہا — ہوا پر آ گئے اوڑنے لگے پری کیطرح
ہوا ہی نغمہ سی غرض نہ شوق کبا — بستر فراق مین گرتا ہون متقی کی طرح
ہماری آنکھ یہ مجو جمال کسکی ہے — کھلی ہوئی ہی جو ذرات آرسی کیطرح
لگا وہی ہت پردہ نشین ہے لازم ہے — چھپا دن عشق کو ہی حسن خانگی کیطرح
لگائی یار نے ذرے یہ لف چھوٹی ہے — کہ کہان اوتر گئی کالی کی کیچلی کیطرح
چمن مین کہہ کی لب شوق چوم چوم لیا — دہان غنچہ مین پا کر تری ہنسی کیطرح
نہ عشق کیجئے ایسا کہ روگ ہو جانے — لگائی جو کمین ل تو دل لگی کی طرح
گلے مین یار کے چھپا کلی کا ہر دانہ — خوشی سی پھول نہ پا پھول کر کلی کیطرح
مرے سوا جو کوئی اون لبون کا بوسہ لے — الٰہی سکا ہی کالا ہو منہ مسی کی طرح
مثال ٹھیک نہین عرصۂ قیامت سی — وہان یہ فتنے کہان ہین تری گلی کیطرح
ترے فراق مین جی کھولکر کرون نالے — اگر گلی مین ہون سوراخ بانسری کیطرح
صدائی خندۂ گل دی جو تو بی حقہ — شگفتہ غنچہ ہو منہ اس کا کلی کیطرح

شب فراق ترا دل فگار ہجر ہوا	اندھیرا مار گیا اوسکو چاندنی کیطرح
نگاہ ناز سے دم بھر میں ہو گیا بسمل	گلے پہ اپنے مگر پھر گئے چھری کیطرح

دہان یار کو ہرگز نہ کہیو جوہر فرد
نہ نطق کہا بیہودہ ہو کہا تو منطقی کیطرح

مری نگاہ وہاں عجب سے ہو گیا گستاخ	کبھی نہ جیسے گل رخ پہ چلی ہوا گستاخ
ادب ادب کے صلہ مجھکو عجب ہے تقدیری	جو ہو بہ بلبل میں ہر عشق ہوا گستاخ
معاملہ ہی مرے دل کے ساتھ یوں عجب سمجھا	کہ آشنا سے ہو جس طرح آشنا گستاخ
ہزار دل لیا ان کو پڑنے لگیں سکندر ہے	جو دیکھے رخ کی طرف ہو گیا اپنا گستاخ
نہ رعب حسن ہے جسکو نہ شوق تمکین	یہاں نہ ہوگا کوئی ہیسے شوق سا گستاخ
جفا و جور یہ مجھ پر کہ نام سے ہوں	یہ مہر و لطف عدو پر کہ ہو گیا گستاخ
نہ بزم یار میں ثانی مرا ادب میں لی	تجلیے میں کوئی تجھ سا دوسرا گستاخ
چلی ادب ہوں رگ رگ میں ہے تب	وہ بیچا ایسی کہ ایسی ملیں اب ہوا گستاخ
وہ مست حسن جوانی میں مست شوق شباب	وہ بیچا قیامت ہے یہیں بلا گستاخ
ذرا نہ روکے مستی شوق میں دل کو	یہ دیکھیے کہ یہ ہوتا ہے نا بجا گستاخ
کھلا نہ ہو کا یہ لگا کے بیچتا ہی ہیں	شراب پیکے ہوا وس شوخ کی دلا گستاخ
شب وصال میں ایدل سمجھ کیا ایسی وہ	زہے تو لوٹ لیں سن لنگی بیچا گستاخ
ادب سے فائدہ ایدل کہیں گی تب بھی یہی	وہ اب بھی کہتے ہیں بے شرم بیچا گستاخ

یہی سن حسین یہ تپ ہوں کی شکل نکہت نطق
کلی کلی نہ دریدہ دہن صبا گستاخ

ایدل وہ بت کہ جسکو ہی جور و جفا پسند
دل غیر کا پسند اونہین میرا ہی ناپسند
آباد گہر کو چہوڑکے صحرا کیا پسند
بیگانہ جسکا ملک حلب کا خراج ہے
اسکا تو لطف تب ہی کہ تو ہی بغل مین
عشق پیشہ ہی زار ہوں ای جوہری ہے
گاہک جسے قبول کرے مال ہے وہی
جب سے سنا کہ ہم خریدار ہے وہان
نادی کو کیون کلام ہی فانی کے حسن مین
فرقت کی شب ہے دور ہوا چاند دور ہو
بہاتی ہی کوی بار کے ہان وہ گہر مین

صدقے تری پسند کی کسکو کیا پسند
زنگار ہے پسند نہین آشنا پسند
دیوانے دل کی ہای ذرا دیکہنا پسند
وہ دل کا آشنہ مگر اونکو ہی ناپسند
یون خاک آسے چاندنی ای مہ لقا پسند
کرتی ہے اوس جگہ دل کو ہی بلا پسند
دل ہی وہی کہ جسکو کرے دلربا پسند
جنس گنہ تو اب ہے آئی سوا پسند
اللہ کو ہوا ہے یہ نام خدا پسند
تیرے لئے تو منہ سے یہ نکلے اٹھا تو اپسند
جیل او تمین نہین ہی تشندہ ہی الپسند

ہر شعر ہے بہا ہی لعلی کی منطق کیون
کیا اشرف اکرم گائی کو اوسے کیا پسند

سنا جو عیش مین اوتکو دم فغان فریاد
جگر فشان ہی آنکہین بین ل ان فریاد
فسون ناز نے منہ تیر ہی کہیل دیا
اذان کعبے مین تو سب سنگدی مین شبا
سنی نہین جو اونہون نے تو کیون نہ کی ہم
دکہا چلے اثر اوس تک پہنچ چلا ای دل

تو نغمہ سنجی کی اگر ہے زبان فریاد
لب اپنے گریہ و فریاد سے فغان فریاد
ہزار نالہ کرے وہ مگر کہان فریاد
سنی کسی نے کہ میری یہان تہان فریاد
نہ رایگان مر نا چلے نہ رایگان فریاد
مری ہوی ہے یہ نالی یہ ناتوان فریاد

ہر رنگ زمانہ ہے سپند ہوں جا بجا گے
نہال ہے تیری زلف کا غنچہ تھا ہمیں
اگر ہے تو نا سے ناز شاخ حضرت کا
یہ ہے سبد نہیں سن سنگ انبساط اڑ کو
ترے یہاں پھول سے بکھرے جگر کے ٹکڑے
اثر سے ستم تو نہیں کچھ پڑا اثر شعلہ سدا
سکت جو سانس بھی لینے کی تو جل نکلے
قفس وہ دل میں یہ پردہ سے دم غنیمت ہے
تری ادا وہ بلا جس سے ہر نفس نالہ
وہاں ہو نالہ بھی تاثیر عشق سے نغمہ
نکل رہی ہے دہن سے جو سانس بن بن کر

گر نکلی گرمئ فریاد سے زبان فریاد
وگرنہ کیا نہیں منہ یا نہیں فغان فریاد
تو ضعف سے ہی ہمارے نہ تھی توان فریاد
مگر نکلتے ہے نغمے سے تو امان فریاد
نکل کے منہ سے بنی شاخ گل فشان فریاد
نکل گئی مری تقصیر سے جو ناگہان فریاد
عصا ہی غم کے سہارے ہے ناتوان فریاد
وہ زور شور کے نالے کہاں ان فریاد
ترے ستم وہ غضب جس سے خونچکان فریاد
اثر سے غم کے بنی نغمہ ہائے ان فریاد
یہ پردہ دار محبت کی ہے نہان فریاد

یہاں تو چاہ سے ہے نطق جو ہے تیغ ست
وہ لاکھ کان لگائیں مگر کہاں فریاد

ٹوٹے ہیں تیری جوشن جوانی ہے اگر بند
الفت کی سبب تو گریں طرفین بے بند نظر
اے برق تجلی ترے جلوے سے عجب کیا
طفلی کے سبب ہیں وہ ابھی قید حیا میں
بیتابی دل وہ ہے کہ ہلتا ہے بدن سب
سونا شب غم اپنے مقدر میں کہاں ہے

جوش تپش دل سے ابھی تو ٹوٹی ہیں ہر بند
وہ قید میں پردے کے پڑے ہم ہیں نظر بند
ہو روزن دیوار کے بھی آنکھ مگر بند
آنکھوں میں ابھی ہے نگہ شوخ نظر بند
لیکن قفس اڑ جائے نہ یہ طائر پر بند
ہاں غش سی کسی وقت آنکھیں ہوں اگر بند

ہین سینہ صد چاک کہاون اگر اپنا
سینے کو ابھی شرم سی کرلے گل تر بند

تابع کشش دل کے حسینان جہان ہین
پریان مری افسون محبت کی ہین پابند

ایذا ہو سوا کم ہو جو آزار محبت
شورش نہ بڑہے ہو جای جو ناسور جگر بند

ہان گریئے نیسان کو ہی ٹکڑا کہین دل کا
ای ابر مژہ گان یہ ہماری ہین جگر بند

ارباب تصور کے بھلے دیکھین نہ آنکھین
رہتا ہے ہمین خانۂ آباد کا در بند

ہو کاش نقاب اونکی مری آنکھ کا پردہ
اور اونکی ہون ای زلف مرے تار نظر بند

دل آہ کو اور آنکھ کرے اشک کو پابند
کوزے ہین جو دریا ہو نہ مٹھی مین ہوا بند

بلبل کے طرح ہم بھی گلچہری اوڑا ئے
ہو جائی نہ دل میکدے اگر ایک کے پابند

تب جائیگی سوزش مرے ناسور جگر کے
مرہم تو ہو مہندی تری پٹی ہو حنا بند

حد ہوگئی لبریز ہی دل بیتاب تپش کی
للہ ذرا رحم کہ دم ہونے لگا بند

گلزار مین آمد ہے بت پردہ نشین کی
نکہت سی کہو جا کے کرے راہ صبا بند

چھی مین ہی ذرا پہیرئے میدان سخن مین
مدت سی ہمارا فرس طبع ہی جا بند

خیاط نقاب اوسکی ہی رنگین گل سے
تار رگ گل کا کوئی نازک سا لگا بند

قلقل سے بہت جہرمین سر میرا ابھرا
ہو جائے خناق اسکو ہو شیشی کا گلا بند

رنگ اور رونکا تا ہو نہین تو لاتی ہمیں تسبیا
شوخی مین کہا ای شوخ ہی منہہ کے تیری پابند

بے تابئے دل سے نہین ٹہرتو نگاہ شب
بر بند سی ہو جائیگا تا صبح جدا بند

اوس زلف سیہ فام کا دل مین ہے تصور
شیشے مین پری کے بدلی ہر یکہ ہے بلا بند

نکہت کو اوڑا لی گل کی تو زلف چمن مین
اور آہو لپٹے گردون مین ہم با صبا بند

تخصیص نہ راستے میں کوئی خار کہ گل ہو
لگ چلنے میں اس کی طوق نرہ مثل صبا بند

گھیرے تری آنے کو نہیں مثل صبا بند
دیوار کو ڈھا دونگا جو دروازہ ملا بند

مجنون خود آرا کو یہ زیور ہو مبارک
دیوانی تمہاری نہیں زنجیر کے پابند

بالفرض اگر اکی بھی جسم پکڑ کر
گائی ترے ہمراہ تو ہوا اوسکا گلا بند

ہان جائیگی سونیکا جو تھا وصل میں تھا لطف
اب ہجر کی شب دیکھیے دیکھی ہوا کھلا بند

مشتاق نکلتا ہے ترا روپ بنا کر
آنکھ اپنی شب ماہ میں اے یار ہوا بند

کیا کیا مرے جانے سے او نہیں نیند سوتے آئے
سوتے میں قبا کا جو کہیں انکی کھلا بند

اوس شرم کی پتلی کا مجھے سینہ دکھایا
گرمی کا ہوں ممنون کہ انگیا کے کھلا بند

وہ زلف عجب خانۂ زنجیر ہے جس میں
ایک ایک گرہ میں ہے دل ایک ایک جدا بند

کس بات کی بندش ہے شب غم ہی یہاں کون
انکھی سیاہی در دوازہ کیا بند کیا بند

میں بندہ بچا اوس سکا ہون جا چوہا جو دل کو
خوشتر و کا مقید نہ رہا بند گیا بند

بے مغز سر میں ہر او بھانے کی ہوا ہے
ہوتی ہے حباب میں نفقہ طوق ہوا بند

ابرو پہ اوسکو تیر کو تلوار پر گھمنڈ
جو جو ہری ہیں ہو ان کو ہتھیار پر گھمنڈ

ناز و ادا کی شیشہ تو ہی یون ہی حسن ہے
جس طرح ہو سپاہ کو سردار پر گھمنڈ

پھر دیتے وہ ملا مری اپنا کے واسطے
اب تک تھا اسے تھمن یار پر گھمنڈ

رکھتے ہیں ناز و حسین ناز و حسن پر
کرتے ہیں ناز و حسن مریار پر گھمنڈ

کرتے اگر جو یار کے دل میں تو بات تھی
ناحق ہے مجھکو خوبی اشعار پر گھمنڈ

[illegible]

میرے تو اضطراب کی پوری تڑپ نہین — تمکو ہی کیا بلندی دیوار پر گھمنڈ
گیسو سے ہی روی یار کو ستارہ حسن کا — زیبا ہے گل کو سنبل گلزار پر گھمنڈ
معشوق کی ہی ذات ہمہ از دہی نیازانہ — ایدل نہ کیجیو کرم یار پر گھمنڈ

ای نطق ادنیٰ بات کی کیا بات ہی مگر
شاعر ہین ہم ہمین ہی ہی گفتار پر گھمنڈ

کیونکر مری زبان سے نہ نکلے سخن لذیذ — چوسے ہین میں تو لب شیرین وہ ہے لذیذ
سنگ نمک سے تیغ کو چٹار کیا ہے قتل — لقمہ دہان گور کو ہے میرا تن لذیذ
شاعر ہون ہم نہ مجھ سے تعلی کے لیجیو — ہوگا تمہاری بات سے میرا سخن لذیذ
دو میوہ ہیں مرے کے ہین نگار حسن مین — خرمای لب لذیذ ہی سیب ذقن لذیذ
بوسے لب و دہن کے مجھے تم عطا کرو — کہاتے ہین میوے باغ کی مرغ چمن لذیذ
لذت ہے پائی نفس کُشتی کے جو اختیار — کہاؤن جو تلخ شے تو مرا ہو دہن لذیذ
ہے صلح پھر شراب پیئین پھر مزہ اڑائین — پھر دے کباب ساقی پیمان شکن لذیذ
میوے کی طرح کھاتی ہین دیوانگان عشق — پتھر ہین تیری تا نہ کے ای سنگ تن لذیذ

دھوئی ہو جی زبان کوثر کے آب سے
واسد نطق کا ہی نہایت سخن لذیذ

الفت جو ہو دلسے اثر اوسکا نہو کیونکر — ہم ہو رہین جسکے وہ ہمارا نہو کیونکر
پھر کر بھی ہوئی غنچہ اوسی بت کی گلی مین — اب اپنی وفا کا ہین جو جی نہو کیونکر
جب تنگ جوانی مین گلی تر کا نکالے — پھر خاک کا پتلا ہی تماشا نہو کیونکر
دیوانہ کرے کیون نہ ترا حسن جوانی — جب فصل بہار آئی تو سودا نہو کیونکر

۵۱

[illegible]

ای عندلیب

ساتھ کری ہی برزبان ... ای عندلیب
آہ سوز ... جہان ... جلای عندلیب
خندہ گل ہی ... جب ... ای عندلیب
... اوس کو ... بہار ...
قافہ قافہ گل ... بہاران ...

٥٣

وصفِ دہنِ یار مین منظور ہے وقت
اوس رخ کو اگر حسن مین ٹھہرے یوسف
کیا ترکِ محبت کے ستم گر سے شکایت
ہین عاشق و معشوق تو یکجان و دو قالب
منہ دیکھ کے کیونکر نہ پڑھے آپ کا کلمہ
انسان ہون فرشتہ نہین کیونکر نہ نا لکوت
تیلی لیسی وہ وہ بت پردہ نشین ہے
جب باغ کو تو جای تو غنچہ ہو کھل کر
قابو مین مرے آگئے ہو چلتے ہو فقرہ
اب تو لبِ شیرین کا مزہ چکھ کی پڑی چاٹ

ہر ایک مرا شعر معما نہو کیونکر
تو زلف شب خواب لیجا نہو کیونکر
ای یارِ رقیب ایسا ہو تو ایسا نہو کیونکر
بدنام مجھے کرکے وہ رسوا نہو کیونکر
طوطی کیطرح آئینہ گویا نہو کیونکر
جی کہتا ہون خواہش مجھو اعلا نہو کیونکر
پھر ہر کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر
تیرے لیے آغوش تمنا نہو کیونکر
سمجھے سفر آسمے نہین وعدا نہو کیونکر
بوسے کی ہوس اور زیادا نہو کیونکر

مر جاؤن مین جیسے چہرے پہ دشمن آئے
ای نطق لبِ گور سے شکوا نہو کیونکر

دل مین ہے جو ارمان برون گے درد ہو کر
دیوانہ آسمان ہے مجھکو جو پھیرتا ہے
ہین کیا مرے فرشتے واقف نہ عشق سے ہی
آئی خزان چمن مین مٹی مین مل گئی گل
مین مر گیا تو وحشت رو رو کے کہہ رہی ہے
اگر تیری گلی مین کیا خاک قدر پائی
تسکین دی دلکو دیکھے مانند رہ نقش مین

اب سے دم وہ نکلے دم ماہی بیدرد ہو کر
دو نالو نمین اوڑے لگا لیں گرد ہو کر
خود دل مین آسمایا بیدرد درد ہو کر
رنگ بہار اوڑتا پھرتا ہے گرد ہو کر
کیسا تھکا پڑا ہے صحرا النورد ہو کر
بنکر غبار دشتی مین بیٹھے ہے گرد ہو کر
پہلو سے اوٹھنہ ظالم تو دل لگا درد ہو کر

٥٣

دنیا وہ بیسوا ہی زاہد کو بہا نسلے گی
ممکن نہیں ہی بچنا عورت سی مرد ہوکر

چل ڈہونڈہ ساتہ میرے اوس ہجرت فرو
اسے حیرت کیا ملیگا بیہودہ گرد ہوکر

کیا جان پڑ گئی ہے قاتل جو لوٹ آیا
بسمل بعشق میں پہر ہین سرگرم فرد ہوکر

اوس انجمن میں میرا اغیار سے گیا
دل کا سا بیٹھتا تہا او ٹھتا تہا درد ہوکر

سیکہی بلا شرارت فتنے نے قیامت
اوس چشم سرمگین کے دنبالہ گرد ہوکر

ای نطق ہر طرح پر دنیا کو جہیل ڈالا
کیا نرم و سخت ہوکر کیا گرم و سرد ہوکر

ای جان جان نکلی فرقت مین درد ہوکر
آیا جو دم لبوں پر تو آہ سرد ہوکر

اوڑ جاتی دہوپ تیرے جلوے سے گرد ہوکر
خورشید ڈوب جاتی چہرے سے زرد ہوکر

رنگ وفا و الفت محبوبوں پر جمایا
آنکہوں نے سرخ ہوکر چہرے نے زرد ہوکر

مردان حق کو جو کچہ ہوتی ہوای دنیا
اکسیر اوڑتی پہرتی گلیوں مین گرد ہوکر

جاڑون مین دہوپ کہاتی وہ نازنین جو بیٹھے
تو دہوپ چاندنی سی ہو جاتی سرد ہوکر

دلکو جلا رہا ہی کیا تو صبح وصلت
کرتا ہی مجہکو گرمی کافور سرد ہوکر

ای شیخ چہوڑ خلوت رندوں کی بزم میں آ
کیوں چہوڑ تو نکی عادت سیکہی ہے مرد ہوکر

زہرہ و شمس نی رتبہ سیاروں کا ہی پایا
ای ماہ حسن تیرے دنبالہ گرد ہوکر

دیکہی کوئی تماشا کیا کب نے مجہے رلایا
تحریک لگی ہے اوس رخ کی زرد ہوکر

کیا کہینچ کیا دکہایا چاہت نے کیا دکہایا
آنکہوں میں اشک ہوکر سینوں مین درد ہوکر

تو عاشق خدا ہی مین عاشق صنم ہوں
ای شیخ یہ علامت یوں ہل درد ہوکر

ایسا نہیں ہے یارو اللہ کی عشق بازی
خود اسن جہونی میں مارا جائیگا نرد ہوکر

تیرا سخن نہ سمجھے جو ہو لوگ داد دیتے
کیا شاعری مین پایا ای نطق فرد ہو کر

خنجر ونکو دہو کہا دیکہی ذرا وقت ٹال کر
آیا اگرین تو آپ بہان دیکہہ بہال کر

دامن نہ کہینچے تا کوئی دامن سنبہال کر
چہینٹین ذرا لہو کی بچا کر جلال کر

جو لبو سی نکل گئے وہ بات ٹال کر
مجہہ سے کہو تو رکہدون کلیجہ نکال کر

اے دل نہ شوخ چشمو نکی تو دیکہہ بہال کر
لے جائین گے نگاہین کلیجہ نکال کر

ساری بہار باد وگستی تہی بہار تک
ساقی سبو و جام اوٹہا لیہ کہنگال کر

پاپوش سے آنے سی ہم ہوگی سبو ہے
اپنے گلے مین دست تمنا کو ڈال کر

نازک بہت ہی موج کلائی مین بچا ئی
گلدستے کا پہول اڑ کے نہ ڈال اوچہال کر

ایسا نہو کہ آپ ہون اپنے فریفتہ
آئینہ دیکہیے لگا ذرا دیکہہ بہال کر

پیاسا جو جو نگاہی تو بسم اللہ دیر کیا
وہ تیغ یہ گلا ہے ستمگر حلال کر

دیدار ہی نصیب ہوا پائی اوس ہی
پانون تلے ملین ہے آنکہین نکال کر

اللہ نے کیا ہے تجھے بادشاہ حسن
تو آج لی چہری جسے چاہے حلال کر

خوش چشم ہو تو اپنے لیے ہو سکو کیا
بندی کو کہو رہے گا ذرا دیکہہ بہال کر

دل پہیر دینے ہو تو نسے خدا کی طرف ہرا
ای عشق مجہہ فقیر کو صاحب کمال کر

اوس صاف صاف ساق کی خوبی نہ پا سکی
لاکہہ اے شمع آپکو سانچے مین ڈہال کر

جان ہی تب فراق مین ایک آہ کہینچ کر
ٹہنڈا ہوا بخار مین دل کا نکال کر

خورشید کا نہ جائیے ذرا آ جلال مین
مریخ سر جہکائے ذرا آنکہہ لال کر

تہک تہک گئی ہین اتنی چلین تیری ہاتہ سے
تلوارین ہانپتے ہین زبانین نکال کر

ردیف شراب

ای نطق آئینے سے تجھکو تماشا ہے مدعا
تجھکو جو دل دیا ہی تو محو جمال کر

پتھر پڑین آہ تری اوٹھے اثر پر
دن بھر تو بہی خاک اوڑاتی ہوئی پھر
جب پوچھی گھر یا لیو تو کہتے ہین کمبخت
یہ جای کا شکل کف دریا جو دہرو گے
کہتا ہون تڑپتا تو سنبھل کر شب غم کو
گر تب ہین حسینونکے زمانے سی نرالے
بیتاب تجھے دیکھ کے اونکو بھی قلق ہے
گھڑیین گی شب وصل موذن کی گلی کو
گل کر دو نقاب آج سر شام اوٹھا کر
دو ہاتھ تھے سو ٹوٹ گئے سینہ زنی سے
کس بات مین کم تجھکو بنایا ہے پری سے

بجلی کی طرح کوندتی ہی میری ہی سر پر
جب بات ہوئی بیٹھ کے کاٹی تری در پر
لیلای شب غم کے ہی اب لف کمر پر
رومال نہ ٹھہریگا مرے دیدۂ تر پر
اے دل کہین کچھ صدمہ نہ آجای جگر پر
دل مین او تڑاتے ہین یہ تیر ہی
دل ہے یہان ہاتھ وہان ہاتھ جگر پر
پھیرین گی چھری شام ہی مرغان سحر پر
ہان شمع کا یہ قصہ نہ رہ جائے سحر پر
کیا وقت قلق رہین گے دل اور جگر پر
گیسو تجھی بخشے ہین دئے اوسکو اگر ہے

گیسو کے درازی سی ہی مین نطق یہ ڈر ہی
پڑ جای کوئی پیچ نہ نازک سے کمر پر

کیا تیرے جی مین آئی تہی تلوار دیکھکر
سنتے ہین گل چمن مین دل افگار دیکھکر
حسن نکی لطف اسیرے گیسوے یار کے
بوسونسے شاد کام ہون اغیار با نصیب

حاضر ہون ترک تجا ادہر ای یار دیکھکر
نکہت اوڑا رہی ہی مجھے زار دیکھکر
اتنا ڈرے وہ تجھکو گرفتار دیکھکر
یہ جائین ہم اپنے ہو نہ لب یار دیکھکر

مجھ میں نہیں خیر طعنہ زن کو تم تو مجھ / ہے گھر لگا سیاں تری ای یار دیکھکر

وہ طاقت و توان خرد دین و دل / ایک ایک کر کے لے گئے ہر بار دیکھکر

ساقی پیالہ مجھ سے بلاکش کو ہوش ہے / تقسیم کر تو ظرف قدح خوار دیکھکر

اے بت علاج اب بھی کر درد سر کا کر / ورنہ کچھ ارادہ ہے دیوار دیکھکر

کیا نام ہوگا قتل سے مجھ ناتوان کے / مارو کسی پہ تیغ تیار دیکھکر

بیدم پڑے ہوئے ہیں شہادت کے شوق میں / جی اوٹھے اونکے ہاتھ میں تلوار دیکھکر

اے ذوق درد مژدہ کہ ہمیں کیا ہی ہاے / بیباک و بدزبان و ستمگار دیکھکر

اب زرد جان نثار نکالیں آپ تیغ جان / پھیری طرف نہ دیکھیے تلوار دیکھکر

بچھاوے گے کہیں جو فقط حسن پر گئے / دل دیجیو تو خلق وفا دار دیکھکر

چمکے نہ برق آہ شرر بار دیکھکر / جل جائے میری گرمی بازار دیکھکر

ٹوٹا دل اپنا لذت آزار دیکھکر / پھیلائے پانوں وادی پر خار دیکھکر

وہ درد دوست ہیں کہ نہیں لیتے ستمگر / ہم چھیڑتے ہیں اونکو کم آزار دیکھکر

بندہ تمہاری نذر کو لایا ہے جان و دل / دونوں کو لو لطف سے دو چار دیکھکر

صیاد کا یہ حکم ہے دلکو کرون نہ شاد / چاک قفس سے جانب گلزار دیکھکر

یا اونکے گھر میں رہتی تھی یا اب گلی میں ہم / روتی ہیں دور سے در و دیوار دیکھکر

تیرے نہیں ہیں ساتھ نہیں ہم بھی ہوگی / لازم تھا تجھکو وصل کا انکار دیکھکر

عوض جمال حسن ہے جور و بری گھڑی / دل دینگے ہم کسی کو طرحدار دیکھکر

تان میں نے پاس کیا ہی مرا پاس کیا او / اب اوس سے ملیں گے وہ زردار دیکھکر

وہ اوسلئے پانون آکے لب بام سے پہر گئے / ہمکو پڑا ہوا لیس دیوار دیکھکر
مطرب سنائے جا یونہین جب تلک ہے آنکھ / ساقی پلائے جا یونہین ہشیار دیکھکر
یوسف سے بڑھ کے اپنا بتاتی ہین مجھ سے طول / لیتے ہین دو ن کی وہ خریدار دیکھکر
باتین بتی ہے کہ جو موزون ہوئین نہین نطق / محجوب وہ ہوئے مرے اشعار دیکھکر

سر شرمائین تری آگے نجل ہو ہو کر / گل سپید آئین نظر شرم سے شبو ہو کر
موت آئی مری معشوق پہ پردہ ہو کر / تیغ یارب ہو روان حلق پہ ابرو ہو کر
گلکو در پردہ غم عشق دکھانے کے لیئے / شبنم آئی ہمہ تن باغ مین آنسو ہو کر
پڑ گئین پنڈلین شدت بیتابی سے / رہ گئی رات قبا جسم پہ الو ہو کر
آمد و رفت ہی یون شاخ جہان مین اپنے / آئی زلفت کی روش اوڑ گئے ہم بو ہو کر
مین جو روتا ہون سر بزم تو وہ کہتی ہین / شرم بھی بہ گئی کیا آنکھ سے آنسو ہو کر
حسن جاتا جو رہا ظلم وہ باقی نہ رہا / خال رخ رہ گئے بے ڈنک کے بچھو ہو کر
طوطی آسا ہو جو گویا تو صفائے عارض / منہ پہ آئینہ کرے عرض دو زانو ہو کر
دیکھ پائے تری رفتار جو ای فتنہ حشر / شور محشر کا پڑے پانو مین گھنگرو ہو کر
یاس امید تہ دیدار کے جانے سے ہوئی / اب نکلتی ہے نظر آنکھ سے آنسو ہو کر
اے فلک ہمکو کسی نے نہ اوٹھایا حیف / چشم عالم سے گرے مثل آنسو ہو کر
مانع دید ہماری ہی سیہ بختی ہے / سامنا رخ کا ہی روکی ہوئی گیسو ہو کر
اپنی روداد کا جب مرثیہ ہم پڑھتے ہین / درد دل ساتھ دیا کرتا ہے بازو ہو کر
چند قطرے مری قسمت کی جو ساقی تھی شراب / گر پڑی دیدہ ساغر سے وہ آنسو ہو کر

گل بچھڑے دو سر بازار تو یون تال دیا
در و بن بن گئے دل میں خیال دلدار
[illegible] اسمعیل علے
میرا [illegible] جنون [illegible] ای [illegible] جہان
[illegible] ترقی اگر ای جوش قلق
حسن جانان کا [illegible] گران
غنچہ دیکھی گا جو [illegible] نگین کر
ای جنون مژدہ تجھی اور مبارک مجھکو
کس قدر تیرہ شب ہجر ہے ای بخت سیاہ

حال دل کیونکہ [illegible] راہ [illegible] ہو کر
اور آنکھوں مین جو آجای تو آنسو ہو کر
پیرہن جامہ کا گل ہو گیا خوشبو ہو کر
نقش پا بہہ گئے ہین لوٹ کی آہو ہو کر
مار ڈالیگا مجھی میری قضا تو ہو کر
تول لین دیدۂ انصاف ترازو ہو کر
خون دل پینے کو رہ جائیگا چلو ہو کر
ہو گیا دشت سے بدتر مرا گھر ہو ہو کر
اوڑ گیا نور ستارہ نکلا ہی جگنو ہو کر

نطق ان نہال سے پہلو نکلو ذرا دیکھو تو
کیا بلا ئی دل و جان ہوگئی خوشبو ہو کر

۵۷

چاہت کا مرے وہم نہ کر اور کسی پر
اللہ رے ای بت ترے دید کی صفائی
حاصل تجھے کیا تذکرہ قتل عدو سے
در پے نہ ترے [illegible]
ربط [illegible] کیا [illegible]
جب [illegible] آنکھ لڑانا نہیں مجھکو
کہتے ہین [illegible] جو کبھی حال پریشان
[illegible] کیا کوئی محفل مین کسی [illegible]

مرجاؤں نہیں مرتا ہوں اگر اور کسی پر
آنکھیں [illegible] جانب ہین نظر اور کسی پر
باندھی ہو جو باندھی ہو کمر اور کسی پر
تہمت تو مری قتل کی دھر اور کسی پر
آجای مرا دل جو ادھر اور کسی پر
وا ہین تو رہین روزن در اور کسی پر
عاشق تو مقرر ہے نظر اور کسی پر
آنکھ اور کسی پر ہے نظر اور کسی پر

۵۸

تو مجھکو ڈبو یا مری ناموس کو لیکن
چھینٹ آئی نہ اے دیدۂ تر اور کسی پر

کہتے ہیں وہ مجھ سے مجھے بدنام نہ کر تو
ایسا ہی جو مرنا ہے تو مر اور کسی پر

تیری ہی نظارے کو یہ آنکھیں ہیں مری بن
ڈالی ہو اگر اپنی نظر اور کسی پر

معشوق ہیں پر رشک سے خالی نہیں وہ بھی
مر جائیں ہم ان جان گئی اگر اور کسی پر

جاتی ہو مرے دل کو تم غم کے حوالے
کیوں چھوڑ چلے اپنا یہ گھر اور کسی پر

کیا جی کو وہ بھایا ہے کہ جب ہی تو نہ بھولے
بالفرض دل آ جائے اگر اور کسی پر

ہوں خود ہی سیہ بخت پریشان عبث ہے
اے زلف صنم جا کے بکھر اور کسی پر

مجھ بے خبر پر کہیں پروانہ پڑے خواب
جا پھول شگفتہ وقت سحر اور کسی پر

ستار شکت تا زیست مر جان بکھیرا
ہم مر چکے اب مار کے مر اور کسی پر

تم شوق کا سر قدم میں زانو سے اٹھاؤ
دیکھو کہیں ٹپکے نہ سر اور کسی پر

لکھ رہا ہوں ثنائے عارض یار
میرا خامہ ہے موج باد بہار

مر کے بھی ہے ہوائے جلوۂ یار
ذرہ ذرہ ہے میرا آئینہ دار

خون سے ہیں ہتھیلیاں گلنار
اضطراب بنا ہے قفس کو بہار

کیا ہوئی تیری غیرت اے بیمار
جاں بلب ہو رہا ہوں میں ناچار

دست قاتل کو ناز نے روکا
دیکھ کر مجھکو جان سے بیزار

حیرت جلوہ کو شکست آرا ہے
آئنہ بند ہیں در و دیوار

دیکھ اے شوق دل ہے ضعف ہے
گرم جوشی ہے حسرۂ نا آہ بچار

غم کے ماتموں دل مکدر ہے
ہر نفس اب ایک موج غبار

بوسہ کسکا نہیں نہیں ہے مجھ | واہ ری تیری خوبی تکرار
کہوندی شرم جور سے ظالم | یہ جو ہے ایک لذت آزار
غیر بھی میرے حال کو پہونچا | صدقے ای شان بے نیازی یار
آنکھہ نقش قدم نہ کہول سکا | برق تھی تیری شوخی رفتار
ہای فرقت مین سخت جانی ہے | ہمکو مرنا بھی ہوگیا دشوار
جلوہ گر ہو کہ جل کے رہ جای | باندہتی ہی جو یہ نگہ طومار
ایسے گالونکو مین کہون کیسا | جنکی حسن صفا ہی آئنہ دار
اوسکا گلچین جو آئے حسرت ہون | وہ جو ہی رنگ بوسہ باغ و بہار

لکہ چلا ایک قطعہ بند غزل
اپنا خامہ کہ ہے بدیع نگار

تان تجھے دیکھو یا اولی الابصار | چشم بد دور ہون تصور زار
شور سودای زلف تا بسر | دیدہ تا دل تجلی رخ یار
وہی لذت ہے ہجر مین گویا | نہین گذری شب وصال نگار
وہی بیٹھا ہی میرے پہلو مین | صورت نقش مدعا دلدار
وہی کہتا ہون اوسکے جلوہ ہے | ہی تجلی طور گو تکرار
وہی پہرتا ہے میرے گہر بہر مین | جیسے صحن چمن مین باد بہار
جلوہ باقی ہے ہنوز اودہر ہے | اس طرف ہے بارش انظار
دہ اوسی طرح محو آرایش | چشم حیران ہنوز آئنہ دار
ہے وہی شانہ و خم گیسو | کشمکش مین ہنوز دل زار

[illegible]

کوندھتی ہے نظر میں تجلی سے
وہی شوخی موج رنگ عذار

ہے لگاوٹ وہی گریز کے ساتھ
کچھ تو انکار اور کچھ اقرار

ناتوانی سے کم نگاہی کا
ہے وہی عذر نرگس بیمار

ہے ستم میں ادا کا حیلہ وہی
بی نیازی میں ناز کا اظہار

کر رہا ہے وہی بہانۂ خواب
میرے مطلب کو جانکر عیار

کہہ رہا ہے وہی نزاکت سے
میرے آغوش کو عذاب فشار

وہی پڑھتا ہے گرم جوشی میں
وقنا ربنا عذاب النار

وہی اصرار وصل ادھر سے ہے
ہے ادھر سے وہی ہنوز انکار

وہی فن و فریب سے وہ شوخ
چڑھ گیا میرے دم پر آخر کار

بوسہ و دل کی ہے یہ داد و ستد
گرم ہے ذوق شوق کا بازار

وہی بوسے دوبارہ لینے کو
عمداً کر رہا ہوں سہو شمار

لب سے لب بدن بدن سے ملا
وہی اٹھتا ہی لطف بوس و کنار

کیا تخیل ہیں آنکھ کھول کی دیکھ
نطق اب تو کہاں کہاں دلدار

آستینیں جو چڑھیں تنگی گہبانوں پر
تو گریبان تھی دیوانوں کی دامانوں پر

وہ تڑاقہ تری آواز میں تھا تانوں پر
بجلیاں ٹوٹ پڑیں آت بہت جانوں پر

ہاں ذرا سوچ کی دعوای عنایت کرنا
تنگ آ جاؤ گے ارمان ہیں ایمانوں پر

شکوہ وہ ذکر میری طنز سے فرماتے ہیں
حسن ظاہر ہے اسی سے کہ ہیں پریشانوں پر

دیکھ کیا کیا تری جلوی سے ہیں عاشق بیتاب
ذرہ ساں ٹوٹ پڑے ہیں شبستانوں پر

۶۱

[illegible]

صیاد

یہ گردش [illegible] اک بت سی مگر ہماری ہیں
قسمت اغیار ہے دیکھ کہ گئے [illegible]
بزم عشرت ہے نزدیک
وہ بجھے سلیح قصاب ہے کیونکر نسبت
سہرے یا تک ہیں ای خاک ہیں ان تو ہیں
واہ کیا حسن صفا کا سر [illegible]
آج اوس آنکھ کے گردش سی ہے قلقل
بہار کہا دکھو جیسے ہیں جب آتا ہوں
آنکھیں کہتی ہیں [illegible]
گوش زد ہو گا جہان شور [illegible] نالون کا
سیب جنت کا ہو [illegible] دم مبارک [illegible]

[illegible] کہتی ہیں وہ ہر بات میں ابکا لون پر
[illegible] کے ہولیے گیران جبانون پر
[illegible] رونق ہے گھڑی [illegible] پروانون پر
اوس گلی میں تو چھری [illegible]
ای پری خوب کہی چہا گئی دیوانون پر
[illegible] نظارہ پھسلتا ہی تری [illegible] انون پر
قلقل مینا کے بین پیمانون پر
بس ہے تو چھوڑ دون کیتی ترے دربانون پر
رحم آتا ہے تجھی آپ کے حیرانون پر
تاتہ گرییں کی سرافیل ہی بین کانون پر
دانت اپنا ہی حسینوں کے زنخدانون پر

کوچۂ یار میں خیال کرا نہی ملا خاک میں چل
[illegible] ہی ڈال اب اپنی منطق بیابانون پر

یہ جوش گل ہے یا کہ [illegible] عذار پر
[illegible] حسین لوٹ دل [illegible] ار پر
آیا مجھے شراب پلانے کے واسطے
شبنم پہنچ گئی ہے رخ آفتاب تک
لے جاکے اوس گلی میں ٹھکانے لگا دیا
جلدی تو مرے جلوۂ دیدار اغیار [illegible]

جوبن ہی یار پر کہ چمن ہے بہار پر
[illegible] کا ہے دانت تمہارے [illegible] پر
رحمت خدائے پاک کے ابر بہار پر
قطرے نہیں ہیں [illegible] خسار یار پر
احسان ہے صبا کا ہمارے غبار پر
[illegible] ہے یاس کا دل امیدوار پر

وہ میرے بعد ہوئے کیا مکدر تو جو ہے — قسمت وہ پھر نہ گی میری ہی مشت غبار پر

مہندی کی طرح نہ رکھے گا کوئی اوسے قبر پر — روئیگی بیکسی میری لوح مزار پر

جانے کی طرف جو کچہ آئے میں ہر کسی — کیونکر لگا سکے برق سے ابر بہار پر

گردش جو او سکی نگہ سے یاد آئی گیا — ہے کی طرح گردش لیل و نہار پر

ای مصحفی محبت نالہ جون اوڑ لگ ہم میں
آواز ہی لگا یار سمین حسنہ مزار پر

منجن سے آفتاب سے دندان یار پر — پانی پھر گیا آب در شاہوار پر

صدقے کیجو نہیں سحر کو قند نبات پر — وار دن نگاہ کو چہرہ رنگین یار پر

بولا وہ ترک دیکھ کے مجہ ناتوان کو — تلوار کیا لگائی مردہ شکار پر

آنکھوں میں ہیں چہلی ہی یہ ہی — عالم ہے تجہ نور کا رخسار یار پر

باقی ہے اتنا غم کا اثر بعد مرگ بہی — سبزہ اوگا تو رو دیگا ہر مزار پر

کہیے تو مزہ ملا تہا تجہ کو کہ وقت ذبح — رکہ اگر گلے کو جو خنجر کی دہار پر

مشغول ہیں یوں ترے لب میں آنکہ — ہنستا ہوں میں شوق کی دارو مدار پر

کیا التفات ہی خلش میں کہ پاؤں آ لگے — رقصان مثال قطرہ شبنم ہیں خار پر

مصحفی چہرے پہ لکھی نہ ہی درشن تجہ
شاید ہو نظر شیشہ کی مزار پر

جوش وحشت کا ہوا پہر اہر — جمیں یا ہی کی سحری پر

زلف سے جوں ساقی جو — صبح شب کی سفیدی پہری جا

وقت پہ موت تو کیا آئی شب — لاکہ جاتا نہیں ہے مر بعد ترکے اثر پر

چاندنی رنگ کہاتی ہی سیہ فرزمین
جذبہ شوق نے جب اپنی کشش دکھلائی
درد شانہ نہ نزاکت سے کہیں عارض حسن ہو
دیکھکر گیسوی پرپیچ پر اوسکا قبضہ
خاک اوڑاتا ہو اوکو چونمین پڑا پھرتا ہے
بگڑی میں پر بہی مد نظر خوبان ہے
دی صدا رندونکو ابر عدن کر اگر دیکہین
ہے خجل گردن مینا سی پری کی گردن

روز پہرتی ہی سیاہی سی کی مخمرخانے پر
تخت پر یونکی اوتار ہی مرے ویرانے پر
طرہ زلف نہ لٹکا یا کرو شانے پر
دانت پیسا کیے عشاق تری شانے پر
اے پری بہت چڑہا ہی تیرے دیوانے پر
اسکہ پر یونکی ہے پڑی تیرے دیوانے پر
کیا گھٹا چہائی ہے کیا روپ ہے میخانے پر
حور کی آنکہ تصدق مرے پیمانے پر

دوسرا مجھسا گرفتار بلا کون ہے نطق
نام میرا ہے لکہا دام کے ہر دانے پر

مجمد وست ہین بیدادی یاری ہین اور
بیفائدہ مجھکو تہ اطبا کو دکہاؤ
کچھ کیا تشنئی شربت دیدار نہو چھو
زہر جاری ہو سون اب بھی نہو بس بہر
ہر چند کریں صلح کی باتون مین بڑا لطف
ای شانہ سہی تو تری مانند ہزارون
اب کیسی ہی لب اپنی کسی اور سے کہنا
اس بہیس مین در پر کوئی عاشق ہے تمہارا
نالی بہی ہین آہین بہی ہین فریاد و فغان ہے

ہم چہیڑتے ہین اس سے کریا ہون وہ خفا اور
ہے درد محبت کا طبیب اور دوا اور
وہ ترش جو ہوتی ہین تو ملتا ہی مزا اور
خاطر جو میری کی ہی تو ایجاد ادا اور
لیکن ہے شکر رنجی جانان مین ادا اور
ممکن جو نہین ہے تو نہین ایک خدا اور
کچہ خم مین جو باقی ہو تو ساقی ابہی لا اور
انجان فقیرونکی تو ہوتی ہی صدا اور
پر چپ ہین کہ ہی شیوہ تسلیم و رضا اور

وہ رات بھی ہو ہم کہیں اٹھ ان وہ پوچھیں
ای شطق ابھی باقی کوئی ارمان بھی کیا اور

دی بوسہ لب کا دیکھ لیا پیار سے بگاڑ — تو ہے صبح وقت نہ بیمار سے بگاڑ
ای شمع نانون تب تیری حسن تحمل میں — ہوا آئینے سے اور رخ یار سے بگاڑ
قالو میں ایدل اچھی طرح کر لے یار کو — ناداں بگڑنا بھی ہے نہ اغیار سے بگاڑ
دیوانگی ہے دست و گریباں میں بھی ملاپ — شوریدگی ہے عمر دستار سے بگاڑ
دونوں میں باسبحہ و زنار بن کے رہ — کافر ہے تو بگاڑ نہ دیندار سے بگاڑ
ایدل تب فراق کے صدمے جو دیکھیں — میرا ہے گنیا بگاڑ ابھی یار سے بگاڑ
قمری و سرو میں گل و بلبل میں انکھیں ن — ہوتا ہی آپکے قد و رخسار سے بگاڑ
اونکو خود اپنے ناز و ادا سے کہاں فراغ — مجھ سے نبا و نبے نہ غیر اغیار سے بگاڑ

غیر ونکو شطق خندہ بجا کا دے جواب
دو چار منہ پہ ہوئے تلوار سے بگاڑ

شہر ہوئی نہ کیوں وہ بانکی ناز — غمزہ کرتا ہی ہمیں عنائی ناز
میرے برق خیال کی شوخی — اونکی جلوی کی ہی نشانی ناز
میری طاقت گھٹا کی ظلم ہے — ہے اندیشہ نہانی ناز
حیلۂ شرم سے جھکا کی وہ سر — دیکھئے مجھ سے سرگرانی ناز
ای خدا دی مجھے وہ حسن نیاز — ارنی ہو یہ لن ترانی ناز
تیغ اوٹھتی نہیں ہے قاتل سے — قتل کرتی ہے ناتوانی ناز
ہی تمہارا نیاز مند جہاں — ہو مبارک یہ کامرانی ناز

جہان سے لو عنایت بیداد | خوش کرے دل تو مہربانی ناز

سب کر چکے تھی حسن تاب کی علق
ناز کیا ہون کیا وہ بانی ناز

کس ادا مین ہے دلستانی ناز | ناز ثانی مگر ہو تا نے ناز
چشم و ابرو کا جوڑ توڑ ہی خوب | غمزہ انگیز یہ وہ بانے ناز
جان لے تیری بارہ دنی سے | عاشقون پر ہے تیغرانی ناز
ستم و جور کے پیام و سلام | آنے جانے لگے زبانی ناز
کہہ رہا ہے کہ دم چورایا ہے | یہ مرے پر ہے بدگمانی ناز
کج ادائی کے یہ ستم الواے | داد ریتا وہ مہربانے ناز
او بطاقتی سے زور کرین | نہ سنین طعنہ گرانی ناز
ہوگئی اب شب شباب سحر | چھوڑ دین آپ قصہ خوانی ناز

نطق مجھکو نیاز مند کہا
ای مین قربان قدردانی ناز

کیون نہو زور حکمرانی ناز | ہے جوانی مین اب جوانی ناز
گلشن دیدہ و بہار نگاہ | جلوہ حسن و گل فشانی ناز
مار رکہنی کے اپنے تدبیرین | سن چکا ہون مین سب بانی ناز
دیدہ تا دل ہر ایک جولانگاہ | واہ وا رہی سبک عنانی ناز
کیسے کیسے جوان دسے ٹھگے | ناز کی پر یہ پہلوانے ناز
حسن رفتہ کی ہین بہارین یہ | چرخ نا ہون گل خزانی ناز

ولہ ایضاً

۶۷

ناتوانونکو یار نے پوچھا — اے خوشا از رندہ گرانی ناز
الحمد اللہ کلام کر جنشم — ہوش اوڑی سن کے لن ترانی ناز

وہ پری رو جو اوڑ چلا اے نطق
ہے یہ انداز پر فشانی ناز

مری سی حسن پرست آنکھ ہے کسی کی یار — کئی ہے شکل میں شیشے کی ار ہتی کی یار
حیا ہی یار کی شوخی حسن پر ہی ہے — کیون نہ سچ ہے کہ شیطان ہے ولی کے یار
قضا لحد سے اجازت جو دی نکلنے کے — تو تعزیت کی لئے جاؤن بیکسی کی یاس
نہیں ہے عارض پر نور کے قریب وہ زلف — سیاہ دیو کا یہ سایہ ہے پری کی یاس
بہشت نقد دامید بہشت بندونکو — رہا عذاب جہنم سو شیخ جی کے یاس
اوس الحسن میں جہپی بیٹھی ہی جو شامت آئے — یہ جی میں آئی کہ چل بیٹھئے اوسکی یاس
نہیں قریب ہین سرخ سرخ رخسارے — نہاں قند ہین وو پہول ہین کلی کی یاس
ہین پہلے بیٹھے جہکا اب جو آئے بیٹھے الگ — یہ کیا جو آئی سو بیٹھے وہ آپ ہی کی یاس
زوال حسن ہین گیا اونکو تم دکھاتی ہو — پڑے ہوئے ہین جو وہ جاذل کبھی کی یاس

وہ نطق خستہ نہو دیکھنا اوٹھا قلق کیش
مرا اثر ہے کوئی شب اس گلے کی یاس

جو وہ آنکے ہون چارہ فرمائی غش — نہ ہوش آنی پائے کہ پھر آئے غش
جو وہ زلف کرتی مداوائے غش — تو ہو ادا غونکو سودائے غش
عدو کا کرو تم مداوائے غش — مجھے رشک سے کیون نہ آجائے غش
یہان اوسکے جلوے نے اوٹھی صفیت — کرے کون کسکا تماشائے غش

شب غم کو نہ تھی شکل آرام
صبا جب نیند سے گل کی بولا کے لائے
سمجھ بوجھ کر گھر مین اونکو نقاب
مرقع ہے دیبا کا یا اجسین
ترپتے تڑپتے آتش سی ہو گیا
مراسر ہوا وہ نکات انو ہو بہر
تری لٹ سے الجھ
ہر چند رگ عاشق کو غش مین گئے
بہر شکل محروم نہین نصیب
شب غم مین شباہت سے نقد بر کے
جواہی نطق نیند آئی ہو جائی غش

نہین نیند آتی تو آجائے غش
ہزاروں ہی غش پر ہمین آئی غش
نہ دیوار و در کو ہمین آئے غش
پڑے ہین ترے ہجر مین کھائے غش
ذرا دم مین سے لون جو آجائی غش
مین اس غش کے قربان پھر آئی غش
تو ہشیار کرنے تمنا سے غش
بھلا اوسکو کیا میری پروا ہے غش
اوٹھے پردہ تو پردہ بن جائی غش

کھری کھری کا جو تکو نہین تقاضا خوش
جو گل عارض نگین کا ہو نظارا خوش
خزاں نمک سے ہم اور غیر دونون ہین
برنگ شیشہ و ساغر مثال برق و سحاب
مین درد مند نہ ساغر نہ شیشۂ صہبا
کسی طرح نہین بہاتی ہے عمر کی شرکت
گنا سے برق تو گلشن سے گل نکلتی ہین
یہ سر ہوا سمند ادا کے آمد ہے

تو بوسہ گل کا جو باقی ہے دو ہو نا خوش
چمن کی سیر بیشک ہے تماشا خوش
جو یار ایک سے خوش ہے تو دوسرا ناخوش
کسیکو آتا ہے رونا کسیکو ہنسنا خوش
نہ زخم سان مرا رونا ہے خوش ہنسنا خوش
بہار وصل صنم کی ہے سیر تنہا خوش
کسی حسین کو آتا نہین ہے پردا خوش
جو میری خاک سے نقصان اوٹھا بگولا خوش

نہ کہکشان ہی شب وصل ہے لب خندان
ہنسی سے دانت نکالی ہے ہر ستارا خوش

خدا کی دین میں مہمان کو سمجھتا ہون
پیو چھو آمد عجم سی ہوا ہون کتنا خوش

برا نہیں کوئی نیرنگ اوسکی قدرت کا
ہر ایک رنگ تماشا ہے ہر تماشا خوش

فراق میں لبین ای نقش جی نہیں لگتا
نہ باغ خوش نہ بیابان خوش نہ دریا خوش

ای دل تجھی پیدا و مبارک تو ہوا خاص
یعنی ہے کرم عام وہان اور جفا خاص

بس ایک میں ہے رشک کا مارا نہ گیا خاص
ہوائی وہان عید کے دن عام نہ تھی خاص

ای بت تجھی خالق نے حسینوں میں کیا خاص
تیرے لیئے ایجاد کیئے ناز و ادا خاص

جو چاہیں بلائیں مجھے تا فہم اطبا
لیکن ہے مری تربت و بیمار دوا خاص

بلبل کو اڑاتی ہے تو بیجا نہیں کرتی
اترائی نہ کیون گل کہ تو ہمدم ہے صبا خاص

نادان عدو سے کرم عام سے خوش ہو
مین خاص ہون اسواسطے مجھپر ہے جفا خاص

نازل ہیں تمہیں و نکلی لیئے اور بلائین
میرے لیئے اور تری ہم گیسو کی بلا خاص

ائی بختے نرمی کا وہ جو ہیں تمہیں تجھ مین
بے ساختہ لطافت کو ہے تمہیں صفا خاص

ائی ہی نہتی وہ کر نکالا مجھے گھر سے
تجھ سے شکایت نہیں تجھ سے ہے گلا خاص

گالی مجھے دیکر وہ دیا کرتے ہین بوسہ
یہ میرے لیئے بد مزگی کا ہے مزا خاص

غمزے میں یہ شوخی یہ شوخی مین کرشمہ
رکھتی ہے لگاوٹ تری آنکھون کی حیا خاص

صد شکر کہ ہیں ہم اور حسینون نے بھی پائی
پیدا ہوئے تیرے ہی لیئے ناز و ادا خاص

یان جلوہ ادھر بھی کوئی او برق تجلی
موسی سی نہین ہین تری مشتاق لقا خاص

جو لبسون پہ ہو ستم وہ نہو مجھپہ
مین خاص ہون میرے لیئے لازم ہے جفا خاص

انداز سخن نطق نے پایا ہے نرالا
ہے اوسکی لڑی نشاید معنی کی ادا کا

حسن جاتا ہے بجھا جاتا ہے چراغ عارض
اب یہ اندھیر ہے کہ پل ہو گئے داغ عارض

حسن فتنہ کی ہین نقش کف پا ہر انگ
جب ہمتل ہو تو ازلی ثابت داغ عارض

وصل کی یاس ہی سو نہی فرصت ہو گئے
اب اسکی وہ ایام فراغ عارض

مین تو کستا ہون خیر و نکو دئی ہین ابو
کیا ہے ہین تر و منہ پر تری داغ عارض

ہی مہ چار دہم سب کی سن مین
ہی بجا اب جو نلک پر ہو داغ عارض

وصف رخ مین ہو غزلخوان تو کہتی ہین
کیا چھلتا ہی ابلبل باغ عارض

شرم سے رات و شب مین چھپایا لیا
نکلا مشکل سے مین ہمکو سراغ عارض

اللہ اللہ ہے کیا سبزہ خط کا عالم
واہ وا خوب ہی سر سبز ہے باغ عارض

وہی تنک ہی چمک واہ رے تیرا رخ
صبح پیری آب ہوا گل نہ چراغ عارض

اس سینہ و کی چمکتی ہوئی قسمت دیکھو
ہندو خال بنا چشم و چراغ عارض

عاشقانہ ترا ہو جو نہین نطق کلام
تو کسی کا ہی مگر بلبل باغ عارض

یارب وہ دن ہی ہو کوئی لائی اوسکے خط
تمہر لی ہی کمر سے مجھے دے کر سے خط

رونا اب سکا گیا جو لا مٹ گئی حروف
تب شوق مین لگا یا تھا کیون چشم تر سے خط

صیدی سست ہین کوئی کبوتر پکڑ لے
ڈرتا ہون حسن بجا ہے کہین جا تو ر سے خط

تھا کاٹ ذو الفقار کا اعجاز حسن تک
ابتو پڑی جناب کی تیغ نظر سے خط

بیٹھا ہی اوسنے باندہ کی نامہ پتنگ سی
اوترا مجھے صحیفہ صفت عرش پر سے خط

[illegible]

رنگینیاں دکھائیں عنوان شوق کی [illegible]
دل میں اپنے دل [illegible] کیا [illegible]
ٹکڑا سا چاند کا ہے یہ کیا [illegible]
آمد ہے اسکی آمد مضمون [illegible]
وہ خط [illegible]

مہر زد [illegible] مکر ہے خط
لاکھ حسرت لکھیں اسمیں خون جگر سے خط
شوق [illegible] آتے ہیں [illegible] خط
قاصد تو لا یا لیا رشک غیر سے خط
لاتا ہے نامہ [illegible] سرخ گہر سے
نکلے نہ [illegible] زبان شعر سے

عنوان تحریر نامہ مضمون مہر کا
[illegible] آج آیا ادھر سے خط

ان آنکھوں [illegible] کا لحاظ
کر دیا مست اوسے تاثیر ہوائی [illegible]
اتنی کاوش سے بنا [illegible] کیوں
مر گئے جب [illegible] حسرت میں [illegible] صبا
یوں [illegible] تو روٹھ کے ذرا محفل سے
تجھکو پیدا [illegible] افلاک [illegible] استاد
اچھی تعلیم تجھے ناز و ادا نے دی ہے
پردہ کعبہ کا اوٹھا زاہدوں کو عجب ہو گئے
یار سرمست شباب اور میں مست ہوس
ضبط کر ضبط کا موقع ہے تڑپنا کیسا
شوق کیا [illegible]

بیحیا شرم [illegible] کا لحاظ
باغ میں [illegible] کا لحاظ
گیسوئے یار کا [illegible] دل صد چاک لحاظ
دامن یار کا [illegible] خاک لحاظ
دوست دشمن کا [illegible] نمناک لحاظ
تیرا [illegible] سفاک لحاظ
آنکھ میں شرم نہ دل میں [illegible] بیباک لحاظ
کیوں [illegible] پاک [illegible] پاک لحاظ
جبکہ [illegible] خاک لحاظ
دامن [illegible] لحاظ
دیکھو [illegible] بیباک لحاظ

[illegible]

آپ انصاف کریں نطق کا کیا اسمیں گناہ
پاس خلوت میں بٹھاؤ تو کرے خاک لحاظ

رخ ترا شمع اور گردن شمع
تیرا گیسو ہے ایک اندھیری رات
تیرے شانے ہیں دونوں چھانکو کی
تیرا ایک ناخن ایک چراغ
تیرا جلوہ ہے دل کا چشم و چراغ
تیرا ہر نقش پا ہی ایک چراغ

بازو و ساق دونوں روشن شمع
تیرا چہرہ ہے ایک روشن شمع
تیری بازو ہیں دونوں روشن شمع
تیری ہر انگلی ایک روشن شمع
تیرا رخ آنکھ کو ہی روشن شمع
تیری ہر فندق ایک روشن شمع

نور کی لکھ اب ایک اور غزل
فکر تیری ہی نطق روشن شمع

تو سراپا ہی ہی روشن ہے
خط سے جاتا رہا فروغ جمال
لاگ پروانوں سے لگاؤ کی ہے
دل کی صورت جلی تو بجھ نسکے
تم سا حبیب دلفریب بزم میں ہے
روشنی ہے یہ کسکی آنے سے
آگے کانٹے کی جل رہا ہے چراغ

ایک شب میری بزم کی بن شمع
بجھ گئی آکے زیر دامن شمع
دوستی سے بنی ہے دشمن شمع
بلکہ ہو نیکی صبا کا دامن شمع
کیوں پتنگوں سے ہو نہ بدظن شمع
گل بنے ہیں میان گلشن شمع
زلف کی پاس رخ ہے روشن شمع

صبح کو داغ تھی پتنگ سے نطق
رات سارا لٹا کی جوبن شمع

وہ بام پر آئے ہین لگا دی تو مرغ
لی اوڑ مجھے ای شوق سکھا دی شہ مرغ

ہی سحر کی شب خود مجھے سودا مرغ
وہ رات گئی جس مین تھا نوبت زن مرغ

ہی نغمہ زن تا رفغان شوق نہان مین
ہنگام سحر زمزمہ پر وہ در مرغ

کمبخت نی کیون شور مچایا ابھی سے
کیا شام شب وصل ہی میری سحر مرغ

یون خیال رخ یار کو دل تاکتا ہے
ہو ہوک مین جیسے سوی انتظر مرغ

شب وصل بھر رات رہے سے
تا دیا شت ہو فرقت تو بال مرغ

دل ہی مری یون
ہو دام مین جیسے تپش بے اثر مرغ

ای صبا صبح سے پہلی تو پھری
گردن سی تپا کر شب فرقت مین اسیر مرغ

ہی شب وصل کو بہو لطف زیادہ
ساقی جو لگا لائی کباب جگر مرغ

کیا مر گیا شب فرقت سے بھل کر
اب تک نہ صدا آئی کہ خبر مرغ

کی اس بات پہ ہی گرمی
یون تیر لگا تاک کے اوڑ جائے سر مرغ

وہ گرم وادی وحشت کی ہوا ہی
جل جائین پر و بال اگر ہو گذر مرغ

اب وصل کی ٹھہری ہی یہان اب دل ہی خطر
کچھ خوف موذن ہے نہ ہمکو خطر مرغ

کہون کیا
اور شکستہ تکیہ
بال بکھری ہین تو وہ اور بھی زنجیر ہی

قبلہ
تب کہون داغ وہ زلف
مجھ سیہ بخت کا گویا کہ سراپا ہے وہ زلف
توسن ناز کوڑا ہی وہ زلف

شاخ سنبل کی لٹک آہی ہی گویا گل پر
اپنی ہر بال سی ہی سلسلہ جنبان جنون
بار بار آکی بلائین جو لیا کرتی ہے
حشر مین خوش ہون سیہ نامۂ عصیان لیکر
پیشتر اسکی ہین قیس فقط شیفتہ لیلی تہا
دل مرا کوچۂ گیسو سے کہان بہاگ سکی
لاکہہ نقشہ ہمین ہی یار کا نقشہ بردار
جسکا افسون نہین کوئی وہ بجہو ہی تل
عقدہ در عقدہ ہی ہر عقدہ ہے بالا ئیحل

پاس اوس عارض گلرنگ کے زیبا ہی وہ زلف
اپنی ہر پیچ سی سر مایۂ سودا ہی وہ زلف
ہو بہو عارض محبوب کی شیدا ہی وہ زلف
جانتا ہون کہ تری ہاتہہ میں یا ہی وہ زلف
جسکی مجنون ہین ہزارون وہ لیلی ہی وہ زلف
حلقی طوق گلو ہین سمن یا ہی وہ زلف
لاکہہ لفو ہین مگر یار کے طرا ہی وہ زلف
جسکا منتر نہین دنیا مین وہ کالا ہی وہ زلف
نسخۂ حسن مین پیچیدہ معما ہی وہ زلف

لشکر ناز و ادا کا ہے علم قامت یار
اوس علم کی لئی ای نطق پہریرا ہی وہ زلف

لاکہون پڑی ہین کشتۂ تیغ جفای عشق
تیغ نگاہ و خنجر مژگان سے دیکہیئے
ملتی نہین ہین عاشق مفلس سے سیم تن
بالی ہی شور عالم بالا مین پڑ گیا
کتنے مریض مر گئے کہتے ہین جان بلب
کیون لے چلا ہی جانب گرداب ناف یار
تہمت ہی بات بات مین اب وہ زمانہ ہی
ہمت سے جہیلتی ہین بہت سہل سختیان

ظالم تری گلی ہی کہ یہ ہی کربلای عشق
کس کہٹ اوتارتا ہی ہمین نا خدای عشق
ہتہی جو کچہہ چڑہی تو ہے کیمیای عشق
افراشتہ ہوا علم چرخ سای عشق
چل ای مسیح دیکہہ تو دار الشفای عشق
کشتی دل ڈبوئی لگا کیا نا خدای عشق
عاشق مثال نعل ہی اپنا جہسای عشق
تن پر ہماری پہول ہین سنگ جفای عشق

یہ سمجھو ہیں کرینگے وفا تو بہ کیجیے — میری بقا تلک آپ سمجھیے بقای عشق
نالاں نہیں ہیں دل سے گلگونگی شوق ہیں — جھکارتا ہی بلبل خونین نوای عشق
جز و ضعیف کا وادٹھا ہی ہوئی ہے کوہ — بیداد حسن جھیل رہی ہی وفای عشق

کیا جانیں شوق غم کوئی کھاتا ہی کسطرح
ہم تو ہیں تازہ وارد مہمانسرای عشق

خنجر غم سے ہے برابر چاک — دل جو انہور تو سینہ باہر چاک
تب گریبان ہم بھی پھاڑینگے — ہوگا جب دامن گل تر چاک
پاس ناموس سے ثابت جیب — مثل غنچہ ہے دل سراسر چاک
دلمیں ہر آبلے کی پاس نہچے واہ — اور ہر داغ کے برابر چاک
بے اثر ہے جو نالۂ بلبل — کیوں ہی پھر دامن گل تر چاک
دے خدا دسکو طول عمر خضر — اور دل کا دراز ہو پر چاک
ایکدن تیرا پردہ در ہوگا — پردہ در کا ہو دیکھ کر چاک
غنچہ وا اوس شغل کو پڑتا ہے — نے پڑے خط عاشقان کر چاک
جان کو جبا نہ فن اٹھا — خنجر غم کا تہا جو دل پہ چاک
میرا سینہ سنا ترے جلمیں — لبکہ ہیں چاک کے برابر چاک
ای جنون کیا قبا کو پھاڑا ہی — ہر کلی میں ہیں سانٹھ نشتر چاک
مجھکو دیوانہ یہی جان گئے — ملتس ہی ہیں قبا کی مجھپر چاک
دیکھکر ربط شانہ و گیسو — رشک سے دل ہوا سراسر چاک
نامہ بر تجہ سے سنکے صاف جواب — مثل خط دل ہوا برابر چاک

تیری اشعار خوش نہ آئی ہمیں
نطق دیوان یک قلم کر چاک

آگئے تھے جو وہ قسمت سے تماشا ہونے تک
آزما آنکھ میں ہم آنکھ کے وا ہونے تک

رونق شمع ہوا سے ہیں کہ فروغ مہتاب
بس ہے اے یار تری جلوہ نما ہونے تک

ناز و انداز ہی کرو نیگے مرا کام تمام
میں ستمگر نہیں ہے کا جفا ہونے تک

خون جب تک کہ ہو دل کشتہ نشین ان کے
دیکھیں کیا رنگ ہوا عشق حنا ہونے تک

نکہت یار صبا لائی تو ہے گلشن میں
بوی گل آپ نہ جا سی ہوا ہونے تک

وعدہ وصل کا مان جھوٹ نہیں سچ ہی ہو
پر وفا عمر کرے اوس کی وفا ہونے تک

تم تو کوئی دقیقہ ستم میں چھوڑ رہو
ہم چھپاتے ہیں [illegible] خفا ہونے تک

عمر فرقت جو ہی آتش [illegible]
دیکھوں کو یار جھوٹا [illegible] ہونے تک

مجھکو بی جائیں گے [illegible]
کیا ندامت نہ سمجھ لیگی سزا ہونے تک

نور پیدا کہ خدا نے [illegible]
[illegible] اثر آہ [illegible]

چھوڑ دی قید تعلق کہ شگفتہ دل ہو
غنچہ گل [illegible] تو تمنا [illegible] ہونے تک

رات گلشن میں تھا رخ یار فروغ ہی سے
جلوے ہر رنگ کے تھے ہوش جدا ہونے تک

ستم و جور و جفا نطق سہی جاؤ تم
آزماؤ نہیں سرگرم وفا ہونے تک

دیکھکر ایک خشک گل کا رنگ
ہمنے ہر رنگ اپنا دیکھا رنگ

پھر نہ سنبھلا یہ دل تو لا یار رنگ
باغ جا کر دکھائے صد تا رنگ

دیکھیو عارض ذرا گلون کا رنگ
جلوے ہر رنگ کے ہیں [illegible] رنگ

طرۂ زلفین تری ہین تہ شمشاد — بوی گل تن تین چمن گل کا رنگ
غازہ رخ پر تو یان ہو ہو نہ پر — سب جماتی ہین اپنا اپنا رنگ
کیا عجب ہے جو ہین جوا و رجاتی — ای صبا ہی الگو نکا کچہا رنگ
گل حسین نے تیری آن الگ — ہے نقش جدا نرالا رنگ
کیا کہلا کالی کالی زلفونمین — چاند سے منہ کا گورا گورا رنگ
اونسے جلسے کی کچہ تو ہو تقریب — ہے چو سر ہے کا جمایا رنگ
غیر ممکن نظارہ شوخی سے — تیرے رخسار کا ہی پر دا رنگ
نبکے دیوانے موسم گل مین — اونسے لائی ہین ہم ہی کیا کیا رنگ
واہ ری تازگی و شادابی — ٹپکا پڑتا ہے رخ سے گویا رنگ

قطعہ

سیر جلوی ہین اوسکی قدرت کے — واہ کیا گل کہلی ہین رنگا رنگ
ایک سے ایک کی نرالے بو — ایک سے ایک کا تماشا رنگ
گل کو بہی دیکہہ بہال لیتا ہون — کچہ کچہ اونسے ہے ملتا جلتا رنگ

لکہکے لایا یہ اچہی رنگین شعر
نطق نے پہولونکا نچوڑ رنگ

یہ رونا نہین مسکرانے کے قابل — مرا حال ہے رحم لانے کی قابل
نہین بیکسی سے ستانی کے قابل — ترحم کہ ہون ترس کہانی کی قابل
کبہی تہے وہان آنے جانے کی قابل — نہین اب تو ہم یاد آنے کے قابل
دیا دل سو ہے اوسکی جوانی کا ایسا — بہار آئی ہے رنگ لانے کی قابل

نظر غیر کی بزم میں اور پر ہے
یہ ہمدم ہے اونکے سمجھانیکے قابل

کرم بہی ستم ناتوانے میں ٹھہرا
کہ اب دل نہیں ناز اوٹھانیکے قابل

خبر میرے مرنے کی سنکر وہ بولے
یہ کمبخت تہا مر ہی جانے کے قابل

نہ ہی ناتوانی سے زانو میں حالت
نہ ہے ضعف سے سر اوٹھانیکے قابل

اجازت تہا بوسے کی اسکی صلے میں
غزل کہہ کی لایا ہوں گانیکے قابل

سنے غنچہ کیا تیرے محو دہن ہے
کہ منہ بہی تو ہو منہ چڑہانے کی قابل

لب خم ہوں آپ نسکے نہیں شہا یہ
کہ یہ بہی ہے ہنسنے ہنسانیکے قابل

خدا ہاتہ دے اور دے دسترس ہی
کہ وہ زانہیں ہیں گدگدانیکے قابل

تجاہل ہے تو کیا تغافل ہی تو کیا
میں ہر حال میں ہوں ستانیکی قابل

مصیبت زدہ ہوں آہ دم لے شہر جا
نہیں ضعف سے لب ہلانیکی قابل

میں دریا ہی رو دون مگر آگ دل کی
نہیں آنسوؤں سے بجہانیکے قابل

فروغ رخ یار سے شمع جل کر
پتنگو نہیں شہر کے جلانیکے قابل

اتوانا کر دو کر سکے پہیر دن عنایت
کہ نہ جا تو نہیں ہیں ستا نیکے قابل

دہان کی فلق مجھکو لیجایا انشا
کہ میں ہی کبہی ہوں آنے جانیکے قابل

نہ لے ہی لیا شوق نے بوسہ دیکہا
یہ تہا ہی نہیں خستہ لگانیکی قابل

الفت میں بہی تیری خطر جان خطر دل
چاہی لگا کوئی کیوں ضرر جان ضرر دل

یوں بیٹھ کی پردے میں نہ بیٹھ پردہ در دل
پر دیکھیں کوئی چاک کرے کہہ دی جگر دل

کیا اونکی نزاکت سی میں شرمندہ عشق ہے
اونکو نہیں تاب تپش سے اثر دل

بھلی تھی مشکل مگر اب ضعف کے مارے
اوس لطف کی بو ہو گئی ہے دور دہن دل

وہ درد جو تھا خون ہو کے بھی ہے باقی
ابتک مری سینے میں ہی اتنا اثر دل

ای غیرت تصویر جو دیکھی تری صورت
دل کیا رہی حیران خود آئینہ گر دل

انجان تری نیچی سے پہچان گئے لوگ
انداز تغافل سے بھی ہوئی پردہ در دل

سینے کی نہ وہ تیغ نگہ داغ نے روکی
کوئی نہ ہوا وقت [illegible] سپر دل

ہی تما [illegible] بھی ہی [illegible] سے
ہو رشتہ گر دل [illegible] گر دل

صد حیف کیا تنگ الم نے اوسی آگے
تھا نخل جوانی میں جو تازہ ثمر دل

ہی تشنۂ آب ابر ابھی تیغ نگہ کا
لب خشک کہاتا ہے مرا زخم تر دل

ہول شب فرقت سے ہی جو رنگ شکستہ
بس اسکے سوا اور نہیں ہے خبر دل

پھر کیا ہوا اے داغ اگر کہا گیا تو
داماں و مژہ میں تو نہیں کچھ اثر دل

درد اسکو عزیز اور اسی داغ سے پیارا
وہ دل جو جگر کا ہی تو ہی جگر دل

موت آئی ہے اوس طفل کے پیچ میں پھنسا ہے
ایوائے ما طائر بے بال و پر دل

اوسکا یہ طلبگار ہے اسکا وہ طلبگار
دل کو سر گیسو ہی تو گیسو کو سر دل

بیتابی دریا کا طلسمات ہے اے چرخ
ہاں ہوش میں آ تو نہ پھیر اگھر دل

لطف ستم امیر ہی ہمیں نہ بتا مارے
اونکے خم گیسو کو نہیں اب قدم سر دل

ہیں نالے موزوں مری تمی اشعار کی صورت
شاعر نہیں ای نطق میں حسن جو گر دل

کیا اپنی آنکھ جھپکی گی موسی نہیں ہیں ہم
کس سے سکی گھر کہ نیگے زبانی کی آنکھ میں

تجھ سے چھپکے برق تجلی نہیں ہیں ہم
ہیں خاک رہگزار جو سلے نہیں ہیں ہم

کوچے میں کیوں پڑے ہیں کیوں جا کے مر نہ جائیں
رونی پڑا ہی کسلیے ہشتے ہوائے گلو
پھرتے ہیں گرد تیرے قربان ہی ہیں
کیوں دیکھکر حسینوں کو نیت بدل گئی
احباب غسل دیں گے بس مر گیا ہمیں
کھائیں گے کسلیے دل بریان کی ہم کباب
لی ہی چلی جنون ہمیں صحرا کو شہر سے
اہل فنا ہیں واصل ذات خدای پاک
کہئے جو اوسے پردہ اوٹھی تو کہتی ہیں
رہ دور اپنے آہ سے کھلا بچائے لو
چاہیں تو چھوڑ دیں یہ ابھی اختیار ہے
صد حیف کھو کے آپکو پایا نہ یار کو
بیمار بد مزاج لب جان فزا کے ہیں
کیا وجہ دمبدم جو تغیر ہے شکل کو
چھوٹیں کہیں جفا سے بھی آپ جانیے
عاشق ہیں پر شناخت نہیں عاشقوں کی شکل
ہم تیرہ بخت داغ جگر ہو نگی قیس کے
ہمکو بتوں کی بس میں نے اس بیکسی پر رکھا
اوس بت کی یاد میں یہ فراموشیاں ہیں

دیوار کا حضور کے سایا نہیں ہیں ہم
کچھ برق بہار کا چھینٹا نہیں ہیں ہم
کیا اور ہیں جو صدقے کا پتلا نہیں ہیں ہم
اے شیخ جی بشر ہیں فرشتا نہیں ہیں ہم
آلودہ نجاست دنیا نہیں ہیں ہم
ساغر کش شراب تمنا نہیں ہیں ہم
لڑکوں کا کوئی کھیل تماشا نہیں ہیں ہم
کچھ بھی نہیں ہیں جسکو دکھایا کیا نہیں ہیں ہم
کیا وجہ منہ دکھاتے نہیں تماشا نہیں ہیں ہم
ای گل نسیم صبح کا جھونکا نہیں ہیں ہم
غمزے بھی بڑھ ہی اتنے ہی شیدا نہیں ہیں ہم
حیران ہیں پر آئینہ اونکا نہیں ہیں ہم
منت کش علاج مسیحا نہیں ہیں ہم
ای غم بشر ہیں کوئی ہیولا نہیں ہیں ہم
مدت کی رسم و راہ ہی شیدا نہیں ہیں ہم
ای قیس تیری طرح خود آرا نہیں ہیں ہم
کچھ خال و لکش رخ لیلے نہیں ہیں ہم
کیا تیری بندگی بار خدایا نہیں ہیں ہم
یہ بھی خبر نہیں ہمیں پیدا نہیں ہیں ہم

کیون دل مین گھر کیا ہی تو آہی ادا تو
بتخانہ ہم نہین ہین کلیسا نہین ہین ہم

جب سے ہوئی ہین تجھ سے ستمگر کی شیفتہ
تب سے یہ سمجھتے ہین گویا نہین ہین ہم

ای ناطق کیون ہر ایک کی دلکو ہون گوارا
زخم جفا و داغ تمنا نہین ہین ہم

دی حکم شاہ حسن کہ ہون باریاب ہم
سیکھے آہی ضبط اسی تری محفل کا داب ہم

مفلس سے کرتے دلکو کہان انتخاب ہم
افیون کھا کی مر گئے بہر شراب ہم

ارض و سما کہین سے کہین تو رات کو
دلکو نہ روکتی جو دم اضطراب ہم

جن لوگو نمین گذر ہوا اسکو نہین ملے
ہر رنگ مین شریک ہین مثل آب ہم

اس دلمین کل مطالب کونین ہین بہر
اپنی بغل مین کہتی ہین طرفہ کتاب ہم

مکتب مین ایک طفل سے دلبستگی ہوئی
پڑھتے ہین پانچوان ہی گلستان کا باب ہم

عاشق کی قدر چاہئی عاشق مزاج کو
بلبل جو پالتی تو پلاتی گلاب ہم

پہلو ہر ایک فقرہ مین سو طرح کی ہین
کیا لکھین اوسکی خط کا جو لکھین جواب ہم

نسخے کی یہ ترنگ مین سوجھی ہی بار ہا
گردون سے چھین لین قدح آفتاب ہم

سکھ دی ہمارا ہی کسیکی ہم آشنا
بحر جہان مین آئی ہین مثل حباب ہم

تقدیر جب سے سو گئی کیا ذکر وصل کا
راتو نکو دیکھتے نہین اسدم بھی خواب ہم

نسخے مین سوجھی اسکی مئی ہی سے گزک
لیکر بط شراب لگائین کباب ہم

دنیا کی جستجو نے کیا ناطق کیا ذلیل
اس سیوا کی پیچھے ہوئے ہین خراب ہم

دیکھتے ہی شکل غش کہاتی ہین ہم
وہ ادھر آئے ادھر جاتے ہین ہم

سد رہ بت ہین حرم جاتے ہین ہم
پتھرونکی ٹھوکرین کہاتے ہین ہم

وصل ہین تو ہجر مین تیرا خیال
دلکو ہر صورت سے بہلاتے ہین ہم

گرم جوشی اوسکی جب آتی ہی یاد
سانس ٹھنڈی بھر کے رہ جاتے ہین ہم

دل وہ مشہد ہے کہ جسمین ہر گھڑی
آرزوئی مردہ دفناتے ہین ہم

دیکھکر اوسکے لبون پر رنگ پان
خون بس پی پی کے رہ جاتے ہین ہم

سوجھتا ہے کچھ تجھے اے چشم تر
تیری رونی سے ہنسے جاتے ہین ہم

ملتفت پایا تہا آ بیٹھے تھے پاس
نہین تو لو اوٹھے جاتے ہین ہم

گو نہ آ پر دے تسکین دل
یہ تو کہتے جاؤ ابھی آتے ہین ہم

نزع مین ہین قاصد اوسنے جا کے کہہ
آئیے جلدی کہ اب جاتے ہین ہم

وہ تو خنجر دیکھنی مین محو ہے
زخم دل کے کسکو دکھلاتے ہین ہم

ہین یگانہ بیخودی شوق مین
سب کو بیگانے نظر آتے ہین ہم

کاروان رنگ دشت شوق ہین
کیا خبر ہمکو کہان جاتے ہین ہم

عیب ہے بوسہ طلب کرتے نہین
دیکھکر منہ اوسکا رہ جاتے ہین ہم

ہے شب غم ای دل غمگین ہو شاد
بے قضا کے لے مرے جاتے ہین ہم

کیا غذا ہی غم نہین کھلتا ہمین
وہ ہی کہاتا یا اوسے کہاتے ہین ہم

نطق بیشک ہے شیرین ہے مزا
بات اونکی سنکی پی جاتے ہین ہم

صیاد کی ستم سی سراپا ہین داغ ہم
کنج قفس مین بن گئی طاوس باغ ہم

اوس گل کی ہجر مین ہین بلا بد دماغ ہم
بلبل جو بولتی ہے تو جہتے ہین زاغ ہم

۸۲

غم کے لیئے بناتے ہین یہ خانہ باغ ہم
رکھتے نہین ہین خندہ گل کا دماغ ہم
ہین رشک وصل عدو کے چراغ ہم
ای گل تری وصال مین ہین باغ باغ ہم
نازک مزاج یار ہی نازک دماغ ہین ہم
شکل حباب لیگئے خالی ایاغ ہم
ای سوز کیا دکہائین تجھی دل کے داغ ہم
اوس گلکو لیچلے ہین پئے سیر باغ ہم
لالے کی دلکا آج مٹائین گے داغ ہم

کرتے [illegible] دلکو جو یون داغ داغ ہم
[illegible] سے جائین [illegible]
[illegible] ہین [illegible]
[illegible] گل مدعا [illegible]
[illegible] بات ہی نازک [illegible]
[illegible] نصیب خرابات [illegible]
ای درد کیا سنا ہین تجھے ماجرا [illegible]
سب [illegible] کرینگے جوانان باغ کا
زخم جگر کو دیکھے گل تر کے التیام

یہ داغ دل ہین نقش قدم عیش رفتہ کے
لیتے ہین لطف [illegible] سے اسکا سراغ ہم

ناز و کرشمہ و ادا حسن و جمال کیا نہین
نازکی و ادائین کہین ظلم کیئے جفائین کہین
عشق مین [illegible] بیکسی اس قدر ای خدا نگر
اب تو عجب ہی یہ گمان شاد ہوا ہی جہان
سائل بوسہ ہم نہین طالب دید ہین فقط
آپ کو آپ [illegible] سمجھے ہین [illegible]
سنو در دل کی [illegible] دل [illegible] نہین [illegible] کباب
رکھیئی اگر پسند ہے بوسہ کبھی نہ دیجیے

آپ ہین خوبیان ہین سب عیب ہے یہ تو نہین
صاف نظر نہ جانتے آپنے کیا کیا نہین
بت [illegible] نہ کرا [illegible] نہین اسکی مگر خدا نہین
نبض کو دیکھتا ہی کیا مجھ مین تو کچھ رہا نہین
رخ سے غرض ہی کام کیا اوسکی دہن ہا نہین
ہین کوئی بد خبر نہین قہر ہین بلا نہین
خوب ہے تا یہ جل نجابی اسمین [illegible] نہین
نذر یہ ہین ہی آپکے دلکو مین بیچا نہین

۸۳

دور کیا نقاب بھی چھوڑ دیا حجاب بھی
کیوں نہ آئین گدلا ہو گئی یاس کیون مجھے

وصل کی شب جب نہان پردہ کوئی
جذب بھی ... اثر نہین آہ بھی نارسا نہین

رہتی ہے اوس سے چھیڑ چھاڑ نگاہ ناز کی
اسکے بغیر عشق مین نطق ذرا اثر نہین

شکوہ بھی بس نصیب سے یار کا کچھ گلا نہین
مہر اگر ادہر رہے قدم شان خدا ہی بس صنم
یاد ہے کی ... باغ بھی ہوا
دیکھ کی آپکے خرام ساتھ ہمارے لوٹتا
حسرت دلکو کمیا وداع رہ گئی گردن کہ سنگیا
انکھونکی ہی مہربان کر بھی جلکو ترا انسان
رات تمام وصل کی ختم نہین نہین مین مجھے
ہوئے عبث خفا صنم کہتی ہین یہ خدا سے ہم

زلف کی کوتہی ہی کیا ہاتہ ہی پہنچ ...
نقش مرا نگین مجھے آپکی نقش پا نہین
... بغیر ...
لیک بصر سے بہرہ ور دیدہ نقش پا نہین
کوئی بھی میہمان کو گھر ...
ایسی بڑی بڑی ہین ان ... ذرا ...
ہوتی ہے صبح ...
شکوہ طالع ... آپکا کچھ گلا نہین

نطق یہ سب گلا دہین ...
مائی یا نہ ما سنی وہ مگر آپ کا نہین

دل مضطر ہی باقی تہا سو کر دیکھتی ہین
تجھکو بیتاب سا ای شکل قمر دیکھتی ہین
ہم بغل مین تجھی ای شکل قمر دیکھتی ہین
ہے تری ایک نہ ہونی سے ادہر خالی
ہائی ری شوق ... کبھی ...

مرگئے شاید تجھے تسکین ہو مر دیکھتی ہین
اپنی بیتابی دلکا کچھ اثر دیکھتے ہین
اپنی قسمت تہی کہان خواب مگر دیکھتی ہین
عالم ہو نظر آتا ہی جدہر دیکھتی ہین
روز جا جا کی یہی ...

تیغ وہ کھینچے جلے حال کہا جاتا ہے
کون ہیں سینہ سپر کون سپر دیکھتے ہیں

گو زمین ہی کوئی اپنا نہ پہنچا یارب
ہکسی ہی نظر آتی ہے جدھر دیکھتے ہیں

پاس بھی اوسکے وہ پہنچینگے جذبۂ دل
اثر اتنا تو ہوا ہی کہ ادھر دیکھتے ہیں

سرسری کی تھی نظر آپ نے میں یہ سمجھا
کچھ تو ہی تب تو تماشہ ادھر دیکھتے ہیں

تیر وہ پھینکے ہیں یا کہ نظر ڈالتے ہیں
ٹوٹ جاتی ہیں ہزاروں جدھر دیکھتے ہیں

کل کسی حور کا زانو تھا بجائے بالش
آج پتھر ہی میں ہم سپر دیکھتے ہیں

آہ یہ روز سیہ ایسی اندھیری راتیں
تو دکھاتا ہے ہم اپنی ... دیکھتے ہیں

اگر الفت نہیں انکو تو عداوت ہی سہی
کچھ اپنی نہ تجھے ... دیکھتے ہیں

اف ری گرمی تپ ہجر کہ دبا طبیب
انگلیاں ہوتے ہیں نبض اگر دیکھتے ہیں

کیا رنگ چین آنکھیں مجھے دکھلاتی ہیں
قاتل ان دیکھتے ہیں جب وہ ادھر دیکھتے ہیں

بار گوہر کے سے پردہ ہیں وہ کانوں میں
رات سے آہ کا کچھ تو اثر دیکھتے ہیں

ہم تو ہوا کے قائل نہ تھے آتے ہیں مگر
لیجیے یہ بوجھ اوٹھاتی ہے مگر دیکھتے ہیں

التفات اونکو نہیں ہے جو بقول اعدا
نطق پھر کیوں وہ کن انکھیوں سے ادھر دیکھتے ہیں

ناز و خود بینی و نخوت کا میں ہی ہوں بانی
روبرو حسن کی آئینۂ حیرانی ہوں

جسم ہے جسکے نہیں میں وہ بشر جانی ہوں
لاغر و زار ہوں ایسا کہ روحانی ہوں

موج غم تو رہے لنگر خود داری کو
ڈوبونگا جاکے کہاں کشتی طوفانی ہوں

زلف لیلی ہوں نہ کچھ ہوش حواس مجنوں
اے جنوں کس لیے پھر وقف پریشانی ہوں

بلبل مست چہکتی ہے چمن میں گویا
کوچۂ یار میں میں نغمۂ غزلخوانی ہوں

بے تمیزونکا زمانہ ہے عجب کیا اسکا — حبشی زادہ کہے یوسف کنعانی ہون
کان کیا رکہے کوئی کون توجہ فرمائے — درد سر کا ہون سبب قصۂ طولانی ہون
کیسلیئے نیک و بد دہر سے ہون چین بجبین — جبکہ دانای رموز خط پیشانی ہون
دن بہر آئینہ دکہاتا ہون گردش غمکو — رات بہر شانہ کش زلف پریشانی ہون
پیر کنعان تہے ان مین صاحب جو مہ کنعان ہین — حسن مین آپ تو ہین عشق مین لاثانی ہون
ہی تماشاگہ خوبی جو میرا یا وہ شوخ — ہمہ تن مین ہی زبا رنگہ حیرانی ہون
نسبت طالع ہین فقط ہی صدر نشینی مین مرے — زیر پا مثل گل مسند سلطانی ہون

مجہکو اول سے تماشا منظر ہی کی تعلق
ہر گہڑی مین ہمہ تن دیدۂ قربانی ہون

دم بہر جو آپ ہماری طرف سمت اگر کرین — دنیا ہماری خالی ادہر کے ادہر کرین
واجب ہے تا رقیب ترے گہر مین گہر کرین — ہم بام و در کے سمت بحسرت نظر کرین
کہدے کوئی بتونسے نہ ظلم اس قدر کرین — مجہ پہ نہ رحم کہائین خدا کا تو ڈر کرین
بتخانہ کیا مکان ہے ہم ہٹ اگر کرین — کعبہ بہی ہو تو پہر کے نہ پہر مونہہ ادہر کرین
جاتی ہین تیری کوچے سے دی مہلت تقدیر — حسرت سے ہم نگاہ سوے بام و در کرین
یہ پاس کب ادب نہین عہد کے اڑاتی آنکہہ — ہمکو کہان یہ تاب کہ قطع نظر کرین
باتین بنائین دل کی تسلی کو جہوٹ سچ — ہوتے ہی وہ کاش ادہر کو نظر کرین
اے جذب روز جاتے ہین خرد وہ سیر کو — وہ فکر کر کہ آج ادہر سے گذر کرین
کاٹین گلی کو لیکی چہری اپنے ہاتہہ سے — طول شب فراق کو یون مختصر کرین
نالے اگر رسا ہون کرین پلہ تیر کا — کوئی ہی کم نہین ہین جو آنسو اثر کرین

[illegible]

خسرو کو دین نوید کہ فرہاد مر گیا
دنیا سے عشق اوٹھا یہ ہوس کو خبر کرین

یہ حسن عارضی ہی جو چاہین ثبوت اب
سو اوٹھہ کے لیکر آئنہ منہ پر نظر کرین

مطلع ہی آفتاب کا کس آب و تاب کا
شاعر جو ہون وہ سیر بیاض سحر کرین

دستار و شملہ تاج و کلاہ ای جنون عشق
ہم سر برہنہ خوب ہین کیون دردسر کرین

دیکھین جو سنگساری اشجار پر ثمر
اولاد کی کبھی نہ تمنا بشر کرین

عاشق ہین ہم بھی شاخ کے صدمے اوٹھائے ہین
بلبل کے سامنے نہ گلون پر نظر کرین

اے لطف کام یاس مین اپنا تمام ہے
جی جائین ہم وہ جھوٹھہ بھی وعدہ اگر کرین

تری پہننے سے آرایش آئے زیور مین
صفائی گوش سے دونی ہی آب گوہر مین

وہ زور گردش ذاتی ہی اپنی اختر مین
کہ جسکے ساتھ فلک بھی پڑا ہی چکر مین

یہ کہہ رہا ہی در گوش زلف جانان سے
خدا نے پالا ہے مجھکو دہان اژدر مین

جو آج ہمسرئے قد یار کرتا ہے
لگی ہے شاخ نئے گیا کوئی صنوبر مین

وہ سو رہے ہین دوپٹہ سفید اوڑھے ہوئے
چھپا ہی چاند مگر چاندنی کی چادر مین

نگاہ مست کی آنکھون مین ہی یہ کیفیت
اوٹھی شراب کے جس طرح موج ساغر مین

دہان زخم جو جوسین گے تشنہ کامونکے
تو ایک بوند نہ پانی رہیگا خنجر مین

ترے ستم سے زمانے کو اب نجات نہین
اوٹھا ہی نوح کا طوفان آب خنجر مین

ہوئین نہ خلق مین کیون موج خندہ تبسم یار
اسی سے ابرونکو ہے پیچ و تاب کوثر مین

جواب نامہ جو لایا ہی ہمسے اوڑتا ہے
پری کے لگ گئے پر بازوے کبوتر مین

تری بانکو دہن مین ہین دیکھکر سمجھا
کہ سرخ رنگ کی مچھلی ہے حوض کوثر مین

کام مین خاص

[illegible]

میں فاقہ مست قناعت سے رہتا ہوں — شکر کی ہی ہے میرے ساغر میں
ہماری دیدۂ تر سے اوٹھا ہے وہ طوفان — فلک بھی جس میں ہے کشتی کی طرح چکر میں
دہان زخم سے تیرے شہید کہتے ہیں — مزہ ہے قند کی شربت کا آب خنجر میں
ادا و ناز و کرشمہ کی کیا نمود ہیں — جوان جو ہی وہ بانکا ہے تیری لشکر میں

کسی سے انہیں شبابی ظلم کی یاد آتش
لہو سے ... آشنا سے لطف خنجر میں

بقول تیرے مرا عشق ابھی یقین نہیں — قبول آپ ... تو نہیں
گلہ نہیں ہے ... دل میں تو نہیں — وہ ... تو نہیں
میں اتنی بات پر اب بوسہ چھوڑ دیتا ہوں — ... ہی تو نہیں
کسی سے کیا محبت ہی یہ جو کہتے ہو — ... تو وہ ... تو نہیں
جنون شوق میں کھینچا جو اوس کو — تو لیوی آپ کی یہ جیب ... تو نہیں
کہا اپنا حال سناتا ہوں تو وہ کہتی ہیں — یہ جانتا ہوں سچ ہی ہے لیکن مجھے یقین تو نہیں
مرا شریک نہیں وہ جو رشک ہو مجھکو — کہ تجھ سے ہے محبت اسے یقین تو نہیں
نہیں نہیں جو وہ کہتی ہیں مجھ سے ہنس ہنس کر — ادا شناس کو ایسے نہیں نہیں تو نہیں
کیا تھا جل کے گل انگار آب باز تو ملوں — نہیں ہے سیر کے تمہاری یہ ... تو نہیں
جو چوکے ہی بڑی آنکھ سے تکلف کیا — وہ فتنہ زا تو نہیں ... تو نہیں
کہیں جو ہوگی تو بدنام ہو گی ہاں سن کے — رقیب سے مری باتیں کہیں کہیں تو نہیں
تمہیں جفا کی تھی بندی زبان مجھ سے — چلو یہ بحث کرو ہی اب ... تو نہیں
بلند رتبہ کیا میرے فکر عالی نے — فلک سے بڑھ گئی اب یہ زمین زمین تو نہیں

[illegible]

پھر آج نطق کا ملتا نہیں سراغ کہین
کہاں گیا ہی ذرا دیکھنا وہ ہین تو نہین

میں جب جو ہون تو مجھی مین ایمان ہی نہین
ہی مجھکو رشک جس سے کہ مسلمان ہی نہین

ہی عذر ور دعشر کا عبث بے کلی سے
دل اپنا ان کی شفقت سے ارمان ہی نہین

کافی تھا ایک بوسہ ہی دینے سے بیشتر
اب ایسا ہو گئی کیا جان ہی نہین

وہ بی طلب جو آئی ہین اسوقت کیا کرین
ماری خوشی کی کچھ مری اوسان ہی نہین

ہان ایک بوسے کے لئے مین جھوٹ بولتا
پھر کیا کہا مجھے ایمان ہی نہین

ممنون بوسہ مین تو ہون لیکن آپ نے
لذت اوٹھا سے اوسکا کچھ احسان ہی نہین

مرنے کی بات اور تھی مطلب کچھ ہوا
پھر بھی اودھین کہ یار پشیمان ہی نہین

دم دیکھی گھر رقیب مجھے لے گیا یہ کیا
اب ہی تو اوسکی بات کوئی ہان ہی نہین

ای شیخ کیا وہ حور جو فرمان پر یہ ہو
معشوق کی خطاب کو پہچان ہی نہین

برق نظارہ سوز وہ رخ ہی حجاب ہین
دیکھون جو آنکھ بھر کے امکان ہی نہین

کہنے کی ہی یہ بات کہ مالک عزیز ہین
ہی بات یہ کہ مجھکو مرا دھیان ہی نہین

اوس گل کی کان ناز و نزاکت نی بھر دیے
کیا عرض کیجیے کہ ادھر کان ہی نہین

ضد ہو تو سو فریب سے آون راہ پہ
اسکو مین کیا کرون کہ ادھر دھیان ہی نہین

ترک صنم نہ نطق کریگا کبھو نہ کچھ
خود اپنی ہی سمجھ رہے وہ دل کی بات نہین

دیکھینگے تماشا نہ میان جب آنکھین
آنکھین نہ نکلوائے ارباب نظر کی

ڈھونڈھا ہین گے تجھے ہم تو ہمین ہی آنکھین
درکار ہین جلوے کے لیے جان مری آنکھین

[illegible]

دل حاجی زاہد تھا اوسی لوٹ لیا ہے — ہیں کعبہ ابرو کی تلے راہزن آنکھیں
ابرو و مژہ سے تری ثابت ہوئی یہ بات — اے ترک ہیں تیرافگن و شمشیرزن آنکھیں
یوں مجھسی شب وصل وہ شرمائی رہے ہیں — دولہا سی کرتی جاتی ہیں جیسے دلہن آنکھیں
ابرو وہ تری شاخ میں جو شاخیں نکالیں — آنکھیں تری ایسی کہ جو اٹھیں ہرن آنکھیں
کیوں نکہی دیتے تھیں کیوں ہوتی ہو نانغ — کچھ تو نہ لیجائیں گی سنگ قبر آنکھیں
جب شوق اشارونکی پڑھی بول اوٹھیں گے — چل نکلیں اے ہائے رگ ریں کی تھیں آنکھیں
کیا مجھسی شرارت ہی جب آنکھیں ملیں اون — لیں نوک کے پلکیں تو کریں بانکپن آنکھیں
جب تک ہی جلوی سے وہ روشن ہو نہیں تھیں — سمجھی نہیں تھیں قدر لطف جان من آنکھیں
گلشن میں تجھی دیکھکے بھولے نہ سماتے — رکھتی جو گل و لالہ و سرو و سمن آنکھیں
پرویز تماشائی شیرین ہو تو دیکھے — پتھرا گئیں ہوتیں تری ای کوہکن آنکھیں
می اتنی پیوں ہاری نہ پیلی ہی سیاہی — ہوں نشہ صہبا سے عقیق یمن آنکھیں
چلتی ہیں چھلاوی کی طرح فتنہ حسن کو — لیلی کی کہاں پائیگی یا رب ہرن آنکھیں
ان آنکھونسے اوس شوخ سی چشمک ہوئیگی — بنتی ہوں تو بنوائیں کسی سے ہرن آنکھیں
دو چار کو بسمل نکریں تیغ نظر سے — ہاں بول دے پیکر نہ سکا بیزن آنکھیں
کیا میرے جنازی کو اوٹھانی کو وہ آیا — کیوں میری کھلی جاتی ہیں بے پیرہن آنکھیں
دو آنکھونسے ہم محو لقا سیر نہونگے — ہوں کاش نظر بال مسامات تن آنکھیں
چل سیر گلستانکو ذرا سرمہ لگا کر — نرگس کی جھکا شرم سے رشک چمن آنکھیں

ای لطف کرین صاد دستخط آنکھونسے جو دیکھیں
انصاف کی آنکھونسے یہ اہل سخن آنکھیں

دلخون شدہ سینہ چاک ہین آفت رسیدہ ہون
اس گلشن تہا کہین انار رسیدہ ہون

ہون خوشہ طلب جہانسے دست کشیدہ ہون
جاتا نہین کہین قدم آرمیدہ ہون

برباد میری ساتہ بحث ہونا ای شمیم
مجہسی الگ الگ کہ ہوای وزیدہ ہون

اسپہ بہی باز گشت چمن مین محال ہے
ای باغبان گلونکا مین رنگ پریدہ ہون

چمکے نہ کیسے برق تجلی مصر ہے کون
جلوی ہزار دیکہی ہین مین کیا ندیدہ ہون

رونی کا زنگ دیکہے کہتا ہے دل یہی
بس بکیدہ نہین قطرہ خون چکیدہ ہون

آئی جو رحم بہی تو کوئی کیا بنا سکے
ایوای مین صدای گلوئی بریدہ ہون

ناچیستہ ہی میری زنگ سے تیرا کمال حسن
گویا زبان مصر کا دست بریدہ ہون

شوخی کہان وہ آنکہہ مین بعد از زوال حسن
وہ چل بسی یہ کہکی غزال رسیدہ ہون

ممنون ہر ہوا نہ منت کش بہار
کیا باغ باغ ہون کہ نہال بریدہ ہون

گلزار کوہ و دشت کہین بہی نہین قرار
جوش جنون سی موج نسیم وزیدہ ہون

حسرت یہی ہی جو مری میری یادمین ہے
کہتی ہی تیری جان کو تیغ کشیدہ ہون

ضعیف و ناتوان بس اب ہاتہ آ چکا
طائر نہین حنا کا مین رنگ پریدہ ہون

ہون لطف بندہ بندۂ بی دام آپ کا
بی مال و زر غلام عنایت خریدہ ہون

کیا اگلی باتین یاد کرون ہان کبہی تہا نطق
اب تو خموش ایک زبان بریدہ ہون

جہوٹے سے اوسی تو چارہ سودای دل کرون
پرہیز اگر کرے تو مداوای دل کرون

اب یاس کو حریف تمنای دل کرون
ہان درد کی دوا سے مداوای دل کرون

وہ مفت بیچ رہین تو نہ پروای دل کرون
سودا نہین ہے پہر جو مین سودای دل کرون

سینے سے میں لگا دوں اگر پاؤں تیرے دکو
وہ کونسی ادا ہے کہ جو دل ربا نہ ہو سکے
اے غم بنا دے شانہ او سی کرو جاک
گلشن نہیں ہے سوختہ درد و داغ سے
ہو ہو گئی ہیں باتہ دباتے دباتے شکل
بے پردہ ہووے برق تجلی جو جلوہ گر
دل پر ہزار ظلم ہیں اور سہ پہ ظلم ہے
ہر ہر قدم پہ شوخی رفتار کہتی ہے
اونکی نگاہ کی یہ ودیعت بغل میں تھی
کب تک غم ایک قطرہ خون چکیدہ کا
جولانیوں پر آئی وہ گلگون ناز اگر
اوس گوشہ خیال پہ ای ہو نہیں تو

اسکی ہے ... تو سویدای دل کروں
حیران ہوں کہ کس سے تقاضای دل کروں
اوس زلف میں ... نگاہ جای دل کروں
کہتے ہو کیا کہ تا میں تماشای دل کروں
ہے ہے ... کیا علاج تپش ہای دل کروں
... مجھکو دیدہ موسای دل کروں
وہ کار ... بان اگر ہای دل کروں
سوختہ دل ... پروای دل کروں
... ہوں کہ ... ای دل کروں
... ای دل کروں
... وسعت سیلای دل کروں
... ہزار وسعت صحرای دل کروں

پائے یہ لطف یاس ... تماشای نطق
تا کاے ابد کو تمنای دل کروں

ہمکو کیا ناصح کہتے نے جو بولا جائیں
اپنے دیوانے کی وہ تشنہ خون ہیں ابتک
برق جلی جو بیکانک تیرے خسارونکی
شوق لایا تھا ہم آئے سے نہیں طاقت
آرزونکا جب تنا ہو شب وصل ہجوم

اے ... یار کو کیوں چھوڑ کے صحرا جائیں
قتل اگر کر نہ سکیں فصد ہی کھلوا جائیں
نعش لو کیا جانے مشتاق تماشا جائیں
کہ پھر اب لوٹ کے مایوس تمنا جائیں
جا ہے انصاف ہے کیونکر نہ وہ گھبرا جائیں

آج کل سی بھی زیادہ مجھی بیتابی ہے
واہ محرومی دیدار سے قدر دیکھو
میری ٹھہری ٹھہرتا دل بیتاب نہین
میری گھرائی نتی آیا جو نہ آپکا جواب
چاہیئی تہا اوسی سمجھاکی یہان لے آتے
سچ ہی ہان جھوٹھہ تو ہی وصل کا وعدہ لیکن

الحجہ عجیب جان نہ ہمدم وہ اگر آجائین
آتی آتی وہ مری پاس ہی شرما جائین
دو گھڑی کے لیے اگر وہی ٹھہر جائین
بس وہین لوٹ پڑی جی ہین کہا کیا جائین
نہ کہ آہ گئے سب اونکی سمجھا جائین
کسطرح مانون جب وہ قسم کہا جائین

مختصر آہ کی تقریر ہین اوکر اپنی تعلق
طول ہی قصہ غم کی وہ نہ گھبرا جائین

ستمگر ہین مجھکو بہائے ہوئے ہین
مرے قتل پر رنگ لائے ہوئے ہین
پہنچی سے کیا بیچ ہمپر چلین گے
یہ رنگت خدا داد ہاتھون نی پائی
قیامت قیبو نے دل کے بتون کے
ترے گھر کی ہے منزلت اپنے دم سے
بلا دلفریب اونکے ناز و ادا ہین
نہین آنے دیتی ہین ال خال رخ پر
ترے منتظر مثل نقش قدم کے
ترے عشق مین تنگ لائی ہین زاہد
شب ہجر کا ڈر یہ غالب ہوا ہے

وہ ڈر سے دلمین سمائے ہوئے ہین
وہ منہدی ملی پان کہائے ہوئے ہین
یہ گیسو ہمارے بنائے ہوئے ہین
کہ گویا وہ منہدی لگائے ہوئے ہین
کہین کیا کسی کے ستائے ہوئے ہین
ہمین سب کو کعبہ بنائے ہوئے ہین
کہ اس ظلم پر بھی وہ بہائی ہوئی ہین
ابھی تک تو گولی بچائی ہوئے ہین
بہت لوگ آنکھین بچھائی ہوئے ہین
یہ خرقی تجھے پر رنگائی ہوئے ہین
کہ دم صبح محشر چرائے ہوئے ہین

روغن چراغ

تیری صحبت کا اثر پایا ہے ... روغن چراغ

ذرا بیقرار ہونے کم گزشتہ قتل | کلیجے ... سے ہیں

... وہ ... کیسے کہا ... ہیں

شب وصل کی ... ادائی ہوئے ہیں
لبوں پر بہانا لی آتی ہوئے ہیں
وہ نکہت سہی ... اور ...
بلا ضیق ہیں ... دل سے
مزہ حسرت قتل ... کچھ ایسا
مہ مہرین ... کی چاند ...
مری قتل کا ... تمہا ... سہرا
یہ طائر جو ... سے چھپا رہے ہیں
سبھی پھر گئی ایک سمت کو پھرنے
دل جو ... نقش ... ہیں

وہی ... جو چھپا ... ہیں
تری ... سے ... کہا ... ہیں
نسیم ... باد ...
مجھے چھیڑے ... بابی ... ہیں
کہ ہم قتل ... جو ...
وہ جھومر ... سر ...
کہ یہاں آ کے منہ لگا ...
خدا جانی کس کے ستائے ...
محبت میں اپنے پرائے ...
تری عاشقوں کی ...

... نہ قاتل کو ہوش آئی ناطق
... کفن سے چھپائے ہوئے ہیں

اور تو ہی نشانہ دل کوئی ان میں
کرتے ہیں صاف دست ستم امتحان میں
ہم بھی تو لاغری سے فقط روح ہو گئے
ہی اور ہی کچھ نہی ان گمان کو وہم

ابرو کے تیر غمزہ وہ جوڑا کمان میں
پورے ہیں ورنہ خوب ہم انکی گمان میں
وہ جسم جا ملا جو لطافت سے جان میں
یہاں نہ [illegible] تمہارات چھوڑ [illegible] مکان میں

جوانی [illegible] ہیں پہلے [illegible] / فتنہ گرد گرد ہی اوٹھتی ہی اب انکی آن میں
ہیں ہم بھی [illegible] / کیا لطف ہی جو آئی گلہ درمیان میں
دنیا سی اوٹھ جانے کی [illegible] ہی سے / اتنی [illegible] کہاں ہی تن ناتوان میں
سنتا ہی چھیڑ چھیڑ کے وہ گل [illegible] / رس [illegible] بلبل سے کان میں
یہ عشق آنکھ [illegible] گیا / بادام [illegible] ہر ایک استخوان میں
صبح شب وصال دل الٹیا [illegible] تھا / نالی کی [illegible] کشش تھی جو [illegible] ان میں
آئی ادھر جو انکی طبیعت [illegible] / لوٹیں گے ہم ستم کے مزے امتحان میں
تو بی نقاب ہو تو نظارہ [illegible] واسطے / مہر آئی ذرہ بنکے ترے تابدان میں

نور خدا ہی تمام انہیں کے جمال کا
کعبے کی سمت ہیں نطق یہ ہندوستان میں

جنبش [illegible] کی سینہ سپر کر کے دیکھ لیں / دو چار ہاتھ آ کے خنجر کے دیکھ لیں
شاید کہ ہو تسلی دل مر کے دیکھ لیں / پھر بھی لاؤ چھاتی پہ [illegible] کے دیکھ لیں
جو پوچھتی ہیں کیا دل پر خون کا رنگ ہے / شیشے میں شراب کبھی بھر کے دیکھ لیں
ای طفل اپنی جنبش ابرو دکھا ہمیں / چھوٹے سی تیغ کی بھی ہم جوہر کے دیکھ لیں
جاتی ہیں آپ دیکھئے اب کب [illegible] املای / منہ پھیر کے ذرا تو نظر بھر کے دیکھ لیں
وعدہ وہ کر گئے ہیں [illegible] آئیں گے / جی میں ہی یہ بھی جھوٹھ [illegible] کے دیکھ لیں
بولی کہاں کی [illegible] کو وہ [illegible] زمین / خورشید و ماہ اپنی برابر کے دیکھ لیں
نظارہ کر کے آپکے روی [illegible] کا / جی میں ہے زخم دل میں نمک بھر کے دیکھ لیں
اونکو جو [illegible] اری شب کا یقین ہو / وہ تار تار الگ [illegible] بستر کے دیکھ لیں

[illegible]

اللہ رے شرم شوخ کہ وہ نکلیں نہ صحن میں
یہ خوف ہے کہ مرغ ہوا پر کے دیکھ لیں

ہے شکل مہر نور فشان یار گلبدن
تار شعاع تار ہیں چادر کے دیکھ لیں

وہ بدظنی سے پیرہن اوڑھیں نہ صبح کو
زلفوں کی بال منہ سے اگر سر کے دیکھ لیں

چلئے تو بے نقاب ذرا سیر کے لیے
کیا رنگ ہیں چمن میں گل تر کے دیکھ لیں

بیتاب ہوں نہ کچھ ہوا یار کو اثر
جو ہو سکے تو صبر بھی اب کر کے دیکھ لیں

مرتے ہیں اب تو جاتے ہیں جی سے جہان سے
آنکھوں میں دم ہے آؤ نظر بھر کے دیکھ لیں

کٹ جائیں گی حریف سخن معرکے میں نطق
جوہر مری زبان میں ہیں خنجر کے دیکھ لیں

تو جانتا ہے یہ کہ مجھے آرزو نہیں
میں بس یہی ہوں خوش کہ اسے رشک کا تو نہیں

گو مہربان یوں وہ بت عاشق نہیں
پیاری ہے بیت دل میں جو ہم ہیں سو تو نہیں

ہر دم کی چھیڑ چھاڑ نہیں دل لگی حضور
آ جائیگا ملال کچھ اچھی یہ خو نہیں

یہ فخر کیا ہے کم کہ سگ کوی یار ہوں
ہو کر ذلیل و خوار بھی بے آبرو نہیں

بیمار ہجر داغ ہیں چھٹتے ہیں نار سے
وہ چارہ گر نہیں ہیں تو ہم چارہ جو نہیں

قاتل کی ہاتھ چومتی اپنے فراغ پر
کاری ہیں ایسے زخم کہ فکر رفو نہیں

دریا ہی شوق اوس سے میں کرتا ہوں مستیان
میرے شراب کے لئے جام و سبو نہیں

عیار کا گزر لگاوٹ سے دیکھنا
کہتا ہے دیکھ مجھکو خبردار چھو نہیں

ایسے جمال شوق فزا پر بھی او نگاہ جو
کہلا بھی چھوڑتا ہے کہ کچھ آرزو نہیں

اس کے ہی یہ کنایہ جو چھیڑا اوس نے چھوڑ دی
شایان ظلم و جور بھی اے نطق تو نہیں

[illegible]

اے غنچہ اوس دہن کی برابر کا تو نہیں
مثل کباب گریۂ خونیں کی خو نہیں
عاشق ہوے ہیں اونکے وفا جنکی خو نہیں
وہ پہول یہ حسین ہیں باغ مراد میں
خلوت میں اختلاط نہ جلوت میں چہیڑ چہاڑ
ایسے ہی آپ آنکہیں دکہائیں تو قہر ہے
اس شکل یا ہی میں نہیں خیر ای حبیب
یہ جام می نہیں کہ شکست و نو نو سے جان
تجہہ جو حبیب چاک نہیں گل کو ہی رفو نہیں

تجہہ میں وہ رنگ و بو نہیں وہ گفتگو نہیں
میں اس طرح جلا ہوں کہ خامی کی بو نہیں
اوس پیرہن عشق کہ جسکی گل رخ میں بو نہیں
جنمیں وفا کا رنگ محبت کی بو نہیں
تم کیسے آدمی ہو کچہ آرزو نہیں
یعنے بجز نظارہ کوئی آرزو نہیں
یعنی جو تو ہی ہم نہیں ہم میں لیے تو نہیں
ہمسے بلا کشوں کو تو ساغر سبو نہیں
قطرہ صبا کو ہی جو تری جستجو نہیں

کوئی حسین نطق تجہہ منہ لگا ہی کیا
سو بات کی یہ بات ہی اس دہن کا تو نہیں

بڑی جفا ہیں سب الگ جتاتے ہیں
وہ اس انداز سی کرتے ہیں ظلم ایسا لبہاتے ہیں
فقط ہمدمی لشکریاں ہی ہر نگی آتی ہیں
قیامت کر رہی ہیں یاد اوس کی دلاتی ہیں
الہی ہیں محبت سی مگر نقش عداوت ہم
تری وہ کی تقصیر دل اذیت کی ہے حسرت سے
جو لو جی ایکدن جہ نقاب اوس ماہ طلعت سے
لگا بیٹھے ہیں لو وہ ای فروغ انجمن تجہسے

رقیبوں سے حلف کرتی ہیں قسمیں کہاتی ہیں
کہ شکوی شکر ہو کر ہمارے لب پہ آتے ہیں
سبہی اوس شوخ کی خاطر میں رنگ اپنا جماتے ہیں
ترے نالے تو ای بلبل ہمارا دل کہاتی ہیں
جہاں اوس انجمن میں ہنستی ہیں ادہر چہپاتی ہیں
کہ اونکی ہو رہی عشرت ستاں پر چہاجاتی ہیں
تو لوٹا جتنے کامل ہیں کمال اپنا چہپاتے ہیں
تماشا ہی تپنگے شمع کو اولٹا جلاتے ہیں

[illegible]

فدای آمد ناز اپنی جان و دل مگر کیجے
غضب کے لوگ آغوش تصور مین ہی گیرای
گئی دل لگی ہی شاعری ہی مجہ سی اب شعر کی
بجائی تاکہ یہ کوئی انہین نہ سکو مارا ہی
غرور حسن سے سمجھے ہین کیا تے عکس کو اپنے
معطر جس طرح کرتی ہین گیسو لوگ سو کو
یہ شرح شوق کب تک بس ہم آغوش مناسب ہے

کیا ہمپر کرم یا بہولی ہیکے آپ آتی ہین
مگر وہ شوخ ایسی ہین کہ پہرسی نکل جاتی ہین
کر وہ میری غزل گاتی ہین تسمن جال آتی ہین
مری تابوت کی ہمراہ وہ بہی روتی جاتی ہین
نہین معلوم تم کیسی ہین کسکا منہ چڑہاتی ہین
یو نہین لیکر تری کیسو نظر لوگونکو بہاتی ہین
عبارت مختصر کرتی ہین اب مطلب پہ آتی ہین

وہ جیب نخوت سی بیٹہی ہین مگر وہم محبت سے
ہزاروں وسوسی ای عشق میری دل مین آتی ہین

صحبت ماہ جبینہ کا اثر کچہ بہی نہین
جس سے کچہ فیض نہین ہی وہ بشر کچہ بہی نہین
کس طرح ہوتی وہ مری زور نہ زر کچہ بہی نہین
مر گئی دیکہ کے دنیا کے تماشے یعنے
بیست سی ہی نظر آتی ہی شکم کی سیلی
صورت طائر تصویر نہین اوڑ سکتا
اوڑ گیا رنگ کیون منہ سی تیرے گر سنکر
غیر کی قصے مین رخ یعنی ادہر تو سب کچہ
شور سنتی تو قیامت کا شرر آفت کے
کچہ بہی ال کا نہ رہا دہیان ہجوم غم مین

کیا دلا خواب ہوا جو وقت سحر کچہ بہی نہین
جس مین بلبل ہون آئی وہ شجر کچہ بہی نہین
ایک اری ہی شب عیسی پہ اثر کچہ بہی نہین
آنکہہ کی بند لب اب مد نظر کچہ بہی نہین
وہ تن آئینہ نہین ہے کہ ادہر کچہ بہی نہین
حیرتی رخ صیاد کی پر کچہ بہی نہین
ہے خنجر دلنشی جیسی جو ہی اگر کچہ بہی نہین
میری قصی مین ذہن یعنی ادہر کچہ بہی نہین
تجہ مین ای آہ ہی سب کچہ پہ اثر کچہ بہی نہین
کب سے آخون ہین اسکی خبر کچہ بہی نہین

۹۹

بوسہ لینے سے جو وہ چونک پڑے ہنس کے کہا — ہوئی بد خواب تم اے رشک قمر کچھ بھی نہیں
دیکھیے اسکی حقیقت کو تو سب کچھ ہے — گو کہ یوں خاک کا پتلا ہے بشر کچھ بھی نہیں
گالیاں کھا کے جو پھر بوسہ لیا وہ بولے — بے حیا تجکو ملامت کا اثر کچھ بھی نہیں
ہم گلا کاٹ چکے اونکے در دولت پر — حشر برپا ہوا پر اونکو خبر کچھ بھی نہیں
حسن با صد سپہ ناز ادھر آمادہ جنگ — عشق بیچارہ کرے کیا کہ ادھر کچھ بھی نہیں
بزم آراستہ بے یار کے بے رونق ہے — نغمہ و بادہ سبھی کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں
مجھسے پیمان وفا اہل وفا سے باندھا — دور سے تیغ ادھر اور ادھر آئی کہ جدھر کچھ بھی نہیں
ترک بیداد سے ہوتا ہے تغافل کا گماں — چین یوں بھی تو نہیں ہمکو اگر کچھ بھی نہیں
بے اثر آہیں ہیں فریاد و فغان بے تاثیر — ہاں بڑائی کو سبھی کچھ ہیں مگر کچھ بھی نہیں
بے تعلق ہوں زمانے سے میں عنقا صفت — دیکھیں سب مجکو مجھے مد نظر کچھ بھی نہیں
بند شیشے کے کھل گئیں ہے یار تری ٹکے کی — پیچ پر پیچ لگائے ہیں مگر کچھ بھی نہیں
کبھی نکلی نہ ہماری ہوس بوس و کنار — ہیں تو کیا ہیں وہ دہن اور کمر کچھ بھی نہیں
ہے جو مسدود تو مضمون ہم آغوشی کیا — تنگ ہو یہ نہ ہو تم وہ کمر کچھ بھی نہیں
بوسے چشم و دہن و لب کے لیے عزیزوں کی — تمہیں حسن کی جو کہی ہیں مگر کچھ بھی نہیں
یہ طلسمات جہاں صرف نظر بندی ہے — سامنے آنکھ کے سب کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں

نطق سے کچھ نکلے اور پردہ نشین لوٹ گئے
پھر قسم کیوں نہیں کھاتا ہے اگر کچھ بھی نہیں

کرسی نشین عرش ہدای کبیر ہیں — ہم خاکسار لوگ دعائے فقیر ہیں
آزاد دام زلف میں صدہا اسیر ہیں — اوس مانگ کی لکیر کے لکھو فقیر ہیں

غمزے کرشمے آپ کے کتنے شریر ہیں — آفت کی ہیں حضور غضب کے شریر ہیں

کہتے ابلا ہیں شاہ کو ہم وہ فقیر ہیں — تاثیر سے بھری ہوئی نقش حصیر ہیں

جھمکٹ کی ات سر ہی جادو نگاہ ناز — ناوک ہی آنکھ جتنے اشارے ہیں تیر ہیں

تو چاند ہی اگر تو ستارے ہیں خوبرو — تو ہی جو شاہ حسن تو وہ سب وزیر ہیں

اونکی نگاہ ناز سے اللہ کی پناہ — جو بی کمان توڑ کرین یہ تیر ہیں

دولت لٹا رہے ہیں جو حسن شباب کی — کہ اونسی بجا دہی کہ ہم بھی فقیر ہیں

اس درجہ ناتوان ہیں کہ اوٹھتی ہیں انگلیاں — ہیں ہالۂ نمود میں گو ہم حقیر ہیں

قید تعلقات سی نکلے ہوئے ہیں ہم — آزاد کی جبین کی گویا لکیر ہیں

پانی ہی ایک گھاٹ کا ابرو و تیغ میں — تیر و نگاہ ایک ہی ترکش کی تیر ہیں

بس پھلجھڑی سی جاگی یہاں چھوڑ آئی ہیں — نالی شرر فشاں مری کتنے شریر ہیں

ای گور لے کی آئی ہیں شاید سیاہ یار — کیا کہہ رہی ہیں کون یہ منکر نکیر ہیں

دیکھو فروغ جلوۂ حسن پری رخان — اجزای برق سی مگر انکے خمیر ہیں

کچھ اولٹی پلٹی کہہ کے نکالیں گی مدعا — اولٹی تری سمجھ ہے تو ہم سی کبیر ہیں

منقار میں خشک تنکے ہی ہیں مرغ — میری بخیہ اودا اس کے ہم صفیر ہیں

الٰہی دعا دو نطق رسائی ہو یار تک
میں نی سنا ہی آپ بھی پہنچی فقیر ہیں

خاک کی پتلی کا پردہ کھل گیا تقدیر میں — بولتا ہی اور کوئی اس گلی تصویر میں

ای صنم ناحق ہی اونکی قید کی تدبیر میں — بستہ گیسو میں خود جکڑی ہوئی زنجیر میں

تیری لکھنی کی قسم ای طفل خوش خط وہ ہوئی — دی کبھی اصلاح تیرے بھی خط تقدیر میں

ٹھنڈی ٹھنڈی گرمیاں ناحق جلاتی کیوں
پوچھتے ہیں سب نہ عالم مجھ سے ہم پاس کا
خاک ڈالو خون پر دیکھو یہ قصہ جانے دیں
پردہ ہای گوش گلچینوں کی دامن ہی گئی
سر کی گتھی ہے جو تار عمر میں کس سے کھلے
وصل کو جب کہتے تو کہتا ہے وہ بت جاگ کر
زندگانی کا بھروسا مجھکو پل بھر بھی نہیں
ہے وفاداری جو ثابت شد و درگاہ کی

کہہ ندو ہم لکھنؤ سے جا رہیں کشمیر میں
ہم نگہ میں رہے خنجر دیدۂ نخچیر میں
تم بھی رسوا ہوگی میری آتش کی تشہیر میں
پھول جھڑتی ہیں وہ منہ سے آپکی تقریر میں
یہ ہنر قاتل ہے تیری ناخن شمشیر میں
پہلے لکھوا لائی اللہ سے تقدیر میں
میں نگاہ واپسیں ہوں دیدۂ نخچیر میں
مجھ زمیں ہی گلی کی دیکھی جاگیر میں

نطق تھا اوس شوخ کی ذرا پاکیزہ صورت دیکھی
ڈال دی ہے جان کیا اللہ نے تصویر میں

بغل میں انکو سلا چکی ہیں ہم اپنی قسمت جگا چکی ہیں
گھڑی سا صنعت کی شب ہے نجا ہوا [illegible]
[illegible] وصل کا مقرر وہ یا خود اپنے دور ہی [illegible]
تمہارا لفت میں دل لگا کر لگا دیا داغ [illegible]
منگاؤں جام بادہ چلو میں لینے کو خود [illegible]
پلک جھپکنے ہی میں جو دیکھا تو [illegible]
کہاں [illegible]
[illegible] ہے بہت [illegible]
[illegible] کو ہوگیا تو الگ [illegible]

مراد دل جو تھی پا چکی ہیں مزے میں جتنے اڑا چکی ہیں
بجا رہی ہیں بہار تکیہ ابھی تو ظالم بجا چکی ہیں
گزارت میری بغل میں سحر گزرا جو انکا پا چکی ہیں
اڑی ہیں پس در [illegible] تو قسمت سے کہا چکی ہیں
تڑپ رہے مجھ دل میں [illegible] مگر وہ نزدیک آ چکی ہیں
بغل میں شوخی سے [illegible]
[illegible]
ابھی کل کے بعد حضرت [illegible]
اب آئی ہیں مجھکو لوٹنے کو جب [illegible]

سلام شوق

بہار کی نزدیک

[illegible]

سوجو میں مجروح خوب تھا تل تڑپ ہی میں
کہیں ہی جہکو لگا کی بجہہ لگم نیا درپ [illegible]
مری سینہ آیا ہی [illegible] کیا ہی انکو
سبھی نہیں مجہہ لاجی بنگی دلا تماشا دکہا ہی [illegible]
میں جاؤں کہو کر [illegible] عجیب تجہہ [illegible]

نہیں ہیں [illegible] بوستان محبہ کی کجہ [illegible]
[illegible] بڑا رون تجہسے [illegible]
وہ شمع لائی [illegible] چراغ ہستی بجہا [illegible]
یہ شہر کی [illegible] تجہکو [illegible]
ادہر قضائی شوق وصلت اودہر مسند کی لگا چکی ہیں

ہلائی زنجیر [illegible] کہوا [illegible]
یقین ہی [illegible] نطق [illegible] آ چکی ہیں

تو بہی [illegible] جگہ تجت سینہ سر آنکہہ میں
تو جو جاتی باغ ادہر تو واکرین آغوش گل
دیکہنا ذوق تماشا او [illegible] حسرت
میری محفل سی نہ اوٹہی کرکے غدر [illegible]
ماورای ہفت جنت آٹہوین جنت [illegible]
خون شدہ دل [illegible] کہان سینی میں [illegible]
آبلہ لب پر ہی [illegible] آہ بی تاثیر سے
اوسکی بدنامی [illegible] اپنی رسوائی کا خوف
طعن [illegible] کہتی تہی وہ کیا گہوتا ہی [illegible]
تیری نظروں کی کہان [illegible] لگاوٹ [illegible]
آنکہہ حور [illegible] تماشا دیکہنا
[illegible] حیرت فزای جلوہ [illegible]

دیکہہ کر لیتا ہی [illegible] کس طرح گہر آنکہہ میں
اور اودہر نرگس کری ایجا کرم کر آنکہہ میں
آ رہی ساری بدن کی جان کہچ کر آنکہہ میں
آنکہوں دلمیں جگہ ای بندہ پرور آنکہہ میں
پہر رہی ہیں کیسی کیسی حور پیکر آنکہہ میں
ڈہونڈا اوسی دامن میں یا جستجو کر آنکہہ میں
آب [illegible] ترا آنسو سے بہتر آنکہہ میں
آنسو الٹی پہر پلٹ جاتی ہیں آ کر آنکہہ میں
[illegible] وہ [illegible] میری تہی [illegible] آنکہہ میں
[illegible] تیری آنکہہ سے جادو نہیں [illegible] آنکہہ میں
کیا کہلا ہی [illegible] کافر کی [illegible] آنکہہ میں
یوں نگہ مشتاق کی آہ جاتی [illegible] آنکہہ میں

[illegible]

چشم بد دور آپ کتنی دیدۂ جانان میں ہیں
پھرتی ہیں گوشہ کہ صانع ذی گوہر نگہ میں

ہم بھی مثل لطف مشتاق نگاہ ناز ہیں
اس طرف بھی کبھی ... لگا کر آنکھ میں

شب بھر شب وصال رہا اس عذاب میں
ڈر کا تھا دل کو پھر نہ چلے جائیں خواب میں

دیکھی جو کوندتی ہوئی بجلی سحاب میں
یاد آ گئی وہ صبح تبسم نقاب میں

جلتا ہی جی ہے ہنگے وہ کب تک حجاب میں
اے صبح آہ آگ لگا دی نقاب میں

بوسہ لیا تو لطف کہلا روئے یار کا
مستی ہی میں ہے نمک کباب میں

کافی ہے تیری آنکھ کا ساقی اسیر ایک جام
مستی کو ہی واسطے بزم شراب میں

اللہ رے دعا ہی مری روز و شب بہی
پریاں بھی جاگتی ہیں جہاں حوریں خواب میں

پھر بھی کہیں گے کچھ نہیں زاہد کی ہائے
بالفرض ہو جو ہستی قطرہ حباب میں

جاتا نہیں نہ حضرت عیسے سے پیشتر
ہوتی شراب اگر قدح آفتاب میں

کیوں میرا قتل رہ گیا لوگ آ گئے
ہے منع دیر اسی سے تو کار ثواب میں

سرخی جو ہاتھ کی لو لکی پہر لوٹ لیا
تقصیر ہو گئی ہے دوبارہ عتاب میں

آخر سوا نہیں کے تو لکھا نہیں ہے کچھ
پھر اتنی دیر کس لیے خط کے جواب میں

مشتاق سیکڑوں ہیں جو کھولیں تو منہ
کھلتا نہیں کہ کیا ہی تماشا نقاب میں

اس نے جواب صاف کا مضمون کہل گیا
بھیجا جو سادہ خط ہمیں خط کی جواب میں

آتے ہی نہ شیب میں جوانی میں کچھ ہنر
سر پہ نے بھی جس کا دیر ہوا تھا شباب میں

مجھے بھی گرد راہ جیسے اردلی کے لوگ
وہ لطف ناتوان تمہاری رکاب میں

طفلی سے بڑھ کی ہونگی قیامت شباب مین
اونکی شباب کے ابھی فتنی ہین خواب مین

جان اون لبونسی پڑتی ہی نئے کباب مین
تاثیر آب خضر ہی جو تھی شراب مین

پردیکو جب کہا تو وہ بولی جواب مین
کچھ رخ مین عیب ہو تو چھپاون نقاب مین

قالب مین روح آئی کر رکھا ہی یار نے
پائی لطیف حلقۂ چشم رکاب مین

روشن فی ال بیا گرد کدورت مین ہی نہان
خورشید آگیا ہی مین کی حجاب مین

اوس گنج حسن کی تہ مین لالی ہی جستجو
آئے وگرنہ ہم نہ جہان خراب مین

رخنہ گری کریگی جو میری نگاہ شوق
جالی ہی جالی ہوگی تمہاری نقاب مین

حیرت زبان بند جو کردی تو خوب ہے
کہتا ہون کچھ نکلتا ہی کچھ اضطراب مین

دیوانہ کون ہو کہ پری اوڑ گئی حضور
وہ شی ہی اب نہین ہی جو تھی شباب مین

فرقت کی شب ہے موت کو کیا موت آگئی
آنکھی کہ مر رہا ہون تمنای خواب مین

تجھ سی مجھی یقین ہی ترا لب چلی جو چرخ
ملتی ہی تو عاشق و معشوق داب مین

بلبل مری تو جامۂ گل لون لی کفن
گاڑون زمین مین عسل اوسی ان گلاب مین

دیدار سی پسند ہی جو اس قسم کا ہو شعر
کرتی ہین وہ اوسی نظری انتخاب مین

دیکھا بغور روی کتابی حضور کا
پایا کہین نہ لفظ وفا اس کتاب مین

ہنسنا نہین ہی حرف م مینکشی حضور
پڑجائیگا نمک کہین جام شراب مین

ہنستے ہو آگے چاند جو ہولی ہو مہربان
ملتی ہو آفتاب سے جاکر عتاب مین

یاد آگئین نہ بانۂ دو زخ کو دیکھکر
وہ گرم گرم اونکی نگاہین عتاب مین

کیون عقل کل پڑا ہو ہی اعتراض نطق
دیوانہ کس نے کی نئی کہا ہی خطاب مین

نہ اوٹھی جب سے تری کوچی مین ہم بیٹھی ہین
صورت پیکر دیبا ترے بیمار مسیح
صبح سی شام ہوئی شام سی پہر صبح ہوئی
نہین معلوم کہ اس شہر مین کیا ہوا ہی
کسطرح اونکو اوٹھاؤن کہ تری محفل مین
ہاتھون مین مس گئی ہی جو حنا ای شوخ خونریز
لہو لگا دو گی اس سی اونٹھین گے تو ہی
شوخئی چشم صنم تیرا زمانہ دیکھا
دیکہو دیکہو نہ رقیبو کسی لڑا او نہین
حشر کا دن ہی کہان ظل حمایت ڈھونڈہین
بجانی والے ہین عدم کو یہ سب زود اکٹھ
جوش وحشت مین گری ٹوٹتی کیا ٹھوکر

یا تو تو ہی صفت نقش قدم بیٹھی ہین
نہ کبھی اوٹھہ کی سر بستر غم بیٹھے ہین
پر مرا شوق کہتا ہی وہ کم بیٹھے ہین
ایسی خو در رفتہ ہین گویا نہین ہم بیٹھی ہین
نقش قالین کیطرح عبر تو جم بیٹھے ہین
حسن جگہ تیری گران بار الم بیٹھے ہین
لیجیے آپکے قدمونکے قسم بیٹھے ہین
جو کرہی بھول کی آ ہوی حرم بیٹھی ہین
گشتہ شکل ادہر ہم بہی صنم بیٹھے ہین
بس تہ سایۂ دیوار صنم بیٹھے ہین
نفس چند یہان لینے کو دم بیٹھے ہین
آج بہی آپ سے تھک کر نہین ہم بیٹھی ہین

زیر ابروی صنم تل نہین سرمی کی یہ نطق
چند سندو تہ محراب حرم بیٹھے ہین

یون ہکنی مین لالی کی پہول اچھی ہلی ہین
ہو سیر گلی مین جو کہین ضعف سی رہ جاتین
چھولی کی خراب جو گسدو اہی جاتین
بگڑی تو بنی اور بہی یہ حسن کی خوبی
گنجینہ گوہر یہ بقدر سے ملا ہے

داغی ہین جگر کسکی تب غم سے جلے ہین
نالی تو ہر ای جو رہ نہین سینی سی چلی ہین
دیوانونکی پھانسی مین تو ہر وقت گلی ہین
مہتاب نئی ہین ہجو وہ جوبن سی ڈہلی ہین
سینے کے پہپولی ہین کیا خوب پہلی ہین

بہار رسا کا شامل

پہلے گہڑی بہی ہوتی باقی تہی دشمن
اتنا تو اب عداوت کے ... جاتی ہین

بس کہا چکی حضور ہوا سیر ہو چکے
چلیے کہ پہول شرم سی کہ ... جاتی ہین

ادس گلی گفتگو ابہی شاید سنی نہین
اپنی جو نغمہ سنج چمن گا رہی جاتے ہین

پریان بہی کہو نہین ادہر ون انہی کا رستے
حورین ... سیرین ... پائی جاتی ہین

کیا باسی ... نطق باغ باغ
پہولی نہین سماتی ہین اترائی جاتی ہین

یہ بہی تو کم نہین کہ ادہر دیکھتی تو ہین
غصے ہی سے ... مگر دیکھتے تو ہین

مجھکو ذرا گلاب منگا لینے دیجیے
جرات ... دیکھتے تو ہین

کہتا ہون عقل ہے نہین ...
کہتا ہون ... دیکھتی تو ہین

حال آنکھ ... آنی کے منتظر
در ... ہون ... دیکھتے تو ہین

دلکو تری لگاؤ ہی یا لاگ کیا خبر
لیکن ... ادہر دیکھتے تو ہین

رہتی ہین وہ بہی پردہ کا شوخی مین بیقرار
کچھ اضطراب ... کا اثر دیکھتے تو ہین

آنکھین ہی فتنہ رفتہ لڑا ہین گی دیکھنا
اب گاہ گاہ ... کی نظر دیکھتے تو ہین

میری سی شکل ہو گی ہی شکل اگر ...
آئینہ آپ ... پہر دیکھتے تو ہین

ظالم جو ہین سا تو سمجھتے ہین انکی بار
ہمسائے مین کراہنے کو ... دیکھتے تو ہین

پہلے سی کچھ زیادہ تغافل ہی یار کو
اے آہ مرحبا یہ اثر دیکھتے تو ہین

دیوانہ نطق ہے کہ نہین کیا خبر مگر
گلیون مین اوسکو برہنہ سر دیکھتی تو ہین

مطلب نا رجہا نتا ہو نہین
ہر کنائے سے آشنا ہون مین

[illegible]

لب جان بخش یار کہتا ہے
درد ہون درد کی دوا ہون مین

گل سی کس آن سی وہ کہتی ہین
تو تو لالہ ہی میرزا ہون مین

پس رہا ہون فلک کے گردش سے
سنگ زیرین آسیا ہون مین

شہر آشوب میری وحشت ہی
گردش چشم سرمہ سا ہون مین

نہ ہو دیکھکر مجھے انجان
آشنا ہو تمھین آشنا ہون مین

میرا سودا سر شہان کو ہے
سایۂ شہپر ہما ہون مین

کر رہی ہین وہ مجھ سی وعدۂ وصل
دل مین کہتی ہین ٹالتا ہون مین

دیکھ لو جان کا نکلنا ہے
اور ٹھہرو کہ ہو چکا ہون مین

تیری شہرت ہی میری رسوائی
گو برا ہون مگر بھلا ہون مین

رشک ہے ہو تمھین نطق بزم آشوب
چشمک چشم آشنا ہون مین

جادو بھرا ہی سرمی ان چشم سیاہ مین
غمزے نی تیغ سونتی تھی ست نگاہ مین

عشق بتان نی آگ [illegible] بھی کیا ہلاک
کعبے مین آچھپا تھا خدا کی پناہ مین

وہ بت گیا جو صومعہ [illegible] تا سمجھ یہان
گن گن کر سو سو دل لئی ہر نگاہ مین

ہم سوختہ دلون کی جلانے سے فائدہ
مثل سپند ہونگے تمام ایک آہ مین

بدنام مین ہوا ہون تو رسوا ہوئی ہو یہ
وہ بھی شریک ہے مری حال تباہ مین

مین کہ چکا ہون قیمت دل بوسہ تم کہو
کتنے کا مال ہے یہ تمہاری نگاہ مین

زندان کو ای جنون لئی جاتی ہین کیون مجھے
حیرت ہی بگڑی جاتی ہین ہم کس گناہ مین

کیا ایسا تنگ نام ہی کیا ایسا پاس وضع
گھر مین بلاتی ہو نہ تو ملتے ہو راہ مین

١١٠

[illegible]

آتی ہین تصور مین وہ گہر بیٹھے ہین اچھے
پہرتی ہین مری آنکھون مین کیا پردہ نشین ہین

دونون ہین برابر کے مزیدار ہین دونون
لب جتنی کہ شیرین ہین تل اتنی نمکین ہین

ہر بحر مین ای نطق مرا حکم ہے جاری
غزلون کی زمینین مرے سب زیر نگین ہین

جلال تحقیق سے کی اوسنا بتونکا ناز نہین
جو لی نیاز نہین وہ مجھی نیاز نہین

ملین نہ آپ تو کیا غم مجھے بہت ہین حسین
فقط حضور کی خدمت مین کچھ نیاز نہین

فروغ بزم سخن مین نہو گا روشن ہے
برنگ شمع طبیعت اگر گداز نہین

رقیب کو بھی سمجھتے ہین میرا ہم رتبہ
حسین ہین وہ مگر حسن امتیاز نہین

برنگ آئینہ کہتا ہون نیک بد منہ پر
مین صاف دل ہون طبیعت زمانہ ساز نہین

علو مین اوسکی جگانی ہین کس طرح نکرو
کہ خواب بخت مرا اونکا خواب ناز نہین

گرینگی زلف کو بستی ہی وہ کمر کوتاہ
حرام زادیکی رسی یہان دراز نہین

نہ جاگتے ہی ای بخت تنگ سو رہنا
شب وصال تو اتنی بہت دراز نہین

مین ایک صورت ہون نالو سے خوب سخن ہی
نہ چھیڑئے گا مجھی پھر کہیے کر ساز نہین

ملکس نے آج جو نکو ای نطق یہ گوارا ہو
مری مذاق مین شیرین تو شہد آز نہین

معتبر کب ہین حور کی باتین
واعظو ہین یہ حور کی باتین

ڈر ہی اونکو نہ بدگمان کر دین
اس دل نا صبور کی باتین

حسن پر تم خدا کو بھول گئے
ہی یہ تو غرور کی باتین

کہو ہی تسبیح کی دکان فریب
واعظ کیسا ہین زور کی باتین

لن ترانی کی ہمکو تاب نہین — جانین موسی ہ طور کی باتین
گلفشان ہو چمن مین پھول نہین — کان کہکر حضور کی باتین
تذکرہ صلح غیر کا کیسا — پھر نکالین فتور کی باتین

نطق اوس ماہرو کا کیا کہنا
نور کا منہ سے نور کے باتین

کچھ وہ سہنگ التفات سے اب پائی جاتی ہین — آنی کی خواب ناز تو انکو دکھلائی جاتی ہین
تا محرمی عکس سے شرمائی جاتی ہین — آئینے کو ہٹا دو وہ گہبرائی جاتی ہین
آلودہ نجاست عصیان مین پاک ہون — ہم اسلیئے پسینے مین نہلائی جاتی ہین
گھٹ گھٹ کی ماری شرم کی گو ہوگیا ہلال — لیکن وہ اب بہی ماہ کو چمکائی جاتی ہین
کیون مضطرب ہے دیکھہ کشش کھینچ لاتی ہے — ایدل ذرا ٹھہر وہ ابھی آنی جاتی ہین
وہ بعد غسل چھوڑتے ہین منہ پر اپنی زلف — بال اونکی تار حسن سی سلجھائی جاتی ہین
لیلی کی کنسی لڑتی ہین مجنونکی نعش سے — دو بدلیونکی واسطے بولائی جاتی ہین
مین ہون ازل سی جیب دریدہ زہو عبث — چاک قبائی گل کہین سلوائی جاتی ہین
کیون دل لگایا ہی فن الفت سے اونکی وا — یہ میوی وہ نہین ہین کہ جو کہائی جاتی ہین
حیرت سی چشم و دل مین ہین آئینہ بند از — کمری یہ کس کے واسطے سجوائی جاتی ہین
غیر ونکو کس تپاک سے لیتے ہین بڑہ کی وہ — فتنے مری اوٹھا نیکو ٹہلائی جاتی ہین
وعدی سبی اونکی آئینگے خوش سادگی سی ہون — جہوٹی جو میری سر کی قسم کہائی جاتی ہین
کل غیر ونکی لیے تو نکالی گئی تہی ہم — آج اور ونکی لیئے وہ نکلوائی جاتی ہین
یارو ہنسی ہم حیرتی ہین نہین جو دیکھو دل — کہوئے ہوئی کہان کی کہان پائی جاتی ہین

[illegible]

اے گور کرم کر کہ فشاروں کی نہیں تاب
عشاق کو لی اوڑھو برای شوق لگاو
نالوں سے یہ کھنچی ہوئی جان آئی لبوں تک
ای یار تری کوچہ نشینو نسی صید ہے
رو عارضی لیا ہمیں طمع کا ہی سب کام
دیدیجئے بند ہنکو تڑپنے کی اجازت
بیچو کوئی عضو حسینوں کا نہیں ہے
مشکل تھا تری پاس سے غیرونکو اوٹھانا
کیونکر نہ بنا ہوگا کہ ہوں اہل وفا میں

داماں کی سائے میں کنار وغیں پلی ہیں
وہ ہیں سر بام اور یہ کوٹھی کی تلے ہیں
مجھکو بھی لئے چلئے کدہر آپ چلے ہیں
دیوارونکی اندر کی طرف سائے ڈھلے ہیں
وہ گال دکھانی ہی کو سونی کی ڈلی ہیں
ہم ارض و سما دیکھ ادہر کی تلے ہیں
گویا ید قدرت سے یہ سانچے کی ڈھلی ہیں
پتھر یہ بڑی زور سے گیئے ہیں تو ٹلے ہیں
اچھی ہیں مجھی اپ وہ بری یا کہ بھلے ہیں

اوسپہ سایہ ہو تو قصد مسائی کی بہانے
ای نطق وہ ابتسم سے سونیکو چلے ہیں

گو جفا و ستم و جور حسین کرتے ہیں
لے تو جو جا ہیں نہیں یار نہیں کرتے ہیں
بھول جاتی ہیں مجھی دیکھکے اوسکی صورت
شاہ اقلیم سخن جو ہیں وہ بی فوج و حشم
بوسے لینے کی مجھے خواہش ہیں لیتا ہوں
اپنی تقدیر کو روتی ہیں تمہارے آگے
گالیاں لاکھوں ہی دیتی ہیں ہمارے سر پہ بہت
شیخ حق حق تری کیا جلکہ ہی آوازہ مراد

وضعداری ہی کہ ہم ترک نہیں کرتے ہیں
نذر ہم آپکے جان و دل و دین کرتے ہیں
آشنا میری مرا ذکر نہیں کرتے ہیں
روز قصے میں نئی ایک ہیں کرتے ہیں
اونکو عادت ہی نہیں کی وہ نہیں کرتے ہیں
کیوں خفا ہوتی ہو تم شکوہ نہیں کرتے ہیں
بیدہن جتنی ہیں کچھ بات نہیں کرتے ہیں
وہ ہی ہو حق جو خرابات نشیں کرتے ہیں

یار سا کا شامل

[illegible]

[illegible]

بڑہ کی اللہ سی بہی ہند کی بت ہین مغرور
شرم کی آڑ بہی خود منہ نہین کہلاتی ہین

بوسہ لب تو دہی خال کا بہی بوسہ دو
کوئی جانان نہ لین گے جو اتین مجہسے

جوش وحشت نے بنایا ہی مجہے نجد کا
لن ترانی کی نہ پڑی بہی صدا آئی کیسے

جو کلیم آتین تو یہ بات نہین کرتی ہین
ظلم در پردہ بت پردہ نشین کرتی ہین

منہ انکو سب کہاتی مٹہائی نمکین کرتی ہین
لوگ کیون مجہکو یہان فن نہین کرتی ہین

شام کرتے ہین کہین صبح کہین کرتی ہین
منہ دکہانا تو بجا بات نہین کرتی ہین

نطق کی سادگی اوس شوخ کی بیکاری تہی
وہ جو دم دیتا ہے اوسکا یہ یقین کرتی ہین

دست سر تا تم زدہ ہین مجہین ہین
کچہ ہوش مین ہم محفل خوبانمین نہین

مغرور ہین کہتے ہین جو زانو گرہ مین
او ترک تری تیغ جفا سی بچین گے

عشاق کی فریاد و فغان رات کو سنکر
عشاق کو تم دفن کرو کان نمک مین

تب جلی ہین جب کہیل گئی جان آنچ
یہ جو ہر تا یاب تم مین نہ عدو مین

بہتر ہے جنازہ جو اوٹہی پردہ شب مین
ہنسے ہی عبث چرخ ستمگر کو کدورت

سنتے ہین جہان آپ کے جلوونکی چراغان

بزم غم و اندوہ کی ہم صدر نشین ہین
بیٹہے ہین پریشان ہین یا اور کہین ہین

غنچے چمن دہر کے سب چین بجبین ہین
بجہے ہوئی بیٹہے ہین کہنی ورقہین ہین

جہنجہلا کی وہ کہتی ہین یہ
نا جانین یہ سب کشتہ حسن نمکین ہین

کیا تہوڑی جفا ہین بت ای عمر
سنا جسے کہتے ہین فا کا وہ ہمین ہین

ہم کشتہ شرم صنم پردہ نشین ہین
ہم تو صفت نقش قدم خاک نشین ہین

موجود یگانگی کی طرح ہم بہی نہین ہین

لکھا ہون

اشعار کا صلہ تو رہا درکنار نطق
اب لوگ بخل کرنے لگے واہ واہ مین

غمگین وہ ہون آنکھون مین آنسو ہی بھری ہین
بی بس وہ تصویرین جو ملیتی تو مزہ ہوتا
کیون لگا وہ جو یاس و الم فریہ ہوتے
یہ کبھی ہوئی ہین اے وفا خوب ہمار
کیا مانع دیدار ہوئی شادی دیدار
بوسہ جو مین لی لون تو وہ کیا مگر نیگی
ای بیخودی شوق اونہین یاد کرو گون
نقاش ازل جو مٹی بس تہ ہی تیرے
کیا کیا ہین جوانان حسین ناز و ادا مین
مین اونکی لپٹ جانی کو سمجھا ہون عنایت
سیفی ہی اعجاز مسیحا ہی یہی ہے

ہر وقت لبون پر مری نالی ہی ہری ہین
ارمان ہی ہان مری دل مین بھری ہین
برسون ہی یہی کشت تمنا مین ہری ہین
گو انکا چلین کم ہو مگر سلگے کھری ہین
الو ای ہم اس وقت تو ہو وقت سحر ہین
رہ جائین گی غصے سی ہی کہ کی ارے ہین
ہم اپنی ہی عالم مین عجب بی خبری ہین
تصویر مین اوس شوخ کی کیا رنگ بھری ہین
تیری سیہ حسن مین پریون کی پرے ہین
اور اصل مین وہ دیکھکی نجیہ خواب پری ہین
اوس لب سے اگر مردی جئی زندہ مرے ہین

لیشت لب شیرین کے مین کیا مو ہی خطا ای نطق
پر مور چے جیتے ہین شکر منہ مین بھرے ہین

سب بیک جلوہ جسے ہوش ربا کہتے ہین
ستم و جور کو ہم ناز و ادا کہتے ہین
ہم سمجھتے ہین جو انداز و مخل صحبت
عیب کو اپنے ہنر حسن سے ٹھہرا لے ہین

ایسی ہی حسن کو ہم قہر خدا کہتے ہین
اپنی خوبی ہی بہ دنگو بھی بھلا کہتی ہین
آپ جن فتنوں کو تمکین و حیا کہتے ہین
بیحجابی کو وہ مستی ادا کہتے ہین

[illegible]

۱۱۲

اپنے نزدیک دغا حسن کی مختاری ہے
کچھ عداوت نہیں مجھسے مگر اس مخمل ہے
آئی ہی ایک نئے انداز مین اونکی شوخی
دل سے تا خار مژہ اوسکا سبو تھا معلوم
[illegible] ہو گئی
[illegible] گل نازک کا لب لعل جانا
کان [illegible] یار کی سنے خدا کی قدرت
لاگ سے [illegible] سو نہیں ایک لگاؤ
آبرو پائی نئے میرے بدولت ابھی
گالیان کہائی ہین جن لوگون نے اونکی [illegible]
آنکھ لگتی نہیں جنکی شب ہجر اونکے لئے
بیوفائی سے حسینونکی ہوا ذہن نشین
پی چلو ذہن سے پہلے مرے ردیکہو تو ان
اونکی شوخی کا ہوں کشتہ کہ دیت خواہ ہو

اور تجویز الفت کو وفا کہتے ہین
اچھی بنتی کو بھی لوگ برا کہتے ہین
حوصلہ تنگ ہے جنکا وہ جفا کہتے ہین
[illegible]
[illegible]
تجھکو جب ناز اوٹھا [illegible] کہتے ہین
ناز سے آہ کو ہم لطف رسا کہتے ہین
چھیڑ جانے کو بھی ہم اونکی وفا کہتے ہین
جو بھی خواہ تجھے ہین برا کہتے ہین
بیدین جو شہ ہو تو شعر اچھے ہین
خواب خوش ہے جسے سب لوگ قضا کہتے ہین
جان کہتے ہین جو لوگ اونکو بجا کہتے ہین
دیکھو کیا [illegible] کہتے ہین
خون میرا ہی مگر رنگ حنا کہتے ہین

نطق بر و ہین سب یہی ہی لگاؤ گہرا
مرتبہ کہتے ہین وہ شعر تو کیا کہتے ہین

تب وصل کا مزا ہے جو یہ رنگ ڈھنگ ہو
یعنی وہ مست ناز و ادا ہو یہ مست شوق
بوسی بجائی نقل ہوں ہی حرف بی دریغ

معشوق شوخ و سنگ ہو عاشق دبنگ ہو
دونون کو اپنی اپنی طرح کی ترنگ ہو
آپس مین دور جام مئی لالہ رنگ ہو

[illegible]

بیباکیان ادہر ہون اودہر حجابیان
اگر مزہ ہے دونون لپٹ جائین یکبار
جب بے تکلفی کی یہ نوبت پہنچ چکے

شرمندہ جس سے شمع ہو پروانہ دنگ ہو
اوسکو ہوا ایک جوش اسی ایک اونگ ہو
پہر کیا حصول کام دلی مین جو رنگ ہو

ای نطق اور ہو جو نہ ایسا تو صبح تک
وہ شرم سی خجل ہو ادب سے یہ تنگ ہو

ہوگئی صبح منگا تیغ تو سر کاٹنی کو
مول لی تیغ نہ عشاق کی سر کاٹنی کو
دیکھ ادا سے کہ نظر سینے کو افگار کرے
چشم بد دور جوانی مین عجب نکلا رنگ
جوش وحشت مین جو صحرا سے وطن کو آیا
مے گنی کو شب ہجر مین تاری نکلے
بولنے کو ہو وشب وصل ہون تو موج صبا
وای تقدیر کہ آئی تہی گلی مین اوسکے
لیا پری آنکہو تلنی دربان ادہر گہورتا ہے

جاونگا دن مجہے فرقت سمجہا کے سر کاٹنے کو
لب ہے اونکی ہے شمشیر ظفر کاٹنے کو
یار کہے و طب بہی ہے دو کار سپر کاٹنے کو
جائی باغ کو رنگ گل تر کاٹنے کو
دور سے دیکھ کے دوڑا مجہے گہر کاٹنے کو
مشغلہ تہ لگا تا بہ سحر کاٹنے کو
ہو چہری گردن مرغان سحر کاٹنے کو
دو گہڑی چین سے ہم خستہ جگر کاٹنے کو
سگ دلدار جہپٹتا ہے ادہر کاٹنے کو

ہون تم نہین خلقت کا سبب کیا نطق
تجہکو بہیجا ہی یہان عمر بسر کاٹنے کو

معشوق کے تپاک سے عاشق ہلاک ہو
قصہ تمام عمر کا دم بہر مین پاک ہو
سر ہے وبال دوش مرا قتل کیا گناہ

گرمی کری جو شمع تو پروانہ خاک ہو
تیغ نگاہ پہیر دو عاشق ہلاک ہو
تلوار لا مجہے دے اگر تجہکو باک ہو

ابنیڈا اگر مین پڑھی ہوئی تا اسم چمن سے
مستو نکا ڈھیر بعد فنا زیر تاک ہو

اوس شعلہ خو کی کسکو بھلا تاب التفات
گرم اس قدر نگہ ہے کہ بس جلکی خاک ہو

کیا طاقت ستم کہ نہین ہے دماغ ناز
کون ایسی نازنین سے اندیشہ ناک ہو

بولے رولا کے مجھکو رولاتا ہون اس لیے
دھو دھا کی تا نگاہ تری خوب پاک ہو

اے لطف دل فتح مین نفس شرربی
کم شعر سے نہ باولی سکتے کی زال ہو

آپ بیساختہ بنتے ہین بگڑ کر گیسو
تا تہ مشاطہ کی بلواتی ہین اکثر گیسو

گھٹ گئے کوتہی بخت سے بڑھ کر گیسو
دوش صبا پہ رکھو ہوئے دو بھر گیسو

ہین بلا تو نہین رکھتے عمل اپنے روکا
اور ہین سانپ رکھتے نہین منتر گیسو

کھل گیا کھلتے ہی موباف کی شیرازہ سا
نظر آنے لگے مجموعۂ ابتر گیسو

دوش ناز کہ ہین کیون نہ کہون ہجو تو حسن
خال رخسار کا بن جائین سمٹ کر گیسو

شمع عارض سے ہوا اوٹھا تھا دم ...
رہ گیا معجزۂ حسن سے بنکر گیسو

رونق اسلام کی ... دولت سے ...
اے رخسار کی زینت ہین مقرر گیسو

بال بیکا نہ ہو شانے کا جدا و نجھے سنوار
تا تہ میر ہون ظلم آپکے جوہر گیسو

بال ساقی نہ بنائے تھے وہ تم بادہ کشی
کشتی مے کے لیے ہو گئے لنگر گیسو

تیرے منہ لگ کے کیا خط سے نے اندھیر
تیرے سہرہ کے زمانے کی چڑھی سر گیسو

مال مارا ہی تو کیا سانپ بنے بیٹھے ہین
گنج عارض سے سرکتے نہین دم بھر گیسو

دلکی چوری کی بحث در رخسار تہمت
گلے بیٹھا ہے اوسی صورت اژدر گیسو

دل کیون ... ذرات پریشان رہیے
گھیرے رہتے ہین رخ یار کو اکثر گیسو

راہ چلتو نکو سکھلا گئی نقش کی ہیجان کیا
رنگ بو بھی چمن [illegible] تمہاری قید ہے
واہ کیا جوش [illegible] ہیں رخ ساقی کو [illegible]
اکڑے یہ شرم کو کیا [illegible] بے تکلف کرو
چل بسا حسن مگر اہل محبت نہ [illegible]
[illegible] سامان جنون [illegible]
صورت اہل [illegible] ہونگے فرشتے قید کی
چاند کی [illegible] سودو [illegible]
خوف ہم کھاتی ہیں [illegible] خال
[illegible]

یہاں نسیاں [illegible] پابند [illegible] گیسو
رخ کا کیا [illegible] ہیں [illegible] گیسو
ہیں یہ مست مے حسن [illegible] گیسو
ہیں بہت پرپیچ [illegible] گیسو
اونکے [illegible] ابھی [illegible] گیسو
اور [illegible] سودا ابھی [illegible] گیسو
اوڑتے [illegible] کمند [illegible] گیسو
رخ کو [illegible] خوبی ہیں [illegible] گیسو
سایتے [illegible] گیسو
آج [illegible] گیسو

[illegible] رسا [illegible] گیسو
[illegible] گیسو

کیا دم فکر دکھای تو نے مجھکو
عشق ہوتی [illegible] ہوگئی مجھکو
[illegible] مجھکو
[illegible] لایا
اے ستمگر تری آنکھوں سے ڈرا ہوں ایسا
بوی گل سے بھی زیادہ مرا نازک ہے مزاج
بادشاہی ہے گدائی در میخانہ کی

کھل گئے جو [illegible] مجھکو
[illegible] مجھکو
[illegible] مجھکو
[illegible]
[illegible] مجھکو
اے صیاد [illegible] مجھکو
جام جم [illegible] برابر مرا چلو مجھکو

117

رو دیا رات کو بیٹھے یار دم باز پسین
چند قطرے جو لہو کے ہوئے آنسو مجھکو

کیا بلا تیرے غم ای رشک پری ہے یعنی
ہے پریشانی دل حور کا گیسو مجھکو

ایسی دیتے سی تو دیا ہی قسمت ازل
کیا دیا ہی جو دیا ہے بت بدخو مجھکو

جان لی صبر کا خمیازہ برا ہوتا ہے
باز آ ظلم سے تھوڑا نہ سمجھ تو مجھکو

کیوں میں لیتا ہے مجھے بغل سے جو ہوتی خیر
بیٹھے ہی کوٹے لگا سر و زانو مجھکو

ای جنوں جوشش وحشت سے یہی لگتا ہے
نہ بنا دے کہیں موج رم آہو مجھکو

ای فلک ہوتی کسی شب چمک اوٹھتی آہ
عوض اختر کے جو ملتا کوئی جگنو مجھکو

یہ تواضع مری خلقت میں ازل سے تھی خطا
قد خم گشتہ ملا صورت ابرو مجھکو

ای صدف تجھکو مبارک ہیں گوہر تیرے
ہیں بہت حق کی دیے تھوڑے سے آنسو مجھکو

لی اوڑی وحشت دل ار چمن میں جاکر
نکہت گل سے جو یاد آئی تری بو مجھکو

کیوں نہ ای نطق کروں فخر زمین دو عیدین
چاند عیدین کے ہیں یار کے ابرو مجھکو

چاہیئے آنکھ کو اب پھوٹ کر روئی مجھکو
ہمہ تن داغ لگا ہونکا ہوں سوئی مجھکو

ٹھنڈی آہیں نہ بھر کوئی نہ روکے مجھکو
آتشہ جاؤنگا نہ شرمی میں بھگوئی مجھکو

میرے رونے سے ہی اوس پردہ نشیں کو دھوکا
کہیں سیاہ ته اپنی کمبخت ڈبوئے مجھکو

دم مرا تیری خموشی سے گھٹا جاتا ہے
منہ سے بولو نہ اگر جلد تو روئے مجھکو

چند اشکوں کے یہ مستی کہ بہا دیں ناموس
آب اشک کا یہ طوفان کہ ڈبوئی مجھکو

خال رخسار بنایا ہی سیہ بختی نے
ہوں وہ دانہ کہ کوئی کھائی نہ بوئی مجھکو

سر سے پا تک ہوں میں آلودۂ عصیاں یارب
ابر رحمت کو اشارہ ہو کہ دھوئی مجھکو

نجات مومن

کیون نہ رحم آئے محبت کا اثر جاے کہان
آبروے حسن کی ہون عشق مجسم مومن
سر مژگان بھی ہر لخت جگر کی ہے مراد
سبزۂ باغ ہون خود ہوگی ہر نشو و نما

آپ ہی قتل کرے آپ ہی ڈھونڈے مجھکو
ہے تماشا سب کوئی محبوب نہ ڈھونڈے مجھکو
پھول ہو جاون وہ بالی مین پرونے مجھکو
نہین ہوتا چمن آرا تو نہ بوئے مجھکو

پھول کی طرح ہی جستجو چراغ تربت
مر بھی جاؤن تو کوئی لطف نہ روئے مجھکو

دیکھو نزاکت صنم شوخ و شنگ کو
رو دون جو یاد کر کے بت شوخ و شنگ کو
شاعر مثال جعد بت سبزہ رنگ کو
لونڈی بنا او دختر رز شوخ و شنگ کو
پر طائر ہوا اس کی کاٹی جو چرخ نے
تجھسے کرین مقابلہ کیونکر بتان چین
اے جذب دل ہما تیرا نزاکت کا غذ کیا
صد آفرین کہی تری چالاکی کی زور پر
پردہ مین عجب کہ چھپے ہی اسکا کہان
نغمے جو لی اثر ... تو کیا ہوا
نازک مزاج ایسے لفظ مری ڈر گیا وہ بت
آئے وہ دن کہ تیغ کہ گردن گلی لگائے
کیون گور پر ٹہر اب عدو کو گری لی

شیشے سے بھی لطیف بنا ہے سنگ کو
آنسو سلام آنکھ کا پہنچا ہین گنگ کو
جما سے گھوڑا مار کے لائے نہنگ کو
رندو او ٹھو چلو تو چھوڑ فرنگ کو
وہ ستم کئے مری چہرے کے رنگ کو
اندھے نہین ہین ... تنگ کو
لا او سکو ... تنگ کو
گویا کرے خدا جو زبان خدنگ کو
... چراغ جلا کر پتنگ کو
... لوگ یون بھی تو ... ننگ کو
شیشے سے آج توڑ دیا ہے سنگ کو
جو ہین دہان تنگ زبان خدنگ کو
لذت بہت شہادت کی چھاتی ... سنگ کو

ہوئی پھر آئی ناسے قیس مجنوں پھکر
وہ بت اوڑائیگا مرے چہرے کے رنگ کو

جوش جنون سے تھا وہ تہا یا ہے سو جیب
بس آج سی سلام ہے ناموس و ننگ کو

مضمون باندہ باندہ کے تیغ کے
ملک سخن میں لائی ہیں اہل فرنگ کو

ہر باکمال کھون کی نسبت ہو گئے
بلبل اوڑا سکی نہ کبھی اوس کے ڈھنگ کو

ہوگا ختم قفل نطق سے
خاموش شمع ہوگی جلا کر پتنگ کو

علم جو قتل کو شمشیر یار کی ہو
ہزار کی ہو نہ گوشتی نہ دشمن اس کی ہو

چمن میں بحث جو رنگ نگار کی ہو
اوڑی ہے یہ شرم سے رنگت ہوا بہار کی ہو

وہ مستیاں نہیں کہتی ہے نرگس شہلا
جو کچھ ادا ہو تو اوس آنکھ کے خمار کی ہو

عجیب لطف ہی زیور سے قد نازک کا
نہ شاخ گل کوئی گلشن میں اس بہار کی ہو

صبا جو چھیڑ رہی ہے چمن میں سنبل کو
یہ وہم و رشک مجھے ہے زلف یار کی ہو

نسیم سے بھی مکدر دماغ نازک یار
شمیم گل نہ کہیں ہم اثر غبار کی ہو

کسی میں اپنی تباہی کا پھر سبب ٹھہراؤں
گلہ نہ کر شکایت روزگار کے ہو

میں تیری آنکھ کو طفلی سے سمجھا تھا
قریب ہے کہ یہ آشوب روزگار کی ہو

صفائی عارض گل اوسکو آئینہ دکھلا گئے
صبا جو تا بہ اوس زلف مشکبار کی ہو

ہمارے ہاتھ سراسر میں بار گل خوردہ
ترے گلی میں جو ڈالیں بہار یار کی ہو

وہ اور مجھسی کریں عہدہ اسمیں تھے یہ تھے
کہ رات بھر اسی تکلیف انتظار کی ہو

تم اوس گلی میں مجھے اوسکو لطف یہ ہے
نگاہ یاس بھری جس امیدوار کی ہو

119

پاس آیا نہ موت بھی شب غم آ گھڑی نہ ہو
دور اپنی تیرگی شب غم کبھی ہو
ٹھہری تھی چھیڑ چھاڑ کی کہیں بگڑ نہ جائے بات
کیا روٹھی یار کیونکر دیکھوں شب وصال
مجھ دل جلے کی خاک کو آن اے صبا چھیڑ
تسکین خاک ہو مجھے تصویر یار سے
کیا شرم کی اوس آنکھ میں ہے گل ڈر بیا
اے چشم تر نہ جائیگا رونے سے سوز دل
سنتا نہیں باتیں ساری ادھر تو بلھو
ہم چل کھڑے ہوئے ملک الموت کے ساتھ
منظور دید میں ہمیں شرکت کسی نہیں
کون آئے گھر سے یا دعزیزان اگر نہ آئے
گلچین تو پھول توڑ ذرا دیکھ بھال کر
آزردہ دل ہیں دیکھو و ہیں نہ ہنسی ہم

جوہر کیا جو چھپا ہوں میں جیسے نہ ہو
سو چاند ساتھ نکلیں تو کچھ روشن نہ ہو
یہ بھی نصیب اپنے اونہیں گد گدی نہ ہو
ڈر ہے کہیں سحر نہ چار چھپی نہ ہو
چنگاری کوئی راکھ میں [illegible] نہ ہو
کا مکھڑے کے چاند سے تو [illegible] نہ ہو
مجھکو ہی یہ گمان ہی مو ہنے نہ ہو
پانی سے یہ لگی کہیں اپنی بجھے نہ ہو
دو باتیں میں جو عرض کروں ایک بھی
تھا یہ خیال اونہیں کا کہیں [illegible] نہ ہو
اے رشک [illegible] تو ہم نہ ہوں یا آرسی نہ ہو
غربت میں ساتھ کون دے جیسی نہ ہو
بلبل شکستہ بال کہیں ٹھیکتی نہ ہو
کچھ اور دل لگی ہیں کہیں دل لگی نہ ہو

کرتی ہو نطق لوگوں کی ہر شب حرام نیند
فریاد کا تمہاری کوئی نالشی نہ ہو

دیکھتا ہوں دل لگی آئینہ میں اوس تمثال کو
حسن ڈھونڈھی خود فروشی کی لیے لالا کو
میر کو سونکی طلب سے ضد یہی اطفال کو

کہد و دیکھی آسکے اعکند سر میں اقبال کو
شرم کو یہ کد نہ دیکھی آئینہ تمثال کو
کاٹ ڈالا مشفقے باب استفعال کو

نامہربان نہیں

یار آتا ہے خدا جانے شب ہجر میں کیونکر
روح جاتی ہے بدن سے کہ استقبال کو

آستان یار پہ ہونا جبہ سائی نصیب
خاک در تاج شرف بخشی ہے اقبال کو

نوکری جس کو نہیں چیز ہی نقطہ نواز
کر دیا زینت دہ رخ حسینان خال کو

ہوئی بندی کی طرح وارفتگی ہر سر قدم
دیکھتی چلتے اگر سرکار اپنے چال کو

ای قناعت تو نے یا اوس کی کیا حسن سلوک
دیکھیا [illegible] کر دیا سب ایک [illegible] کو

صاف رخ میں آئینے کا منہ نظر آنے لگا
آئینہ حسن صفا نے کر دیا ہے گال کو

شوق طوطی کا ہے جنکو عشق خط سبز ہے
اور عاشق لعل لب کے [illegible] کو

وصف گیسو میں ہمارا ذہن ہے باریک بین
وقت فکرت کھینچتے ہیں بال کی ہم کھال کو

کیا اشارہ میری نسبت غیر نے ہنس کے کیا
کیوں فقط پائی آنکھ کیا سوجھی ہے اس دجال کو

دو قدم تکلیف کی ہمکو اجازت دی جو ناز
دیکھ او جا کی اپنی نطق خستہ حال کو

سر ہے سودائے یار کرنیکو
دل ہے تجھ سے پیار کرنے کو

خنجر ہیں وار کرنے کو
آپ ہیں مار مار کرنے کو

اس طرح کا حسین جیسے تم
کسکو ملتا ہے پیار کرنیکو

وصل کی شب ہے لیٹنے [illegible]
دن پڑا ہے شمار کرنے کو

سونے دے ایدل آنکھ لگ جاتی
رات بھر یار یار کرنے کو

لی چلی ہمکو دل کی بیتابی
کوئی جاناں میں خوار کرنیکو

بد بلا ہے شب سیاہ فراق
عامل آئی حصار کرنے کو

جلد جانے سے اور کیا مطلب
آئی تھی بیقرار کرنے کو

ق

نور نظر میں

۱۲۱

وہ بتے پھر وعدہ ہای خلاف
روبرو اوسکے رکھدیا کسنے
دن ہی گننے کو ہجر مین گھڑیان
ہم نہین کچھ بھی پرچہ گیا ہین

ہم ہوئے انتظار کرنے کو
شمع کو شرمسار کرنے کو
رات تارے شمار کرنے کو
عاشقو نہین شمار کرنے کو

تلطف یار ونکی ہم نشو جو سلوک
پھر نہ جچا ہے یار کرنے کو

تا صحوا اس عقل و دانائی کے ساتہ
رخصت ای ناموس ای ننگ الوداع
مٹ گئے بس دیکھکر تیرا ابناؤ
ہے مصیبت ہر گھڑی کا اضطراب
کیون حریف یاوہ گو سے منہ لگوت
لاگ ہے تیری یہی دل کی لگاؤ
عشق مین لاتین بہی مجبیر بلا
ایک لشکر ہے ہجوم یاس سے
ہے بلائی جان عالم ہر ادا

یک رہے ہو مجہ سے رسوائی کی ساتہ
عشق کا ہی لطف رسوائی کی ساتہ
بگڑی ہم تیری خود آرائی کی ساتہ
دل خدادی تو شکیبائی کی ساتہ
بحث کیا بلبل کو غوغائی کی ساتہ
ہون حرا افسوس شوخ ہرجائی کی ساتہ
فتنہ ہین آنکھین بہی بینائی کی ساتہ
ای صنم تیرے تنہائی کی ساتہ
وہ نکل آئین انگڑائی کی ساتہ

کون سی خوبی نہین اوس بت مین تلطف
خوش ادائی بہی ہے رعنائی کے ساتہ

مست ہوی پیو سرو کے ساتہ
ساغر چشم جھلکے پڑتے ہین

ہم بہی تو ہین تمہی حضور کے ساتہ
ہی جلوہ ہے کس قصور کے ساتہ

وبال بیان

ردیف نون

دہیان مین تیرے ابہی رہتے ہین باہم
رات سوتے ہین ایک حور کے ساتھ

کج ادائی ہر اک ادا مین ہے
ناز بہی ہین تو کشش کے ساتھ

شب غم مین کہین جو مرجاتا
تو لگا مارتی وہ حور کے ساتھ

تیرا لعل کیا ہرے سے مجھے
سنگ لپوانہ ہے حضور کے ساتھ

ای ستم پیشہ اے تغافل کیش
دیکھ ادہر کو ذرا غرور کے ساتھ

رخ پہ آتی ہے زلف بل کہا کر
ابر اڑتا ہے برق طور کے ساتھ

عاشقانہ ہے میری طرز فغان
نطق تجہکو نہین خاک صور کے ساتھ

نہین سو بلا مین جان کو ملبوس تنگ کے ساتھ
جہگڑے قضا نے قطع کیے سب کفن کے ساتھ

ای نطق باغ آئی ہوا وہ گلبدن کے ساتھ
چلئے چلو نہ جوش بہار چمن کے ساتھ

بعد فنا کسی سے تعلق نہین مجھے
سارا تہا ربط رابطہ جان و تن کے ساتھ

لڑنا جہگڑنا اونسے یہ اینا شب وصال
دولہا کی جہیڑ چہاڑ ہے گویا دولہن کے ساتھ

دشت جنون کو جاتی ہین ای عیش الوداع
رخصت تجہی بہی کرتے ہین اہل وطن کے ساتھ

مجہکو پڑی ہین جو پیچ محبت مین بیجا
وابستگی ہے زلف شکن در شکن کے ساتھ

وہ نہال حسن کا یہ نخل باغ کا
کیا سیب کو مناسبت اوسکے ذقن کے ساتھ

چل او قضا کسی یہ بکہیڑے پسند مین
مرتا نہین ہون قید مزار و کفن کے ساتھ

کیونکر گلے لگاون نہ وہ لاسکین تجہے تاب
جلتا ہے میرا سینہ بہی دل کی جلن کے ساتھ

پرویز کو بہی عشق چکہائے ذرا مزہ
تیشے پہاڑ کاٹنے کو کوہکن کے ساتھ

اب وہ پری بنے ہوئی جاتی ہین سیر کو
ای نطق جو کہ تو بہی ہو دیوانہ بن کے ساتھ

آئی بہار وحشت دل بھکولے اڑی
ہم بھی ہوا پر آگئے بوئے چمن کے ساتھ

اللہ رے ضعف اب ہماری ہے یہ شکل
گویا کہ نقش جان کو تھا ربط تن کے ساتھ

کہتے ہیں وہ جو دوڑ کے لپٹو نہیں راہ میں
عیار یونکی باتیں ہیں دیوانہ پن کے ساتھ

گل کو بھی تیرے ساتھ ہزاروں شوق رنگ کا
بلبل نہ بحث مجھ سے دریدہ دہن کے ساتھ

رشک رقیب ہو تو سر شام جل بجھے
دم بھر کٹی نہ شمع کی دل لگی جلن کے ساتھ

آتا ہی نکلتا یاد خدا مغفرت کرے
[illegible] باتیں وہ دیوانہ پن کے ساتھ

بے تکلف سیر کو نکلے وہ اس چھل بل کے ساتھ
لوٹتی تھی سیکڑوں بازاریں آنچل کے ساتھ

مہندی پیر میں جو پہنچا [illegible]
موج بھی اوٹھی مے تعظیم کو بوتل کے ساتھ

اون حسین پیروں پہ [illegible]
نطق باریک ہو جیسے لوح پر جدول کے ساتھ

بازو [illegible] بار بار آتی ہے [illegible]
کیا تماشا ہے کہ لڑتا ہی وہ [illegible] مشعل کے ساتھ

دونوں ابرو میں تمہاری [illegible] ایک ہے
مصرعۂ ثانی کو کتنا ربط ہے اول کے ساتھ

رند مشرب جو ہیں [illegible]
سر ہلکا یا ہے چھکانے والا [illegible] بوتل کے ساتھ

لطف وہ بھی قید ہے [illegible]
اے جنون جنگل ہمارا چل بسا جنگل کے ساتھ

آپ اگر رخ سے اولٹ دیں سیر گلشن میں نقاب
بلبلیں ہو جائیں بیہوش [illegible] کے ساتھ

گل [illegible] کیا کیا [illegible]
دشت میں [illegible] قدم [illegible] کے ساتھ

جب بہار آتی ہے پیدا ہوتی ہیں آنکھ جنون
بیہوش [illegible] کو دلیل کے ساتھ

بیٹھا چلتا ہے ظالم نے نکالی ہے وہ چال
دل [illegible] قدم [illegible] گل کے ساتھ

[illegible] قد عاشق سے [illegible]
[illegible] جہان [illegible] گیسو [illegible] کے ساتھ

قیس سے ناحق ہے ہمکو بحث فن عشق میں
نطق تم بھی گفتگو کرتے ہو کس پاگل کے ساتھ

ہے چھپا ... فلک کو عرش بریں کے ساتھ
اب بھی بات چیت ہے روح الامین کے ساتھ

دیدار وقت نزع وہ آکر دکھا گئے
حسرت نکل گئی نفس واپسین کے ساتھ

تکلیف درد دل ... [illegible]
لو جان ... [illegible]

دو گے سوال وصل کا ... [illegible]
یہ جان لو کہ ... [illegible]

کیا تیغ اوٹھ سکی کہ مری قتل ... [illegible]
چہرہ بھی لگا ابھی ... جبین کے ساتھ

بجلی سی گر پڑی مری کشت امید پر
اک حرف ... نگہ خشمگین کے ساتھ

کہ مجھ گناہ گار کو ... بڑی ہیں
جانا جدا ہی ... جان حسین کے ساتھ

اے دل فریب مکر دغا جو ... جانتا
وعدہ ہو ... الیقین کے ساتھ

تیر کرشمہ گوشۂ ابرو سے چھوڑ کر
آہو ہی دل کو مار کمان کمین کے ساتھ

آنکھوں میں دم ابھی ہے ... بیٹھ جا
اے جان جا ... واپسین کے ساتھ

کیا کیا کیا ہے ... ہمیشہ وصال
لی ... برہمن کے ساتھ

جیسے لپٹ گئی گلے سے رو رہی ہیں ...
سوتی لپٹ لپٹ کے گلو ... کے ساتھ

موج شمیم مشک مری بیڑیاں تھو
وابستگی ہے سلسلۂ عنبرین کے ساتھ

صحبت بد آرزو کی کب پارسا سے ہو
دنیا نہو گی جمع کسی طرح دین کے ساتھ

تمکین سکہ بیہودہ گردی سے فائدہ
اے چرخ ... رہ نہیں جا کے زمین کے ساتھ

یار و نسی کیا چھپائی ہوائی نطق کھل گیا
چوری چھپی کا ربط وہ پردہ نشین کے ساتھ

[illegible]

پھرون نہ ساتھ یہ کیا میری اختیار میں ہے
نہ اس سے پہلے حسین ایسے بے مروت تھے
یہ زینت آج جلی کچھ زور دلکو بہائی ہے
رقیب کو وہ لیئے اپنے گھر مین سوتے ہین
عبث نہین ہے نصیحت اوسی سے کہ ناصح
جواب چاک گریبان ہی دامن گل کا
وہ تاک جہانک کی عادت گئی نہ یونہا
چمن مین اوس رخ رنگین کو چھوڑ کر جاتی
نہ زینہار نکیرین سے وہ بولے گا

عنان ال تو کف طفل نے سوار مین ہے
وفا کا محو اثبات تیر روزگار مین ہے
ہماری جان تمہاری گلی کے خار مین ہے
مزا انہین یہان جنکے انتظار مین ہے
دل اپنے بس مین نہین اونکی اختیار مین ہے
ہمارا سینہ سپر کی جنون بہار مین ہے
طرف بہشت کی کھڑکی مری مزار مین ہے
وہ کونسی ہے نئی شاخ جو بہار مین ہے
جو کوئی یار سے روٹھا پڑا مزار مین ہے

یہ لحنت دل ہمین اہی ظلم اپنی پلکونپر
نیا طلسم ہے یعنی شگوفہ خار مین ہے

دہن سخن سے برا اچھا ہے گفتگو کیا ہے
جو منہ چڑہائی گا جو رو نکالیں انقش قدم
نہین جوانسہ گل کو برای خود بینے
اگرچہ سوت زمانی مین ہی بہت بدنام
تصور مین یہ خفا عجب تماشا ہے
وہ ایک طفل دبستان ہی سوچتی ازہ
حضور ہی کی اشارے سے پھیر تا ہمین
نکل گئے غم و غصہ کہ کہا گئے حسرت

پڑا ہی کمر تو بتا تجھ مین کیا ہی تو کیا ہے
تو کیون پری کی طرح سایہ کہی گا تو کیا ہے
تو پھر چمن مین صبا وجہ آرزو کیا ہے
پر اوس خسیس کی تجھ سے روبرو کیا ہے
کسی خسیس تماشا پہ روبرو کیا ہے
ہمارے سامنے مجنون کی آبرو کیا ہے
حضور ہی کی کرشمے ہین یہ عدو کیا ہے
کچھ اور ذکر کرو دل کی گفتگو کیا ہے

لڑے جو غیر سے بوجہ آپ خوب کیا
مثال صبح ہمیشہ سے ہون گریبان چاک
یہی کو زرد کیا آہ مین لگا یا داغ
شہید وہ ہے جو مرکر دکھاے رنگ فا
تجھے ہی رحم نہین تجھے جو صبر نہین
وہی کہو جو فسون مین گل کہا تہا تجھے
چراغ خانۂ دل نور دیدۂ عاشق

پر اسکا تذکرہ بندی کی رو برو کیا ہی
نہین جانتا نہین تجھ سے کیا رفو کیا ہے
تمہارے سیب زنخدان مین زنگ بو کیا ہے
جو جھوٹ جای چھوانی بھی وہ لہو کیا ہی
کہے گا کیا مری عادت کو تیری خو کیا ہی
خلاف واقعہ تقریر دو بدو کیا ہے
کہو نہین اسکے سوا کیا وہ شمع رو کیا ہے

حنا رنگ اکت نہ جبکہ جمنے دے
تو اہل شکوہ عبث ہی تر الہو کیا ہے

یہی صفا ہے جو رخسار مہ لقا کے لیے
حضور نے دل عالم بہنو ہی کہا کے لیے
گناہ لی گہنی ہے مری سزا کے لیے
حرم کو کب مین چلا تہا جو دعا کے لیے
شب وصال کا گریہ تہا بہ روز فراق
وہ اب مین ہون گہر نگ وہ ہے مین گل کی ان
مودب ایسے تہی صحرای نجد کے کانٹے
مری نجات کی باعث ہیں تو نے ظلم ہوے
بلائی اونہین مری تہا وہ بتکلف ہون
نہ تہے تو تپ کہیں گر ہوئی آتش گل سے

حلب کو آئینے بہر جابین کی جلا کے لیے
بزور تیغ لیے ملک سب دبا کے لیے
کرو شہید شہیدان کربلا کے لیے
جو تیار ہوئے ہین موجود دست و پا کے لیے
ہم ابتدا ہی مین وقتی تہی انتہا کے لیے
وفا ہے میرے لیے مین بنا وفا کے لیے
قدم ہر ایک نے قیس برہنہ پا کے لیے
بہانہ چاہیے کچھ رحمت خدا کے لیے
حریف نشے کو ٹہرای حیا کے لیے
چمن مین آپ جایا کرین حنا کے لیے

شادی وصل ... [illegible] ... ہو

دنیا میں ... [illegible] ... ہو

اردو نظم ... [illegible] ... ہو

رباعی

... [illegible] ... گلشن ... ہو

... [illegible] ... ہو

تو شاہ حسن ہے گھر گھر نہ پھر برائے خدا
لطیف طبع کو ہر انجمن میں یار ملے
دہان زخم تنی بھی یہ سب قاتل ہے
یہ خون دل کی جو قطرے ہیں تجھے گمان ہے
ستم کا قصد جو ہو سرخ کا ہو لینے دو
ہمیشہ گل ... قفس میں لاتی تھی
لبان ... ہی کی ... آب حیوان ہیں
وہ بند لگا ہو لینے ہر ... انگشتین
ادا و ناز تو پہلی ہی سے ... دل جان
کبھی ہے قیمت ... گئی ہے یار
تلاش ہیں وہ ... کہ جسم اپنا
برائے یار آنکھوں ... بستی بعد

یہ کوچہ گرد ہاں مخصوص ہیں گدا کے لیے
کہ ردک لوگ نہیں بھی کہیں ہوا کے لیے
زبان منہ میں نہیں عرض مدعا کے لیے
نئے نیا ئے ہیں تکمے تری قبا کے لیے
کہ وجہ خاص کوئی چاہیے سزا کے لیے
یہ ستمی نہیں ... صبا کے لیے
جناب خضر ... بقا کے لیے
جنہیں خدا نے بنایا فقط جفا کے لیے
وہ ہاتھ کیا مری پاس آتے ہیں جفا کے لیے
... کہ ... نہیں آگ کے لیے
... نقش پا کے لیے
اگر نہیں ... عمل ... قربا کے لیے

... تو گلشن میں
... [illegible] ...

تری ستم میں کچھ ایسی ادا نکلتی ہے
تری نگاہ میں بھی ... لالہ زار
بہار کیا ہے نئی سیر کیا ہے گلشن میں
ملال ... میں جا بات کی جان جاتی ہے
جو وقت معرکہ مردانگی سے کھیت رہے

... دل سے دعا نکلتی ہے
... سب نکلتے ہیں
... آنکھوں کی قبا نکلتی ہے
خدا کا شکر ہے گھر سے بلا نکلتے ہے
او نہیں کی خاک سے مردم گیا نکلتے ہیں

[illegible]

[illegible]

تو اپنے گھر سے [illegible] قتل عام [illegible] — کہ تیرے [illegible] میں قاتل قضا نکلتی ہے

ہنسی [illegible] خانمان [illegible] — اسی [illegible] خانہ [illegible] بلا نکلتی ہے

وہی قضا کی جگہ [illegible] شمشیر کا [illegible] — [illegible] کوئی نہ کوئی شکوا نکلتی ہے

نگاہ دوست کے دل میں جگہ [illegible] — کمان ابرو [illegible] زبان سے [illegible] جا نکلتے ہے

نہ ارمان [illegible] نگاہ [illegible] — مری بقا میں فنا کی ادا نکلتے ہے

نہ [illegible] دل [illegible] نکلنے کی راہ نکلے ہے — یہ آرزو ہے جو [illegible] ہوا نکلتے ہے

وہ اور لوگ ہیں [illegible] دعا [illegible]
ہمارے [illegible] منہ سے [illegible] دعا نکلتے ہے

نکالیں [illegible] — ستم [illegible] آسمان اونکے

انہوں نے جو [illegible] عادت [illegible] — مری [illegible] ناتوان اونکے

عدو کو جو [illegible] — یہ سب [illegible] جان ناتوان اونکے

عدو کے جان ہیں [illegible] — مری [illegible] امتحان اونکے

نگاہیں ہوتی ہیں عاشق کی [illegible] بار — بلا کی [illegible] بلیاں اونکے

نہ ہو [illegible] داغ اوسکے [illegible] کو — یہ میرا گوشت [illegible] استخوان اونکے

ہوئی [illegible] مشکل [illegible] — نہ [illegible] جسم ناتوان اونکے

گیا میں [illegible] کا مارا [illegible] کو مری گیا — نشان [illegible] جہان اونکے

دیا [illegible] ہیں [illegible] غم کے — مجال ہے کہ [illegible] استخوان اونکے

ابھی تو [illegible] دیوار میں [illegible] ہوں — نصیب [illegible] پاسبان اونکے

کہانی اپنی بھی در پردہ ہم سنائیں گے — کہیں جو ہو گئی [illegible] قصہ خوان اونکے

[illegible]

ہیجان دیکھو

از عشق کی بنا ہو ہیجان دیکھو

ترہمسے پوچھئے کیا کیا وہ ہین رقیبو نکے
ہوالقین ٹپکتی ہے پہول سی شبنم
سنگ حبیب کی عوت کریگی عاشق لوگ
یہ ہفت چرخ بلا کیا ہین ای ستمگر خلق
مجال کیا ہی گلی ہین شتاب سلین عاشق

جلیل و نکے شفیق اونکی مہربان اونکے
ہوئی جو گال غضب مین عدو فشان اونکے
بچین گئے تم کے جو کہا نہ سے استخوان اونکی
بچھے تو مان گئے ہین فرشتے خان اونکی
غضب کے باوٗلی کتی ہین پاسبان اونکے

مسیح کا ہسکو ٹھیک کیاز اون لبو نکو کہو
تڑپ تڑپکی مری نطق ہیجان اونکے

مطلب کا سخن لب سے نکلنے نہین دیتے
کرتے ہین اوسی بال کی تعلیم وفا کی
ہم وصل کی شب جب کبھی جاتے ہین صدیہ
یہ شوق ہم آغوشی دلبر ہے شب وصل
ہر وقت ہے دل مین تری صورت کا تصور
ہر جور پر آئندہ کو وعدہ ہی کرم کا
شوخی تسے نکل جاتی ہین آغوش سے بار
ماریک ہین فرات اتر بخت سیہ سے
پہلو سے سرکنے نہین دیتے ہین تکیہ کو
سنسن ہوا لیتے ہین جو نقشے مقرر

وہ دیکھ تماشا کو او بلنے نہین دیتے
تعولی کو بہی ہم آنکہ بدلنے نہین دیتے
پھر اوسکی نہین ایک کبھی چلنے نہین دیتے
کروٹ اوسے تا صبح بدلنے نہین دیتے
ہم آئینے سے عکس نکلنے نہین دیتے
دم گھونٹتے ہین جان نکلنے نہین دیتے
ارمان مری دل کا نکلنے نہین دیتے
ہم رنگ زمانے کو بدلنے نہین دیتے
پھر مری چہاتی کا وہ ٹلنے نہین دیتے
سیر اپنی طبیعت کو بہلنے نہین دیتے

شامت یہ نصیبون ہی کی ہی نطق ہے ساری
لبریز ہوسکے ذکو بہی ٹلنے نہین دیتے

[illegible]

دختِ رز سے آشنائی کھل گئی
شیخ جی کی پارسائی کھل گئی

سر سے لیکر تا بہ سینہ کھل گیا
دستِ قاتل کی صفائی کھل گئی

ہائے اُس الفت فنی کی پردہ در
ہمنے کتنی ہی چھپائی کھل گئی

دلکی چوری جسکا مشکل تھا سراغ
آنکھ جا لڑنے سے چورائی کھل گئی

کیا کدورت دلمیں کہتے ہیں ہم
ایک بدلی تھی کہ آئی کھل گئی

زلف تک اوسکا ن سی اوڑتی نہیں
آہ کی اپنی رسائی کھل گئی

تونے پایا ہے صنم یہ سینہ صاف
بات جو دلمیں چھپائی کھل گئی

نطق سن لوگے جو وہ گلشن گیا
بلبلونکی خوش نوائی کھل گئے

[illegible]

پاسِ ناموس تھا جب ہوش بجا رکھتے تھے
دلِ بیتاب کو ہاتھوں سے دبا رکھتے تھے

دم رُکا سا دگئی حور جنان نے ایسا
یاد وہ آئے جو انداز و ادا رکھتے تھے

دلِ بیتاب کا اب تو نہیں او تنا ہی خیال
اس سے پہلے وہ کبھی ہاتھ تہ ذرا رکھتے تھے

اپنی بیمار سے پرہیز تھا اونکو ورنہ
خال لب میں اثر جب شفا رکھتے تھے

چاند گہنائی خط سے وہی گال ہیں اب
جو کبھی ماہِ دو ہفتہ کی صفا رکھتے تھے

چاند سا چہرہ حسینوں کا تھا سادہ سادہ
کیا تکلف تھا نہ جب خال و فا رکھتے تھے

بیکسی پاس نے اپنی وہ بتوں کی بس میں
تھی یہ حالت کہ کبھی تو نہ خدا رکھتے تھے

تھا ادنہیں شوق خنا تو گہ و بیگہ کرتے
ناتوانی میں بھی ہم خون لگا رکھتے تھے

دل پر داغ بچا ہی پر طاؤس ای نطق
یار کی زخمی شمشیر ادا رکھتے تھے ✣

سر کا پردہ

[illegible]

پھر حصول زیست کہ وہ وصل کہ مجھے
قسمت میں جب نہ تھا تو یہی ہے بلد مجھے
روح القدس ہوا کئے مستند مجھے
لیسا ... کیا بی حسد مجھے
جز درس عشق اور نہ کوئی سبق لیا
دارا کا تخت ہے مجھے یہ بوریائے فقر
ہیں ... ان عارض رنگین ...

...
...
...
...
ایسا ... کی ... مجھے
تاج سکندری ہی کلاہ نمد مجھے
...

دیوانہ عشق ہوں ترے ... کو زرد
سر پھوڑنے کو چاہیے خشت لحد مجھے

جوش شباب ... ہیں ... سے ہو گئے
بادل اٹھے ... ساقی ... بھرے ہوئے
آئی بہار آپ کے ... انکھڑیاں ... شیشے
تعویذ ... کہ آج کل
خالی ہو دل بلا سے مجھ کو ... لبین
رکھتا ہی عاشقوں سے تو کیا دل میں ...
ڈرتے تمہارے رو نہیں سکتے ہیں ...
اعجاز عیسوی لب معجز نما میں ہے
جانیں ہم آپ سے دغا کیجئے اگر
دو چار دل ... ہیں جو ...

...
...
...
...
کانٹے ہیں میرے پیٹ میں گلرو بھرے ہوئے
بیٹھے ہیں جب ہم آنکھ میں آنسو بھرے ہوئے
آنکھوں میں ... کی ہیں جادو بھرے ہوئے
دفتر ہیں یوں ... خطوط ... بھرے ہوئے
...

آج شہر فشان کی ذرا سیر دیکھنا غنچے کی جگہ سے ہی کھلتا ہی بس ہی [illegible] آیا وہ مست ناز	وہ جاتی ہین گھر مین جگنو بھرے ہوئے اوس نقش بہار ناز کی ہی بو بھرے ہوئے گویا ہین چشم جام مین آنسو بھرے ہوئے

کیا ساتھ دی سکین گے مرے شہسوار کا
[illegible] ہین نسیم کے پا بو بھرے ہوئے

[illegible] نسیم کی سستی آتی [illegible] آئی ہی پیغام وصال [illegible] باب نہ کھلا [illegible] بیٹھے ہین [illegible] سانس جب بیٹھے ہین دل ٹوٹے [illegible] فرق یاد آیا [illegible] وہ آنا ایجان جانی کس سے اوڑی رنگ [illegible]	منہ کھلا زخم کا گویا کہ جمہائی آئی پھر صبا کیون تو یہان باد ہوائی آئی ہاتھ کب قفل در دیر کی کنجی آئے کیون تو ای باد صبا صحرا مین ڈھونڈی آئی حلق تک لا کہ جگہ بستی اوٹھتی آئے شیخ جی ہے طبیعت جدہر آئی آئے عمر کے ایام مین جب بات اندھیری آئے دیکھی سوانگ وہ کیا لائین گے ہولی آئے

دہر دیا عشق کی بیگار مین قسمت نے اوسے
کوہکن چھوٹ گیا نطق کی باری آئے

ہم اونکی پاس سے کچھ بجھتو سی لڑکی اوٹھے مین زند کیا ہون اگر لکھتی بھی آ بیٹھے [illegible] سمجھے ہین سر محفل [illegible] [illegible] جو کہین بن [illegible] خوشامد سے	اوٹھی بگڑ کے گر آئی دل بگڑ کے اوٹھے تری دوکان سے پیر مغان بگڑ کے اوٹھے بگاڑ دینگے ابھی منہ جو ہم بگڑ کے اوٹھے پھرین گے پھر تو سر اونکی جو پاؤن پڑ کے اوٹھے

بنا گئے ہیں جو کھلا کی زلف سودائی
اوٹھی جو پاس سے زنجیر میں جکڑ کے اوٹھے

چلے جب آپ سے وارفتہ آہ کے پہلے
وہ ناتوان بہت تھی عصا پکڑ کے اوٹھے

عیان ہے جنبش سر سے کہ تم بھی مان گئے
مرے عدو جو مرے حق میں کسی جھگڑ کے اوٹھے

جب اونسی جاہا بناؤں نشان تیر جفا
ہم آڑ اپنی فنا کی وہیں پکڑ کے اوٹھے

لے ہیں مستو نکلو جی سنبھالنے والے
اوٹھے جو نشے میں وہ تن سبو پکڑ کے اوٹھے

تمہاری تیغ تغافل نے جنکو کشتہ کیا
پڑے رہے یونہیں لاشے نہ اونکی اکڑ کے اوٹھے

بس فنا ہی تھا تعلق میں فلک سے دبا
بگولے بن میں ہی خاک سے اڑکے اوٹھے

ربط آپ سے بڑھا کے یہ بے آبرو ہوئے
پہلے تھے آپ آپ سے تم تم سے تو ہوئے

مینا گداز بادۂ سرجوش عشق ہے
دیکھو سے گر تم ہے گانہ دل بے لہو ہوئے

زخم جگر کو سوزن مژگان سے سی دیا
تار نگاہ سے کے تار رفو ہوئے

کیوں جا کے پھر نہ آئے مرے پاس ہمنشین
میرا وہ ہوش بہک گئے یار نگت وہ ہوئے

منہ مجھ سے پھیرتا ہی یہ قاتل کو شک نہو
ہنگام ذبح اس سے نہ ہم قبلہ رو ہوئے

گھر بار چھوڑ چھاڑ کے نکلے تلاش کو
خانہ خراب تیرے لئے کو بکو ہوئے

اپنا سا لیکے منہ ترے حیران رہ گئے
آئینے مہر و ماہ کے جب روبرو ہوئے

تہا در دسر کبھی تو کبھی نیند کا خمار
کیا کیا تشنہ وصال نہو حیلہ جو ہوئے

وحشت بہار میں لئے پھرتی ہے جابجا
ہم آدمی تھے کسی گل کی بو ہوئے

رونیکا اب نچوڑ ہے قصہ تمام ہے
ناصح کو مژدہ ہو جگر و دل لہو ہوئے

کیا کیا چڑھے ہوئی مری نشے اوتر گئے
جب رات اختلاط میں وہ ترشرو ہوئے

منہ دیکھو نطق کا وہ بھلا منہ دکھاینگے
جو شرم سے نہ آئینے کے روبرو ہوئے

ہاں ہی رقیب خیر منا اپنی جان کے
نوبت ہے میرے بعد ترے امتحان کی

اپنوں کی طعن غیر کی چشمک ہر آن کے
تیرے لیئے اوٹھائی ملامت جہان کے

رفعت میں کیا بیان کروں اوس مکان کی
چھت عرش کی ہے اور زمین آسمان کے

فریاد عندلیب ٹھٹکتی ہے باغ مین
راہ اے صبا بتادی اوسی گل کی کان کے

پست و بلند دہر سے ایسا ہون خوش
پوچھو زمین کی تو کہوں آسمان کے

شیشے سے بھی لطیف ہی اوس شوخ کا بدن
سرخی گلی سے پھوٹ نکلتے ہیں پان کے

آگے ہمارے آہ کے کچھ بھی نہیں ہے برق
یعنی بلا مبالغہ بجلی ہے کان کے

ہے شیخ جی کو مجھے میکدے کے فکر
منظور ہر کسی کو ہے رونق دکان کے

ای تیغ اوسکے پیاس سے خون سے بجھا
حالت ہے تیری تیغ میں سوکھی زبان کے

جسکو لبوں تک آنے کی حسرت ہی رہ گئے
واحسرتا وہ آہ ہے مجھ ناتوان کے

پھر صاعقہ کمان جو گئی گرشتی جمال
بجلی بنے گی آہ کی بجلی یہ کان کے

اوس جسم نازنین کی میں تعریف کیا کرون
دل کی گدازی اور لطافت ہی جان کے

ایمن نہوں ہزار تواضع کرے عدو
جھکنے کو اوسکی جان لچک ہے کمان کے

کب ہوسکے گا عہدہ بر آیہ نیاز مند
جب نازہ ہر گھڑی کے ادا ہی ہر آن کے

ای نطق بن پڑے مژہ یار کے صفت
رکھ لے خدا نے نوک ہماری زبان کے

دلکو شب فراق میں جب بیکلی ہوئے
تصویر یار سامنے آکر کھڑے ہوئے

ہے تیرگی سے یہ شب غم کو ڈرے ہوئے
آتی ہے نیند وصل میں بھی چونکتے ہوئے

کس کس مزے سے لطف کے پہرے دیکھیں جان لے
سوچ تبسم آپکی ہنسی چہرے ہوئے

جب تک اثر تھا عشق میں ہر طرح زور تھا
جو بات ہم نے چاہی سو ہم سے وہی ہوئے

پھر گالیاں سناؤ کہ پھر بوسہ لے لیا
پھر دو وہی سزا کہ خطا پھر وہی ہوئے

نکلا جو خط دل اوس یم خوبی سے پھر گیا
کشتی سنبھالی خضر نے کیا ڈوبتی ہوئے

وہی شمع اس جلانی کی ہوا جس میں فروغ
پھر داغ کیا بجھائی ہی کیسی لگی ہوئے

آگے تو ایک لطف تری تھی بلائی دل
چوٹی بھی اب ہے جان کو پیچھے پڑی ہوئے

دیکھی جو شب شرارت بیجا تو میری طرح
محفل سے اونکی شمع بھی ہی جلتے ہوئے

آواز دردناک تو ہے دل لگی نہیں
ہے عندلیب گل سے مگر ہنستے ہوئے

ای نطق جو حریف سخن ہو بچھاڑ دو ان
ز دردوں پر آج کل ہی طبیعت پڑی ہوئے

اونکو مانع ہیں اونکی گھر والے
روکتی ہیں مجھے ادہر والے

دوست پھر کہیں جب اونکی سے
چاہیے ہوں ادہر ادہر والے

میں ہوں ہاں ان چور چور کرد
جاگ اوٹھیں گے یہ فتنے گھر والے

اوڑ چلی وسمہ ہی کے دیوانے
جوش وحشت سے ہوکے پر والے

اونکے دندان وہ ہیں گہر ہیں
آئین پر کہیں نہ نظر والے

کس بحیر ونکی ہو کبھی میرے
نہیں کھلتا کہ ہو کدہر والے

اونکا شکوہ کردن تو بگڑیں آپ
حضرت دل ہے او دہر والے

بانی عشق حضرت دل ہیں
خیر سے آپ ہی ہیں شہر والے

گل سنین کیا غریب بلبل کی
اوٹھے لیند سیر کو چلیئے
ہین وہ بلبل ہزار سے بہتر
بلکہ بس بہاگ جائین گی قاتل

حسن والے ہین ور زر والے
منتظر ہونگے رہگزر والے
دو ہی نالے ہوں اثر والے
جان دین گے ہمین جگر والے

بس یہی ہی علاج سر پہوڑین
نطق الفت کی درد سر والے

جلوۂ یار سے موت آئی دل افگارون کی
خط نے ہاتی سے بہارین گئین رخسارون کی
منہ جو دیکھین ہی صیاد کا مرغان چمن
تیغ بے جستیو نسے جو پریان آئین
انہی کوچے سی نہ کہدو انہین بدنام نہو
گھٹ کی مر جائینگے وہ دن مین قفس مین صیاد
سر پٹکنا مرا تھوڑا انہین بیتابی سے
چاندنی کو جو جوش آئی تری گوری کی جبین
جس دیے سیکڑون عاشق کہین شوق ہو
چارون کی ہی تمہاری گل عارض کی بہار
پھول مشتر ہے بڑی ہین ادہر مضطر
پہنچے آج سر شوای گئے بال وہان
سیر بازار سے رنگت ہوئی ادہر کی تبدیل

چاندنی مار گئی چاند سی رخسارون کے
دب گئی گل ہوئی نشو و نما خارون کی
راہ نالی کی فراموش ہو منقارون کی
دیکھون شکل آنکہ اٹھا کر بہی خریدارون کی
ای ستمگر یہ زارین ہین وفادارون کی
جیت لیجہ خیر خبر پائین گی گلزارون کی
رات بہر خیر منائی ہین ہم دیوارون کی
ایسی لپٹی کہ سفیدی ہوئی دیوارون کی
ابہی کہل جائیگی قلعی تری دیوارون کی
رنگت اوڑ جائیگی پہول سی رخسارون کی
کب شکست آج ہی میخوارون کی
پڑ گئین لفظون کی گرفتارون کی
نازکی ہی نہیں برداشت یہ تلوارون کی

۱۳۷

[illegible]

[illegible]

جیا نہ کیا مرے نگہ یاس نے پہلے ہی
آنکھ ہو نہ اشک بیمار کی گئی غیر سب

آنسو ہے رخ سے نہی آنکھوں سے انکار رونگی
تو لو کیا پہ نہی پریشان ہمین بیمار رونگی

نزدیک نہیں کیا ہی نطق شہرے لگتے ہین
شیرین کی کون سخن ہے انکار ہمین یار رونگی

اوس معرکے مین جا کی قدم اپنے گڑ گئے
قامت سے سرو کٹ گئے شمشاد گڑ گئے

وہ تیغ کھینچ کر جو ہوئے قتل اڑ گئے
ایکہی سے اودن ہنسو تمہین اشارے کیا ہے ہین

اے ضعف لب نہ زرد کہا چھوڑ دی ہین
دامان جیب چڑہ گئی معشوق کی جب

اونکی ہنسی کے طرز اور اسکی مشق مین
کچھ مال مہر حشر نہ ٹھہرے گا دیکھنا

بس بس ان اختلاط سے چڑہ ہی ہین اب
رتبہ ہمارا گھٹ گیا کبر و غرور سے

سنوانی لعت قید فامین غضب ہوا
کیسا ملاپ آت وہ لینے کو آئی تھے

بولے وہ ناز کی ہی ضعیفونکو دیکھکر

ہیبت سے نقش پاکی جہان پانو جکڑ گئے
پھولونکی رخ کی سامنے چہرے بگڑ گئے

چہری کی اودہر گئے نقشے بگڑ گئے
دو مصرعے ایک بیت کی آپس مین لڑ گئے

کہتے ہین تجھسے یار گئے ستم تجھسے
جنگی تھی عشق نے سجے اودہر گئے

غنچونکی منہ بنا کے بنا کے بگڑ گئے
سینے ہمارے داغ جنون کی جو چڑ گئے

جو کل فرے سے بات مین مجھسے بگڑ گئے
خود چار شانہ چت گرے اپنی اکڑ گئے

زنجیر مین وہ اور بھی مجھکو جکڑ گئے
ہین ور خانہ جنگ کہ گھر چڑہ کے لڑ گئے

پانی نگہ مین کانٹے کئے ایک گڑ گئے

باغ جہان مین نطق خموشی سے خیر ہے
غنچے جو کسل کھلا کے ہنسے منہ بگڑ گئے

[illegible]

سختی ہے نعمت اپنی سرخوان کو واسطے
[illegible] ہے کہ ہین جتنے لب و دندان کو واسطے

تعویذ نقش پائی صنم آگیا ہے ہاتھ
تسکین اضطراب دل و جان کے واسطے

غربت مین آگیا جو وطن سی کسی کا خط
پہیا نا تھا وہ داغ عزیزان کے واسطے

اے روز حشر لے نہ درازی مین لبنیان
ہین یہ تعلیان شب ہجران کے واسطے

پیدا ہوا ہون آج مین پتھر کا آدمی
آیا حریف سختی دوران کے واسطے

کیا نسبت اوسکی ہاتھ سی نگین ہو تو ہو
نرمی کہان تن پنجۂ مرجان کے واسطے

جی بھرکے خوب بخت کو سو لینے دیجیے
طول و درازگی شب ہجران کے واسطے

رفتار تیری باد بہاری سے ہے چمن
تو خود بہار گلشن امکان کے واسطے

کشتہ جو آرزو مین ہوئی ہین لقو داغ دل
لائی چراغ گنج شہیدان کے واسطے

حجت معلومی ہی مجھے علم مین نہین
ہے بحث ایک طفل دبستان کے واسطے

اہل عدم نہ پوچھیے آنے کا کچھ سبب
آیا سراغ عمر گریزان کے واسطے

داغ جنون نے پھیلکے ڈھانکا تمام جسم
تیار کی قبا تن عریان کے واسطے

اہل نظر بچھاتے ہین آنکھین نیاز سے
جاروب ہے مژہ در جانان کے واسطے

کاسٹ سی نکلے سی اگر سو تو کیون نہ ہو
نور قمر ہلال گریبان کے واسطے

آئینہ لیجیے عارض رنگین کو دیکھیے
گھبرائی نہ سیر گلستان کے واسطے

آخر جلا کہ ہجر مین مردہ سا ہون پڑا
ای جان جان بن تن بیجان کے واسطے

چین ابرو و نیر اونکی کیون ہر گھڑی ہو سطق
بل ہین ضرور شاخ غزالان کے واسطے

کیا بی بقا ہین عیش جہان خراب کے
چلتے ہین اپنے دور مین مانند حباب کے

١٣٩

انسان ہے

اے یار تیرے عارض رنگین کے روبرو
ہم بھی پرست حالت غم مین ہی مست مین
ای ترک تیری لاکھون دل جانسی مین غلام
بیداد کبر ناز تغافل خودی جفا
خال سیاہ صفحہ رخسار پر نہین
کیا واعظونکی بات سے ہے تلخ زندگی
پہونچا جو اوس مسیح کی لب تک تو اور گیا
رندو نیر ایک جام مین اسرار کہل گئے
درپیش ہے معاملہ قصاب گاو کا
پیری مین ہون کونسی وقت نشاط کو
معشوق سے وصال پہر اکثر نصیب تہا
دریا وہ بحر حسن چلا ہی برای غسل

کاٹے ہین باغبان نی تختی گلاب کے
بالفرض دل جلے تو مزی لین کباب کے
کانون مین ڈالے پہرتی ہین حلقے گلاب کے
ہین خیر سے شریر مصاحب جناب کے
نقطے کتاب حسن مین ہین انتخاب کے
رندونکو جیتے جی ہین فرشتے عذاب کے
جان آئی بال پر ہوئے مرغ کباب کے
تم شیخ جی بنی رہو پیر کبیر کے کتاب کے
جاتے ہین ہین عاشقونکی حوالی عتاب کے
راتین شباب کی ہین دن ہین شباب کے
ہم نامراد کیون ہوئے عاشق نواب کے
پہوٹین گے آج خوب پہپہولے حباب کے

ای نطق بیحجاب وہ بت ہمسے کب ملا
پردہ اوٹہا تو پڑ گئے پردے حجاب کے

یہ تینگے وہی حیوان کے حیوان رہے
موسم گل مین جو دو چار گہاڑ جرین جرین رہے
اور ہر بات مین ہشیار جوانی مین ہوئے
بام پر ساوہ کی دم ایک تڑپ مین پہونچا
اپنی رو مین نہ رہی مجہکو نہ انکی خبر

تیرے ہوتی ہوئی شمع کے قربان رہے
ایکجون جا نہ زندان تو نہ سنسان رہے
ایک دم مین ترے آجانیکو نادان ہے
ایکجو جو کرتے ہی وہ دربان رہے
ایکجون تہک کے خدا جانے کہان جان ہے

۱۳۹

[illegible]

رات کتنی تھی کچھ پوچھ کہ کتنی نکلے
ایک نالہ بھی تو بلبل کا گلوں نے نہ سنا
پہاڑ ہی کھاتی ہی قبا پھاڑ تو ای دست جنوں
یاد بھی ہی وہ اگلی کج ادائی اوہ نکے
بی جگاتی سر محفل نکرو شمع نمط
لے سکے خوف سے زلفوں کی نہ بوسہ رخ کا
بوسہ و رخ کا تو دل ہی بھی ہم سے لو
عشق نے صاف کیا تاب و توان سے دل کو
کیا جوانی نی بہار ہی تری تصویر میں رنگ
رات جاگی ہو کہاں کسکی جگاہی ہی تقصیب
اثر عشق بلا ہی کہ مری مرگ سے وہ

بلکہ یہ پوچھ کہ کتنی تری ارمان رہے
بے نیازی سے خدا جانے کدہر کان ہے
نہ تو دامن ہی ہے اب نہ گریبان ہے
ایک مدت وہ مجھے جان کی نجان ہے
ہے بھی شعلہ مزاجوں کا ذرا دھیان ہے
حسن کے گنج کے دو سانپ نگہبان ہے
چاہتے ہیں کسی کی جی کا نہ احسان ہے
سچ ہی جس گھر میں ہوا سیب وہ ویران ہے
اب جو نقاش ازل دیکھی تو حیران ہے
کیوں یہ انگڑائیاں ہیں کسکی گھرا یحان ہے
زلف ساں چند دلوں خود بھی پریشان ہے

دم میں کچھ آگئی ہیں رات ہی تنہائی ہے
نطق ہاں آج نہ دل کا کوئی ارمان ہے

ہر بار او بجھتی ہیں مگر آہ رسا سے
ہیں ایک ہی تہہ پیری کی کار سے چھلے
شربت بھی پلائی وہ دم نزع نہ آئی
سمجھیں گے وہی لوگ ہی جو کچھ کہ حقیقت
سیری نہیں ہوتی غم دلدار سے مجھکو
کیا شان الٰہی ہی کہ بندے سے دبا ہے

ایسے وہ لڑا کا ہیں کہ لڑتے ہیں ہوا سے
ہشیار ہیں آپ فریب او زد حنا سے
پیاسی ہی گئی شربت دیدار کے پیاسے
بے پوچھے نہ کہئے یہ مرا اپنے قضا سے
نیت نہیں بھرتی ہے مزیدار غذا سے
وہ بت کہ جو ڈرتا ہے نہ تھا قہر خدا سے

[illegible]

[illegible]

بھوکے ہین مگر بوسۂ دشنام کے بھوکے ... پیاسے ہین مگر شربت دیدار کے پیاسے

بولے وہ دم تذکرۂ رحلت عشاق ... بدنام کیا مجھکو مرے اپنے قضا سے

بیمار محبت ہون مرا نام جو آجای ... پرہیز اثر کو ہو دعا اور دوا سے

غصے مین وہ کچھ کہکے لبون سے مجھے مارین ... گر وہی ہون تو لین ہر کام آب بقا سے

میرے دل و جان کے لیے آفت ہو بلا ہو ... غمزے سے اشارے سے کرشمے سے ادا سے

تم یار کی بو جذب محبت سے نہ کھینچو
کیون مانگتی ہو بھیک اے ابی نطق صبا سے

جب حسن لیا نکلی گی سواری نہ ادہر سے ... ہم مثل غبار اوٹھکے چلے راہ گذر سے

تیغ نگہ مست نے مجروح کیا ہے ... خمیازہ ہے پیدا دہن زخم جگر سے

دیوار و در و بام سے برسے گی ادا سے ... رونق کی طرح جاؤگی جب تم مرے گھر سے

معلوم ہی یان جیسی قدم رنجہ کیا ہی ... کھینچ آئی ہین صاحب کشش دل کی اثر سے

عاشق ہو نہین آئیگا نہ مجھے رشک مقرر ... گو آئینہ دیکھو نہ تمہین اور نظر سے

رسوا ہوئے ہم عشق مین رونے کی بدولت ... آنسو کیطرح گر گئے عالم کی نظر سے

بدطینتی رشک ولان جا نہین سکتی ... ہو تنگ کبھی دور نہ لوہی کی جگر سے

یہ رشک محبت ہی کہ ہنگام تماشا ... دل آنکھ سے اور آنکھ بگڑتی ہے نظر سے

کچھ نام و نشان خط کا نہین وہی ضمیمہ ... مصحف یہ مرا ہی ابھی زیر و زبر سے

کچھ بھی نہ کھلا وصل کو مانا کہ نہ مانا ... یون مجھکو جواب اوسنی دیا جنبش سر سے

کچھ نام سے نظارے کی اوس شوخ نے توبہ ... آئینہ بھی سو بار نکالا گیا گھر سے

تخفیف ہوئی شدت سوز تب غم مین ... منہ کو لگی تو کچھ پڑ گئی کافور سحر سے

[illegible]

[illegible]

۱۴۳

اب نطق پر الشوخ عنایت ہی مناسب
بیچارہ کہاں تک تری دیدار کو ترسے

کوئی نہ چلی چال بت رشک قمر سے
کی سست درازی جو شب ہجر جنوں نے
پورے نہ ہوئے دام غرض مند جو پایا
ہمراہ کئی عاشق تازہ بھی ہیں اونکے
گلشن میں گرو سرو سے قمری کو کشیدہ
دل [illegible] پریزاد کا غم جاتی
آتی ہے جو یاد آب دم تیغ کے لذت
چھلکے سے اگر پیچ مری ہاتھو نکو آئے

اپنا وہ ہوا زور سے زاری نہ زر سے
دامن کا ملا چاک گریبان سحر سے
دل کی وہ خریدار ہوئے نیم نظر سے
سوغات وہ میرے لیئے لائی یہ سفر سے
بلبل کو جو تم چاہو لڑا دو گل تر سے
نکلے کہیں آسیب الہی مرے گھر سے
کیا رال ٹپکتی ہے لب زخم جگر سے
لپٹے ہوئی ہو تی کسی کافر کے کمر سے

قاتل کو ہی نطق عبث خوف قیامت
فریاد نہ نکلے گی لب زخم جگر سے

ہوئیں نا کشین میری فریاد کی
عبث در پر اوس بت کی فریاد کی
دیا ہے جو یارب بت سنگدل
نہیں ہوش مستو نمین ای شیخ جی
تب غم سے میں شمع سان جل بجھا
سنبھالا شب ہجر میں صبر نے
چھریرا بدن اوس سہی قد کا ہے

بتوں نے بہت داد بیداد کے
یہان کون سنتا ہے ناشاد کے
تو چھاتی بھی ہی مجھکو فولاد کے
کرے کون تعمیل ارشاد کے
نہ مہلت ملی آہ فریاد کے
کڑی وقت پر میری امداد کے
کوئی شاخ نازک سی شمشاد کے

[illegible]

اوٹھا جاتا ہی

وہ غمزے کی لیتے ہین اے دل سنبھل
کڑی چوٹ ظلم بتان کی سہی
مین سہتا گیا بوجھہ بڑہتا گیا

ہوئی ابتدا آج بیداد کے
کہان ایسی چھاتی ہے فولاد کے
گیا ناز بعد اوسکے بیداد کے

جسے شعر کہنا نہ آتا ہو نطق
اوسکو تمنا ہو اولاد کے

یہانتک سینہ کوبی کی کہ ٹوٹی ہاتہ ہاتھ کے
پڑی ہین جیب مین ای بت تم تیری بنٹی دو لکھی ٹکڑے
بلاہی چلی ان بت مرغولہ مو کا ہوگیا سودا
بتا اوسکا نہ مصحف مین نشان اوسکا نہ چہرے
مری آنسو ابھی چھپے چاہئین جو وہ جلوہ فرما ہو
صبا سچ سچ بتا تجھکو قسم ہے اپنے پھولونکی
تری زلفونکا سودا مجھکو سر پا اسقدر ہے
شب تار یک غم مین یاری ہوئی ہی ہین

یہ شوق دل خراشی کی کہ ناخن گھس گئے غم کے
تری فرقت مین مارے رنج کی تیلا سنے غم کے
پڑی گردن پہانسی بنکے حلقے زلف پرخم کے
دہان یار کے جویا ہین جو یا اسم اعظم کے
جہان خرشید چمکا قطرے اوڑجاتے ہین شبنم کے
یہ بلبل رات کو روئی ہے یا قطرے ہین شبنم کے
پڑی میرے گلے حلقے تری گیسوی پرخم کے
قمر کا ہے یہ عالم جسطرح جگنو کوئی چمکے

جلایا ہی مجھی ای نطق ایسا شعلہ رو نے
مری نظر و نمین کال نکی ہین گالہ ہی چھنکے

قسمت نے کیا کام مرا اوسکے حوالے
کیا روٹھہ کے اوس بت نے پشیمان ہوکر
وہ دم مین قیبونکی نہ آنا تھا نہ آئے
جب شمع ہو گل پاس بھی کیسی تنگے

بس وعدہ فردا ہی مین تا حشر ٹالے
جی مین یہی کہتے ہین وہ اب ہمکو منالے
مان آپکو اتنا تو رہے خوب سنبھالے
تا حسن جوانی ہین یہ سب چاہنے والے

۱۴۳

اوٹھا جاتا ہی

[illegible]

آنکھ اوس کی نہ برق جبل ہو سے چمکے
صاحب بہت اچھے ہین ترا ہین تہنا
ہر وقت تصور ہے کسی گل رو کی جو قد کا
یہ بت وہ بلا ہین جو جگر بیٹھے سے یدا

جو لوگ ہین تیغ تری دیکھنے والے
پر آپ سے بندہ ہی کا خدا کا م نہ والے
یہ دیدہ تر [illegible] مرے شمشاد کے تھالے
کر دینگے مرے [illegible] کو نصائی کے حوالے

جو خلق [illegible] نہ اوا رنہ [illegible]
سب گفتگی گما [illegible]

مجھکو نہ کرے رشک کے لیے حوالے
ساغر مین مرے بادہ گلرنگ لہو ہو
صاحب [illegible] حسن [illegible] سب آپ کی
اے بت یہ تری ناشنوائی [illegible]
بوسے [illegible] کی طرح [illegible] لب سے
بت ظلم [illegible] کرنے لگے [illegible]
وحشت مین [illegible] کبھی [illegible]

اوس غیرت گل سے کہو بلبل [illegible]
قسمت ہی مری تاک مین انگور ہون [illegible]
حلقے ہین غلامی کے [illegible] کانون مین [illegible]
جا مین [illegible] فریاد کو نالے
بلبلے کے بھی کہلوائی دو چار [illegible]
[illegible] کی طرح [illegible]
[illegible]

ای شوق [illegible] اشعار ہین پیدا
کہو دین جو [illegible] تو بہت گنج نکالے

کیا چاہئے ہے لعل شکربار کے لیے
اے غیرت بہار ترے رخ کے روبرو
شکر سوال بوسہ وہ ایسے ہین ہم بخود
یوسف کو نسبت اوس بت پردہ نشین سے [illegible]

بوسے مین تازہ لطف ہی ہر بار کے لیے
جو پھول ہے وہ داغ ہی گلزار کے لیے
ڈھونڈھے ہے کوئی [illegible] نہین [illegible] کے لیے
[illegible] حسن تمہین بازار کے لیے

١٤٥

[illegible]

[illegible]

وا تو ... کیا ہوں ... [illegible] / آئی بہار ابھی ہے بہت جگار کے لیے

[illegible] شوخی ... [illegible] / بے پردگی ہے پردہ مرے یار کے لیے

آنکھیں ... [illegible] / تالی دو جام شربت دیدار کے لیے

تکرار ... ہاتھوں کی چھوڑ ... [illegible] / بوسے کی چیز ... [illegible] کے لیے

[illegible] / تجویز کو کہن ہوا ... [illegible] کے لیے

کرے کو ... حیرت ... [illegible] / ... گئی درد ... [illegible] کے لیے

مجھ ... کیا ... [illegible] / [illegible] کے لیے

اللہ کی پناہ شہرت ... [illegible] / [illegible] کے لیے

اٹھ ... جو ... تو ... [illegible] / [illegible] کے لیے

[illegible] / [illegible] کے لیے

آئی ... [illegible] ... کلام
[illegible]

تیرے ساتھ مرے جان یہ خلوت ... [illegible] / یہی ... [illegible] کیسے

کیا وہ بیٹھی ہی رہ گئے یہ ہیں اب غیر کے پاس / تیری ... [illegible] ... ہی

غم سے جنت رد ہوا ہیں تو وہ ... [illegible] ہیں / ... [illegible] کیسے

... خفگی شرم و حیا ناز و ادا / جب یہ مجمع ہے مری جان تو خلوت کیسے

آنکھ ... ہم یار نہ آیا دیکھو / ہم لیے جاتے ہیں بیمار کی حسرت کیسے

یہ بڑا ضعف کہ ہے سانس ... [illegible] / کیسے ملنے کی سکت اٹھنے کی طاقت کیسے

... وہ بات کو ہیں آپ ... فرصت / غیر سے ملنے کو مل جاتی ہے فرصت کیسے

[illegible]

کیا ... دیکھا نہین شبنم کا اسلوب
بوسہ ... کا سیطرح چرا لے گیا

شیخ جی جذبہ ... ریاضت کیجیے
ہوگئی ہے ہمین افیون کی عادت کیجیے

نطق ... ہے مریے بجا
اوسنے ... کیجیے

اوس کی چشم سے خدا کی پناہ ہے
منزل کا اشتیاق بہ رنگ نگاہ ہے
وہ ... [illegible]
کی ... [illegible]
ذوق ... [illegible]
... [illegible]
... کا ہے ... [illegible]
چلے ... میدان ...
بوسہ ... کیجیے ...

مذہب مین جسکے قتل نکرنا گناہ ہے
ڈھونڈھا ادھر قدم کہ ادھر قطع راہ ہے
... اودہر ... راہ ہے
... نہین ... ہے
انسان ... ہو وہ مردم گیاہ ہے
... دل ... داد ہے
... ہے ... گواہ ہے
... لیلی مجنون کا ... ہے
... یہ گناہ ہے

... کی ... کی
... کوئی چیز ... چاہ ہے

قاتل مرا وہی صنم کج کلاہ ہے
دنیا ہی مین قہر لطف سے لوگو کی جان پر
نکلی جو آنکھ سے تو مژہ بن کی رہ گئے
بالو مین ... مژہ کہ ہین ... کان کو

شاہد اوسے کا غمزہ ہے ... گواہ ہے
بیٹھے جھری حضور کے ... نگاہ ہے
کیا ناتوان آہ ہماری نگاہ ہے
وہ رخ شگفتہ یہ کہ بہشت نگاہ ہے

جانان

جانی

ق

[illegible]

ملتے ہین کیون ہم ایسے ستمگر سے کیا کیا — پاس وفا ہی بات کی ہیچ ہی نباہ ہے

جب تک ہے حسن چاہنے والے ہین ہلوس — پھولونسے عندلیب کو دو دن کی چاہ ہے

دامن اوسکا کے چھل نہ مجھے آتا ہے تنیک یار — کیا جانے کون کون ترا خاکراہ ہے

تو پادشاہ کشور خوبی ہے ای صنم — ناز و ادا و غمزہ و عشوہ سپاہ ہے

اسکا علاج کیا ہی کہ اونکو ہی شوق قتل
مانا یہ ہمنے غلط کہ تو بیگناہ ہے

شاکی ہی کمر زلف سے جانی مرے دل کی — ہے بار تیر اکت سے گرانی مرے دل کی

قصہ ہی مصیبت کا کہانی مرے دل کی — یہ بات کبھی تمنے تو جانی مرے دل کے

تسکین بہت سہل ہے جانی مرے انکی — سن لو کبھی فرصت مین کہانی مرے دل کے

بس آگ ہین اور آگ لگانا نہین آیا — لیکن نہ لگی آنچ بجھانی مرے دل کے

اللہ نگہبان مجھے بھول نہ جانا — لو مجھ سے لی یاد نشانی مرے دل کے

سن سن کی وہ بیدرد بھی رو دیا اسکو — تھی زور غم اندوہ کہانی مرے دل کے

بیتی ہوئی جسکے ہے وہی خوب کہیگا — سن میری زبانی تو کہانی مرے دل کے

شمعونسے کہو روتی کھڑی ہوکی سرہم — پروانے کرین مرثیہ خوانی مرے دل کی

ارمان مرے جی کا کسے ایک نہ نکلا — تو نے تو کوئی بات نہ مانی مرے دل کے

جب سے زہے عشق مین سرگرم بیان ہو — تب دیکھی کوئی شعلہ فشانی مرے دل کے

ہان دیکھ کوئی قطرہ خون جم نہ رہا ہو — پلکو نہین ای غم ہو نشانی مرے دل کے

عاشق ہو مرا او شعر اشفاق ہین ہی ہون
ہین جس سے بھری شعر کہانی مرے دل کے

١٤٩

حال دل جو نہین سنتے ہین تو شکوا کیا ہے
ابھی کم سن ہین وہ کیا جانین تمنا کیا ہے

گل حسینو نکا ہی شیوہ ہے شکوا کیا ہے
ناز بیجا جو وہ کرتے ہین تو بیجا کیا ہے

ہمکو حسد نسے لگی اوبت ظالم تجھ سے
ہم نہین جانتے ہین ات کا سونا کیا ہے

فسخ کردو نہی ہی وہ بت جو بلائی گھر مین
اے برہمن میرا کعبے کا ارادا کیا ہے

کوئی جو در فلکی شوق سے اتنا پوچھے
کھوئے دیتی ہی جو مجھکو تجھے ملتا کیا ہے

عشق بازی ہی لڑکپن سے ہوا پنی بازی
اور سمجھے نہ کبھی کھیل تماشا کیا ہے

دوسری مرتبہ پھر نازو ادا سے دیکھو
خونبہا اور شہیدان نگہ کا کیا ہے

خنجر کو بوسہ دیا اور وہ مجھ سے بولے
آپ ہی کیجئے مروت کا تقاضا کیا ہے

آپ کا عاشق شیدا وہ تڑپتا ہی پڑا
آئی دیکھتے چلیے کہ تماشا کیا ہے

نکلو گھر سے مین کون ہون کہنے والا
خود ہی سن لین گے وہ سن نکا جر چا کیا ہے

اونکو تمہید خوشی کی ہی ہنسی کے تقریب
یہ ارنج ہے کیا یہ مرا رونا کیا ہے

سیکھ لی ہونگی مری یار سے باتین دو چار
جسکا آوازہ ہی اتنا وہ مسیحا کیا ہے

مجھ سی عاشق کا گلا ریت رہا ہے ظالم
سخت نادان ہی حیران ہون کرتا کیا ہے

بلہوس جسکے لیے بیٹھے ہین منہ کھولے ہوئے
بوسہ اوس لب کا ہے یا منہ کا نوالا کیا ہے

بنگے پیر اینک نہ مانے کو اونھون نی مونڈا
شیخصاحب نے سو ارشش کے چھوڑا کیا ہے

جادۂ راہ وفا ہو دم خنجر تو چلون
نطق کیا چیز ہین کانٹے مجھے کھٹکا کیا ہے

جائی وہ گل جو سیر کو گلشن مہک پڑے
بلبل جو دیکھ لے رخ رنگین چہک پڑے

دل بھر گیا جو درد سے آنسو ٹپک پڑے
جسطرح جام ہو گئی لبالب چھلک پڑے

پہلا نشانہ بت دلوں کو یا اوس کی سزا کے
مجروح مجھکو تیغ تبسم تو کر چکے
رخسار یار دیکھئے جوش شباب مین
آئی ہی اونکے آگئی گلزار مین بہار
مجھسے حلاوت لب شیرین اگر سنے
تاب رخ صنم سے ہوا آشکار آفتاب
کشتو مین و غم نہین ہی بہی ہی بہ اشتیاق
بیوجہ ہو زمین کا تو خاک مین ملے
باز و کہین کہلے کہ کہلے پردہ شمع کا

گیسو مشتاق دست شکستہ اٹک پڑے
نفس دیجئے کہ زخم جگر مین پھڑک پڑے
بے عنبریت کہ لطافت ٹپک پڑے
غنچے چٹک پڑے سمن گل مہک پڑے
بے شبہ لال بیر کے منہ سے ٹپک پڑے
میوے رسیدہ ہو کے چمن مین ٹپک پڑے
ٹھوکر لگائی یار نے تو پہر سسک پڑے
تجہیز بال خون غریبان فلک پڑے
شانے سے کاش اوسکا دوپٹہ ڈہلک پڑے

لب خشک چہرہ زرد ہے جیسے ہین بے شکوہ
آثار عشق سب ہین کہا تک نہ شک پڑے

کیون آہ بی اثر کو تماشا کرے کوئی
کہتے ہین وہ جفا کا جو شکوا کرے کوئی
ملتی جو اس کنج سے اونکو یہ شوق ہے
بوسی کا وعدہ کیا ہی وفا کی امید کیا
اپنا ہی حال سنبھل نہین سکتا کسی سے آپ
گو مرغ خوشنوا نہین اس کام کا تو یون
اس ضعف مین بہی نالی کرون کم سے کم ہزار
تاثیر سوز دل ہی کہ گرمی زیادہ ہو

وہ دیکہین اور آنا ہے چہوڑا اگر کوئی
میری تو خوب ہی ہے نہ چاہا کرے کوئی
رو ٹہا کرو ہمین اور منایا کرے کوئی
بس اتنی بات ہی کہ تقاضا کرے کوئی
اونکا دماغ اور اوٹھایا کرے کوئی
سر اپنے دار کے جہوا کرے کوئی
لیکن اثر کا مجسے اجارا کرے کوئی
بند نقاب کاش یونہین وا کرے کوئی

اچھا اگر کسیکو دماغ فغان نہین
ہمسے سنے نہ ہمکو ستایا کرے کوئے

تھی جو بہار لیک بگڑ کر جنون ہین
مین بھی بنا ہون کہ تماشا کرے کوئی

انتظار وہ جائین عدو کی گہر
بیٹھین کسیلے آنکھین نظارا کرے کوئے

ای نطق مان نہ کیو غرض اس سے اور بہی
چڑہتی ہین چہیڑنے سے کہ چہیڑا کری کوئی

نہ تاثری آرزو ہے کہ دوبا کرے کوئے
پر دل مین جب جنون ہی کیا کری کوئی

کہتے ہین وہ بگڑکے جو نالا کرے کوئے
سمجھین گے ہم بھی ان مین رسوا کری کوئی

ناحق ہی پہر تو فکر تغافل ہی جب ہوا
یعنی سنی لگا کون جو شکوا کرے کوئے

انداز یہ جنون ہین وحشت مین نکلی یہ
پہر چاہتی ہین ہمکو بھی چاہا کرے کوئے

دیدار ہی ہو مغتنم اے آرزوی وصل
ان بدگمان ہوگی نہ پروا کرے کوئے

اٹھکو نہیے نہ ہوگی محبت سے مس کبھی
اپنی طرف سے چاہے نباہا کرے کوئے

پردے مین شرم کے وہ بہت بیحجاب ہین
اسکا مزہ پڑا ہے کہ چہیڑا کرے کوئے

اعجاز عیسوی کو مرونگا لگا کی داغ
اچھا نہین سنی مداوا کرے کوئے

دلکا نہ وصل مین بھی گیا ہای اضطراب
اللہ کیا کرے کوئی کیسا کرے کوئے

سو بوسی نطق ہی لیجیے پر دل نہ دیجیے
اسمین بھی ہے مزہ جو تقاضا کری کوئے

قاتل کو رحم آیا تا تہ او ٹھہ کو رکرپا ہے
مین اوسکو دیکھتا ہون وہ مجھکو دیکھتا ہے

رونا یہ ہے کو ایدا ف وہی دہری ہو گئی ہین
طوفان ہے تمیزی ہے عشق شبہ کیا ہے

وہ مجھکو گھر بلائین جاؤن تو بہوان جائین
اونکا قصور کیا ہے تقدیر نارسا ہے

پروا نہیں ہے اونکو خواہش نہیں ہمین بھی
خوش ہون نہیں جو میرا دشمن کا بھی ہوگا
اچھا یہ ہین ہے نا کینہ نہ مہر مجہ سے
اتنا غرور و نخوت کیون حسن عارضی پر
کیا بات اون لبونکی شیرین ہین اسقدر ہین
ہم شکوہ تغافل اونسے کرین تو لیکن
میری جو نعش دیکھی بولے برا ہوا اسکا

آنکہ اونکی پھر گئی ہے دل اپنا پھر گیا ہے
ہان مژدہ باد ای دل وہ شوخ بیوفا ہے
پھر [illegible] کسیکے بھی نہیں تو کیا ہے
نادان وہ تو مجھسے کچھ بڑھ کی بیوفا ہے
بوسہ جو بوسہ اونکی گالی کا ان ہی مزا ہے
اسکا جواب کیا ہے جب ہم کہین جفا ہے
کمبخت مر گئے ہے بدنام کر گیا ہے

کیون [illegible] عشق [illegible] اپنا جبین
رسوا ہوا ہے وہ رسوا کسیکے لیے ہوا ہے

آپ کی کج ادائیان [illegible]
ظلم جو کچھ کیا [illegible]
[illegible]
ایسا [illegible]
یار کی خو تو خوب ہے رشک [illegible]
کون سہی [illegible] کون اب وہ دل وہ دماغ
عیش وصال مہ جبین ناز و ادای نازنین
رنج فراق [illegible]
واہ [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ثواب ہے
[illegible] کامیاب ہے
[illegible] ناز کا بھی شباب ہے
[illegible] صبح کو ایک خواب ہے
رنگ شکستہ کی بہار جلوہ آفتاب ہے
[illegible] زیادہ تر حال عدو خراب ہے
[illegible] عتاب ہے

[illegible] تیری [illegible]

شوخی [illegible] اظہار اگر کرتے
[illegible] تمنا کرتے
[illegible]
[illegible] سے [illegible] سو [illegible] میں [illegible]
[illegible] شب [illegible] وعدہ یا

ہم بھی محروم [illegible] کاش وہ پردا کرتے
سر [illegible] تو سینکا کرتے
جب سے [illegible] کاش وہ ہر بات کا پردا کرتے
[illegible] آتا جو مجھی کو وہ ستایا کرتے
ہم اگر سطوت دربان کا محابا کرتے
ورنہ [illegible] سینہ [illegible] تماشا کرتے
ورنہ [illegible] گلستان [illegible] کیا کرتے
پھول [illegible] شگفتہ [illegible] کرتے
[illegible] شوخ کی [illegible] کرتے
بس لگے [illegible] آئینے کو [illegible] کرتے
ورنہ تا حشر ترے [illegible] سویا کرتے

[illegible] ہوئے ورنہ [illegible]
[illegible] ہم او [illegible] کیا کرتے

بیقراری سی [illegible] جب [illegible]
تو دل آتا ہی تو دل آتا ہے
[illegible] تلاش مجنون میں
نہیں آئے کبھی تصویر

ضبط کرتے سے [illegible] جاتی ہے
جان جاتی ہے جان جاتی ہے
آج تک [illegible] جان جاتی ہے
[illegible] میں بھی [illegible] جاتی ہے

دلدار ہے

[illegible]

ہے یاں اندھیر چاندنی شب غم
شامیانہ سا تان جاتی ہے

تیرے وحشی کی ساتھ سرعت فکر
تار ٹھکتی ہے مان جاتی ہے

نامرادی وصال مین بھی ہے
کوئی یہ مہربان جاتی ہے

بس جب ہی گرمی فغان بس بس
کام سے اب بان جاتی ہے

نطق موت آچکی ہی کہلا بھیج
اب وہ آئین جان جاتی ہے

سست اوس گھر ... سحری آتی ہے
ناتوانی کام بھری ہی کہ مری آتے ہے

غم سے لبریز ہے سینہ کہ اب ... آہ
سانس جو آتی ہے وہ درد بھری آتی ہے

تم جو اس حسن سے کھولی ہو گیسو کھلو
ہوکی یو آئی کہین لوگ پری آتی ہے

آہ چلتی ہے جو سینہ سے ...
پیشوائی کے لیئے بال شری آتے ہے

یاد مژگان سے ہوئے زخم ...
یہ وہ سوزن ہی جسے بخیہ دری آتی ہے

بوسہ تو بوسہ تجھے ... ہے دریغ
دلربا خاک مین مفت بری آتی ہے

کوئی جاتی کہ نہ جاتی یہ ... لائے گا
... عشق کو پیغام بری آتی ہے

چھو ملتا ہی نہین ... جو ہو جاتا ہے
... آتی ہے کہ قاتل کو مری آتی ہے

نخل امید مین بھی ... مرجھائی ...
... ایک ... بھی بیتی جو ہری آتی ہے

پیراو ... کوئی اوڑتا ہی ... کبھی
کیسی حسرت مجھی ... بال و پری آتی ہے

... وقت زدہ ... رہتی ہین
رات کو انکے یہان روز مرے آتی ہے

کبھی ... کبھی سر ... کبھی باغ
دل پروانہ کو کیا جلوہ گری آتی ہے

مین جلوون ... بھی لو ہو ...
اسکی حسرت مجھے شمع سحری آتی ہے

۱۵۴

[illegible]

۱۵۵

مگر اوس گلشن خوبی کی اوڑا لائی بو
آج اترائی نسیم سحری آتے سے

مجھکو بدنام نکر چھوڑ دے میرا دامن
تجھکو ای دست جنون پردہ دری آتی ہے

ہم او نہیں آپ مین آنے نہیں دیتی شب وصل
جام دیتی ہین جہان شرم دری آتی ہے

دل مایوس مین حسرت کا کہین نام نہین
نظر اب کوئی تہ جاتی نہ مری آتی ہے

نطق اس آہ کی قربان کہ جب ذکر دل
چومنی کو مری لب بجے اثری آتے سے

شریک حال ہری وقت مین ہماری ہے
یہ بیکسی تو ہمین جانسی بہی پیاری ہے

تری بغیر چمن مین ہے رنگ مقتل کا
مری نگاہ مین ہر پہول زخم کاری ہے

چھپایا پردہ وحشت مین عشق کو ہمنے
یہ اپنی جامہ دری عین پردہ داری ہے

کہلے ہین نقش قدم سی قدم قدم پہ پہول
خرام ناز ترا باد نوبہارے ہے

وہ بہیجے ہین شب غم جو اپنا غم ہیہم
یہ طرز پرسش انداز غمگساری ہے

دیا جنازیکو کاندہا نہ اس بہانی سے
گناہ گار محبت کی لاش بہارے ہے

سیہ لباس مین بدلی کا چاند ہے وہ حور
بنا و اوسکے لیئے میری سوگواری ہے

جب آ گئی وہ تو یہ آئی وہ جای تو چھایا
ہمارا ہوش مگر یار کی سواری ہے

وبال ہی مری آشفتگی کا اوسکے سر
یہ جسنے زلف پریشان تری سنواری ہے

خبر دماغ کی لیتا ہی دل تڑپ کر نطق
بلند تا بسر اب موج بیقراری ہے

یہ اپنا سر ہے وہی ٹھوکرین ہین خواری ہے
پہر اوس گلی مین وہی اب وہ ہماری ہے

نگہ کا حال نہ پوچھو یہ جوش زاری ہے
وہ ایک موجۂ دریای اشکباری ہے

[illegible]

... تماز

... کہاں

... دل کو ...

... عشق ...

... محفل ...

یہ دل لگی ایسی بیکار ہے ... ہی شوق

اثر ہے محبت نہیں ... ہی

[illegible]

... ہے قضا مجھے

... کیا نقش پا مجھے

... ہے گر مبتلا مجھے

محبوب ... ہی اچھا ہوں

... جلوہ ... کیا

... نقش ...

... حنا ...

کچھ اونکی او نگلیوں کی لطافت ہو پوچھو

ایسا نہیں ہوں اور جو ہوں ...

ہیں اور وہ گلی کہ جہاں کل ہوا دلیلا

[illegible]

[illegible]

[illegible] مجھے
[illegible] مجھے
[illegible] قاتل [illegible] مجھے
[illegible] مجھے
[illegible] مجھے
[illegible] مجھے
[illegible] مجھے

[illegible]
[illegible] ناز [illegible] مجھے

[illegible]

۱۵۶

گلو مین وہ لاڈ ہونڈہ کوئی لطافت
کہ بلبل تماشائی رنگ و بو ہے

ستم کرکے کھینچیگا خمیازہ ظالم
نہ دلکو ہو کہا دیکھہ اس دلمین تو ہے

کچہ اوسکا بھی ہے پاس ناموس تجھکو
یہ مانا کہ بی ننگ ای نطق تو ہے

جی مین اوس شوخ کی ایکاش یہی آجائی
بوسہ دی ڈالیئے ہر دم کا تقاضا جائے

گلشن جائین اگر دل سی تمنا جائے
ہوس گل نہو تو خار کا کھٹکا جائے

سادگی ہی کہ ہمین اوس سے ہے چشم دیدار
آئنہ دیکھ کے جو عکس سے شرما جائے

بدگمانی ہے بلا رشک عدو آفت ہے
اوسکے پہلو سے اوٹھا جائی نہ بیٹھا جائے

نگہ ناز کا مارا نہ بچا پر نہ بچا
یہ وہ جادو نہیں جادو سے جو ٹالا جائے

بیٹھے ہین طالب دیدار پڑا ہے پردہ
دیکھیں ان دونون مین اب کون اوٹھایا جائے

یہی فتار ہے تیری تو برنگ بسمل
کیا عجب نقش قدم ساتہ تڑپتا جائی

جنس دل کا کوئی معشوق خریدار تو ہو
پھر بقدر ہی گران جائی کہ سستا جائے

اوسکے گھر لیکے چلا ہون مین ہجوم حسرت
عکس آئنہ سی خلوت مین جو گھبرا جائے

پر پرواز کرین شوق کی مضمون عطا
اوسکی خو دشل کبوتر مرا نامہ جائے

واہ کیا کوچہ محبوب ہے ای نقش مراد
بیٹھ جا نقش قدم بن کے جو بیٹھا جائی

بی تکلف تو ہوا ہی وہ مگر خوف یہ ہے
شرم بیجا ہی گزشتہ سی نہ شرما جائے

روشن آنکھین شعرا کی مری غزلوں سی ہین نطق
سینہ سے نکلے سفا تان کو سرما جائے

یہ کشمکش بے سبب دل کی سزا ہے
گیسو تراشانی کی کشاکش مین پہنسا ہی

۱۵۹

پھر تیرا تمنائی سمشیر جفا ہے
ہر زخم کہن مثل گل آغوش کشا ہے

ملنے سے ہوئے ہین کف افسوس کے سرخ
بیدرد سمجھتا ہے کہ یہ رنگ حنا ہے

ای مہر منور ترے جلوے کی ہوا مین
جو ذرہ ہے روزن کی طرف بال کشا ہے

مست اوسکی پھرے ان نے پھری تیغ ہمارے
پہلی تو حیا شرم تھی اب شرم حیا ہے

اوس گل کی ہی بو عطر گریبان تصور
مانند نسیم اپنا نفس غالیہ سا ہے

سو چاک کئے جبکہ مرے دل نے گوارا
تب لف سے شانے کی طرح ربط بڑہا ہے

بیباکی محبوب مین بفائدہ تحسین
آخر ہی تو پھر نگاہ کہ مستئ ادا ہے

یہ دل وہ ہی ہلتا تھا فلک جسکی تڑپ سے
مردہ سا ہوا اب ضعف سے پہلو مین پڑا ہے

کر قتل مجھے ہی عبث اندیشہ دیت کا
مین صاف کہون اگر کوئی کہے یہ بھی کہ کیا ہے

ہان مانگئے بوسہ وہ اگر بوسہ نہ دین گے
تو منفعت مین دشنام کا موجود مزا ہے

جب نکھی ای نطق وہی شکل ہے حاضر
اب میرا دل آئینہ تصویر نما ہے

ہنگام خرام آپکے تیرین یہ ادا ہے
شکر ہے دہن نقش کف پا کا بھرا ہے

وہ آنکھین دکھاتی ہین مین منہ دیکھ رہا ہون
مین محو تلافی ہوا وہ سرگرم جفا ہے

سمجھے نہین جاتی کبھی اس جور و ستم پر
آخر کہین اصنام حسین کا بھی خدا ہے

جلتے تو یقینا نہ ملے شک ہے مرے پر
زاہد وہ تری حور کو کیا طرفہ بلا ہے

کیا جان نکالیگی تڑپتی ہے پڑی یہ
قاتل تری خود بسمل انداز قضا ہے

کیا بات تمہاری لب شیرین کی مری جان
درد اوسکا جو دل مین ہے تو اوس مین مزا ہے

اوس بزم مین عشرت سے ہے تجھ ساز طرب کا
تائی نی نالہ بھی ہان نغمہ کشا ہے

شہادت لیلیٰ

بیٹھی تھی دیکھی یہ دن آہ پیسا
وہ مجنون کی ہے بیتی آہ پیسا
ہاتھ ناشق صاحب مہو دن آہ پیسا
لیکھا ہے ہائے مصیبت آہ پیسا
آپ ہے سے کوئی میں بنا ہائی نست
ایسا نامون ایسا ذات آہ پیسا
یہ الفت سے کی ہوا

قبا کی جیب بھی گلی لے کی
ویاہی سر کو تشنا دیر
ہوا جو گرم فغان میں اور خروش
فرا کیسی ہے بیٹ شیخ ہے
عجب یہ مین ہوا
وہ سرکو جیسے
فغان کی سنا ہوا اور سے بیں لگے

جلے جو داغ جوانی جلے بین سیرے
یہ شوق انکو ہی دیکھی جو وہ تغافل مین
تھا ابر جو دل سا آنکھی اس ہوا مقصد نہ آ
یا مین خیال کہ نا کے داغ سے وہ شوخ
کہاں قیس کا منہ اور لیلیٰ کی بو کہاں
کہ اوسکی نقش کے مشاطہ ہان بجا اسیر

خموش ہاتھ ہٹا ہیں گے ہر طرف سے ہم تو
چلو مزاروں میں فی امن قرار و تنہائی ہوئے

دکھا عاشقوں کا دکھا دل تو سخت بات تو نہیں
غریب آپ ہی فی الحال ہیں جو کمائی ہوئے

رہی خیال ذرا دل کا وقت شانہ کشی
خدا کی واسطے بچاری کو تو بچائے ہوئے

وہ قتل آپ کے یا تیغ ہے نہیں معلوم
ہیں تجھ کو دیکھ میں ہوں کس کو گلے لگائے ہوئے

وہ بہانا ہی شوق دل ہے بہت کیا
خدا کی پناہ تجا و نگاہی بلائی ہوئے

شب وصال بیاں لطف وصل اٹھا
مری کنار میں ہی بدن ہوئے

نہ کیسی پیچ کریں عاشقوں سے گیسو شوق
پڑے روسیہ ہیں جیسے تو کسی سر چڑھائے ہوئے

وہ شوخ رنگ روسیاہ ہیں جو گل کی
نوا ہی قول بلبل کو یہ چوٹ ہے

الیسا ہوا ہے فرقت ساقی میں ہے ضعیف
نرگس کی چوٹ غنچہ و قلقل کی چوٹ ہے

وحشی یا تو ان صنم نازنین سے ہیں
پتھر کے ضرب شیشے لئے گل کی چوٹ ہے

چمکا ہوا ہے عارض ساقی کی عکس سے
خورشید پر مری قدح مل کی چوٹ ہے

قیوان بیٹ پکڑ کے پھرتی ہے گھر گھر جو آسیا
سینے پر اوسکے میری توکل کی چوٹ ہے

رکھتا نہیں ہوں کیا دل پر درد و سینہ ریش
تجھے چمن میں کیوں گل و بلبل کی چوٹ ہے

چوٹی کی پیچ کر کے نکالی گئی اوسکی بل
سنبل پہ آج یار کی کاکل کی چوٹ ہے

فوج خزان کی دوڑ سنا آنے والے ہے
مدت سے شاہ گل کی تجمل کی چوٹ ہے

صحن چمن کو محفل رنگین کا رشک ہے
جاروب کش پہ آپ کی سنبل کی چوٹ ہے

اے نطق تو یگانہ ہے بزم سخن میں آج
اب شاعر و نہیں تیری طرف کل کی چوٹ ہے

نہ صلح میں بھی وہ عادت گئی لڑائی کے
جو میں نے ہاتھ لگایا تو ہاتھا پائی کے

برا ہو موت کا جس نے یہ طعنہ سنوایا
وہ کہہ رہی ہیں سر لاش بیوفائی کے

نہ ہو سکے کبھی ہمسر مرے سہی قد کا
کہاں نسیم سحر و یہ پیچ لائی میرائی کے

بندہا نہیں ہے دلا تار اشک خونین کا
یہ ایک لہر ہے دریائی آشنائی کے

کری وہ دعوی ہم یکجگی حسینوں سے
جو شاخ سنجہ مرجا نہیں ہو کلائی کے

الہی آئینہ تو نے چھٹے یہ خود بینے
ہماری اوسکی کوئی شکل ہو صفائی کے

ہوا حلال برا جس نے دم محبت کا
لگی ہوئی ہے وہ تیوری چڑی جدائی کے

وفا پہ آئی تھی آتی تھے پر نہ آنے دیا
دلائی شرم اونہیں قسمت نے بیوفائی کے

دم نظارہ دیا بوسہ لب کا
زیادہ شربت دیدار پر ہوا سے کے

قفس میں تھی جو اسیر محبت صیاد
حلال ہو گئے سنتے ہی ہم رہائی کے

عجیب شہر ہے شہر بتان جہان ای ظفر
وفا تو کیا کہ نہیں رسم آشنائی کے

نگاہ بیگاہ ادہر اوسکا گزر کافی ہے
اس قدر بھی کشش دل میں اثر کافی ہے

شوق زیور میں نزاکت اونہیں سمجہائی ہے
دو دلوں کانوں میں بس ایک ہی گہر کافی ہے

شوق اگر دل میں لبش کے ہی تو لی اوڑنی کو
نغمہ کیا زمزمۂ مرغ سحر کافی ہے

نہ لگا تیغ دکہا مجھکو لچک ناز سے
قتل کرنے کو یہ خالی ہی کمر کافی ہے

سر پٹکنا ہی شب غم میں کہاں کا تکیہ
سنگ و خشت آج ہماری تہ سر کافی ہے

اور صدموں سے شب ہجر میں کیا بحث تیرا
گہٹ کے مرجانے کو تاخیر سحر کافی ہے

نہ جلا ہمکو شب غم کہ تری خرمن کو
اے ظفر آہ کا بس ایک شرر کافی ہے

[illegible]

تیر تلوار مبارک ہون گران جانون کو
ہون سبک روح مجھی تیز نظر کافی ہے

فتح کیجے زاہد تو شب وصل نہ کر
بس چھری پھیرنے کو مرغ سحر کافی ہے

ننگ ناموس ڈبونے کی عبث فکر تجھے
ای فلک اسکی لئے دیدہ تر کافی ہے

دل بیتاب کے تسکین بڑی بات نہین
آپ کے ایک عنایت کی نظر کافی ہے

حسن کا اور کسی سے نہین پرکھنا ناشرط
اس گہر کی لیئے بس اپنی نظر کافی ہے

رفع رسوائی الفت کے لیئے زہر نہ کہا
شفق اس شہر سے کچھ روز سفر کافی ہے

اندھیر ہے جو ہی تو ستم کیون ادا سے
جور دگر تلافی و عذر جفا سہی

اچھے رہین حضور سے بندہ برا سے
آپہی نباہ دیجئے مین بیوفا سہی

امید مہر یون ہی تھی وہ خفا سے
اچھا یہ عرض حال ہماری گلا سہی

عادت تو ہوا نہین کہ ہمین ہی امید ہو
خوش ہین ہم اے رقیب تجھی سے وفا سہی

رشک عدو کی ایک قسم تو نہ نکلے ہم
اسکے سوا نہ کون سہی تیرے جفا سے

رکھ لی خدا نے شرم محبت نباہ دی
بیداد جہیلی ناز اوٹھائی جفا سہی

بگڑے تو ہو جو رشک آئی تو مین کیون
سب ہمنشین تمہارے مری آشنا سے

بوسی کی آرزو ہی لب اشتیاق کو
وہ پای نازنین جو نہین نقش پا سے

کہتے ہین ہم بھی غیر کے حق مین قبول ہو
یہ کوسنا نہین بہت اچھا دعا سے

وہ محو رنگ رنگ مین رہتے ہین رات دن
اس غل کو کیا کرے کوئی نالے رسا سے

گو تھا تو رات غیر مگر کیون ستائین آپ
کیا کیجئے لگا نالہ ہمین نے کیا سے

نجت رسا ہی بار جو اس انجمن مین ہو
گو رشک غیر سے نہین سکتے سہا سے

١٦٣

[illegible]

ہم اپنے ہاتھ سے بھی گلا کاٹ سکتے ہیں
دست جفا حضور کا وقف حنا ہے

بے حکم ایک بوسہ تو بے شبہ لے لیا
دو گالیاں وہ جرم سہی یہ سزا سہی

کیوں میرے ہاتھ آئین کی خاطر بن نہ رہا
ای ہمدم اوسکی گیسوی خوش خم رسا سہی

کتنا کہا تھا نطق سے جانا نہ اب ان
ہاں ہاں تو ہم سے کر گیا لیکن گیا سہی

پیدا و آفرین ہوے ہیں نہیں تیرے واسطے
پیدا ہو کوئی تجھسا کہیں تیرے واسطے

جب یہ کہ بات بھی لب نازک کو بار ہے
ای دل یہاں نہیں بھی نہیں تیری واسطے

دو غم تو آپ اور رکھو رکھ کے تخت پر
میں کیا کروں خوشی ہی نہیں تیری واسطے

یہ رشک ہے تو روز قیامت خدا سے ہم
ای بت بگڑ بنائیں کہیں تیرے واسطے

پیدا ہوی کہ کتنے دعا ہے مستجاب
باد سحر کے ساتھ نہیں تیرے واسطے

تیرے گلی میں بیٹھ کے رسوا کروں تجھے
مرجاؤں تو سہی [illegible] تیرے واسطے

جلوے تری لطیف یہ عالم کثیف ہے
لاؤں کہاں سے خلد بریں تیرے واسطے

وہ دیکھنے مجھے خم ابرو کو دیکھتے
بولی کہ ہے یہ خنجر کہیں تیرے واسطے

جب جان جا چکے ہے تب آیا ہی ہاں سے
شرمندہ ہوں کہ [illegible] نہیں تیری واسطے

الفت تو ہے اب اور تو کیا چاہتا ہے نطق
بدنام ہو وہ پردہ نشیں تیرے واسطے

ایدل یہ غم مزی کی نہیں تیرے واسطے
ہیں میوہ ہای خلد بریں تیرے واسطے

ایدل تو لا کہ کیجے اوسے جواب میں
بس سوچ لی ہی ایک نہیں تیرے واسطے

سو سو مرے رقیب اوٹھاتی ہیں اتنے دن
ہیں تجھ کو کام ایک نہیں تیری واسطے

ای جسم روح ساتھ ترا کیسے دے سکے
چرخ اوسکے واسطے ہے زمین تیرے واسطے

غنچے کی لے رقیب سے بھی ای جفای یار
کیون چھیڑ ہمسے کیا ہین ہمین تیرے واسطے

بازار امتحان جو کہلے گا تو دیگی جان
تھوڑا سا لین گے ہم بھی یقین تیرے واسطے

لطف خرام ہے تو مشق خرام کو
درکار ہوگا عرش برین تیرے واسطے

ایدل سمجھ وہ نشۂ می مین بہک گئی
ورنہ عنایتین تو نہین تیرے واسطے

کیا شکوہ دوستونکا گلہ دشمنونکا کیا
دل ہی نے جب آفتین لین تیرے واسطے

لب غنچے بند رکھ کہ دہن گو ہی نہین
دلیا ہے تبسم نمکین تیرے واسطے

تو اور وہ تو دونون ہین رسوا ہیو لسی خوش
جلتے ہین نطق ایک ہمین تیرے واسطے

وہ مست ادا برقع اوٹھائی ہوئی آجائے
کانونسے جو سنتے ہین وہ آنکھونسی کہا جائے

ایسے بھی وہ کیا ہین جو انہین رحم نہ آجائی
پر مجھسے بھی کچھ جوش قلق مین نہ کہا جائے

معلوم ہے رک جاؤن تو وہ چھیڑکے بولین
پر مجھسے بھی تو مشکل ہے ذرا دیر رکا جائے

ظاہر دل کم حوصلہ کردی نہ خوشی کو
ایسا نہو دشنام کا بھی مفت مزا جائے

ناتہونکی رسائی کا تو احوال ہے ظاہر
خود حسن کی شوخی ہی مگر پردہ اوٹھا جائے

اللہ و نہین مجھسے بوجہ عداوت
پی لین وہ مرا خون تک اونسی جو پیا جائے

سچ ہی کہ وہ بدخو ہے پر ای حضرت ناصح
بتلائی کیا کیجئے جب جی ہی کو بہا جائے

افشا نکرے کوئی مری دزدئ دل کو
یہ اور مصیبت ہے جو وہ آنکھ چرا جائی

نالہ مرا کیا وقت قلق جسمین اثر ہو
ہان جان کی مجبور مگر رحم آ نہین جائی

محفل مین بہت شمع سی گرمی نہین اچھی
اتنا بھی نہ چھیڑو کہ پسینے مین نہا جائی

بزم مغان ہوئی

[illegible]

شوخی سہی ہر ایک سے پر چھیڑ بری ہی
ایوای منافی ہمین مار ہی ڈالا
نخوت کا وہ عالم ہی کہ کون سنے گا
آتی ہی یہی دل مین کہ اب چھیڑ کو اونکو
کو کہ سے یہ آیا تہا نہ اب آنے لگا لیکن

یہ بہی ہے کوئی بات جو اُس سے وہ خفا جائے
کیا وہم ہے یعنی وہ سر نعش ہی آ جائے
اچھا ہی جو کچھ ضعف کی ماری نکہا جائے
غصہ اگر آ جائی تو سب شرم و حیا جائی
کیون جا کے ہین جب وہ تصور مین بنا جائی

ناصح سی کہو نطق کہ رہنے دی نصیحت
جانا تہا جو دلکو سو گیا جان نکہا جائی

مژہ وہ نیزہ جو جنبش مین کام کر جائے
دلیل گریہ ہوا درد دل کی شدت پر
رسی قلق مین کہ جسمین ہو حال سکو کیون
بس ایک در دین و تسلو نکو مبتلا کر دے
وہ پاس غیر کے یون بے حجاب بیٹھی ہین
خدا کرے نہ بھری زخم دل کا مرہم سے
رہی کشمکش آرزو ہی بیدار سے

نگہ وہ تیغ کہ جو دل مین صاف اوتر جائے
ضرور شیشہ چھلکتا ہی جبکہ بھر جائے
خدا کرے کہ مری آہ سے اثر جائے
خوشا وہ زخم کہ جو دل سی تا جگر جائے
کہ لوٹ آئی پشیمان اگر نظر جائے
بھری تو دردسی یا رب کچھ اور بھر جائے
یہی جو بخت کا سونا ہی کاش مر جائی

غضب خدا کا کری نطق یار سے دعوی
کہین نہ غمزہ مٹی دلکو وہ نگر جائے

کیا زلف ہی الٹ کے دل اپنا جان لے گئی
جب اوسکی ہی کا کچھ نہ پتا ہند مین چلا
تو تی مریض کی نہ سنی اسد ای مسیح

تجلی کہ بہیج ن کہ مری جان لے گئے
وحشت مین اوڑا کے پرستان لے گئے
سو بار منہ کی پاس قضا کان لی گئے

١٦٦

جہان نطق

[illegible]

رہزن تھی وہ ادا کہ لیا جان و مال سب
کافر تھے وہ نگاہ کہ ایمان لے گئے

بتلاؤن کیا کہ تاب و توان کون لے گیا
کچھ ناز غمزے لے گئی کچھ آن لے گئے

گل کو دکھا کی عارض رنگین کے شوق مین
فصل بہار اور بھی اوسان لے گئے

تو اور تیرا گھر مجھے بھولا نہ بعد مرگ
ہر چند حور خلد مین مہمان لی گئے

ہی ہی جنبش لب جان بخش مین دریغ
جان اونکے ایک بات کا ارمان لی گئے

نکلے اگرچہ جان بڑے حسرتون سے طلق
کیا کم یہ ہے ہم دید کا احسان لے گئے

ظالم سے خود جفا کی تلافی نہو سکے
ہو بھی تو دل وہ ہی کہ تسلے نہو سکے

فریاد مصلحت سی ہی کچھ ظلم سے نہین
مطلب یہ ہے کہ شیفتہ کوئی نہو سکے

ڈر ہے کہ اونکی ضد نہ کہین رنگ لائی
کیا ہو جو رفتہ رفتہ ستم بھی نہو سکے

دربان کو بیٹ کہ خوشامد ہی کرے
میرا یہ دل دماغ کہ اونسے نہو سکے

فرمایش ایک سہل ستم کے جو ہم کرین
نازک وہ اسقدر ہین کہ وہ بھی نہو سکے

قابو مین آکے عذر نزاکت بجا ہے پر
لیکن یہ اوس گھڑی ہی کہ شوخی نہو سکے

شربت کی طرح غم مین وہ تلخابہ مرشک
سمجھے پیا کہ اور سے گلی نہو سکے

باہر جگر سے ہے یہ دل کی لگی ہوئے
بے سوز تو پیسی سے پی پی نہو سکے

بوسہ بھی پہلے لب تہا پرا منہ لگا ہی طلق
تم چاہو وصل پر بھی تو راضی نہو سکے

دل کاگری مین جو آتشکدہ ہمسر نکلے
حور سے خاک کے پتلے کہین بہتر نکلے

جان سے ڈرسی سمندر مین سمند نکلی
قالب احسن تقویم مین ڈھلکر نکلے

۱۶۷

حسرت قامت دلدار گڑی ہی کلاش کے ساتہ — کیا عجب چاک سے میرے جو صنوبر نکلے
تیغ عریان کی طرح قتل کیا لاکہونکو — بی تجلی مین عجب حسن کے جوہر نکلے
وہ خود آرا اگر آئینہ سے شہو کرے — آئینہ ہاتہ مین ترے بت سے سکندر نکلے
تیرے دانتونکی محبت سی ہے صدمہ و نیم — تب تو مسکے ہوئی گرجے ہوئی گوہر نکلے
ہے غضب اسنے تو ہمکو نہ وفادار گنے — ایسی بیٹھے ترے کوچے مین کہ مرکر نکلے
ایک ہی چاک گریبان سی ہے دامن تک — ای جنون گل کی طرح جامہ سر اسر نکلے
بسطرح اوسکو بگاڑا ہے بناکر مغرور — آئینہ یار کے گہرے کہین باہر نکلے
خاکساری و ریاضت سی ہو مقبول خدا — نور ہو جائی اگر خاک کا جوہر نکلے
اپنی ہاتہونسی وہ سفاک مجھے ذبح کرے — حسرت دید خدایا تہ خنجر نکلے
عید کا دن ہی تکلف ہیں عبث کر تکلیف — عہد جمشید کا ساقی کوئی ساغر نکلے
دم وہی آرے ہی کاٹ وہی گھاٹ وہی — نگہین آنکہ سی یا میانسی خنجر نکلے
گو کہ آنکھون ہی مین ہے طالب دیدار کا دم — پر بغیر آپکے آئے ہوئے کیونکر نکلے
دہن یار سی خود گم نظر آئے عاشق — بڑہ کی موتی کمر یار سے لاغر نکلے
تیرے دانتونسی ملایا تو مری آنکھونمین — قطرہ آبروئی ریختہ گوہر نکلے
تیرے جامی کی جو بو باغ مین لیجاوی صبا — پردہ گل سے نہ نکہت کبھی باہر نکلے
اے فلک صبح شب وصل کیسا اندہیر — چاند آنکھونسے جیسے مہر منور نکلے
تجہ بہی اوٹہنی لگاہی تیری دیکھا دیکھی — جان موت آئی ہے چھوٹنے کی جہان پر نکلے
اس لطافت سی چلی باغ ہوا دار آئے — جسطرح نکہت گل دوش صبا پر نکلے
تیرے کوچے مین جو ڈہونڈہا تری پانوونکو — صورت نقش قدم خاک برابر نکلے

[illegible]

نطق ہم ختم ہوئی وہ نہ مگر ختم ہوئی
نازاوس شوخ کی انداز سے باہر نکلے

وہ شوخ نئی طرز کا جب ناز دکھاے
لے آئے جواب خط شوقیہ کبوتر
کیا رنگ حسینوں کا نمے آپکے آگے
پتھر کے تو مورت سے تسلی نہین ہوتی
غلیسے سے تو زندہ نہوا آنکھہ کا مارا
جہک جاے تو شاخ گل تر ہو وہ چمن مین
امید رہائی تو اوڑی کنج قفس مین
جو رنگ کرے کشتئ عشق ہین جا ضر
غلیسے کی زمانی کی مری مردے جلاے
اے فاختہ سرو اوسکے برابر ہی کہا تو
منہ کہول کی اوس مہ نی کیا بند دم اوسکا
سنتی ہی ہزاروں کی نکل جایئن گی جانین

معشوق تو نکو عشاق کا انداز دکھائی
قسمت کا بنا کہیل گرہ باز دکھائی
تصویر ہو تو خامے کا انداز دکھائی
تجا نہ بت خانہ بر انداز دکھائی
اب بات ہے لب آپ یکا اعجاز دکھائی
تنکر جو چلے سر کا انداز دکھائی
اے طائر جان تیزی پرواز دکھائی
تلوار کے جوہر نگہ ناز دکھاے
حسیدم لب جان بخش نئی اعجاز دکھائی
رفتار نہ گفتار نہ انداز دکھاے
کیا منہ سحر تفرقہ انداز دکھاے
خالق نہ مزاج آپ کا ناساز دکھاے

اے نطق ہرا ساکہین معشوق طرحدار
دیکہا ہو جو کوئی تو نظر باز دکھاے

رات آدہی گئی آے نہین آنے والے
کیوں تڑپے دل مین ہی شاید وہ ہین آنی والے
ستم وجور وہ جو کچہ نکرین تہوڑا ہے

سو رہے کیا مری قسمت کے جگانی والے
بیشوائی کے لیئے ہوش مین جانی والے
نغمے عمار مصاحب ہین سکہانی والے

[illegible]

وطن سے

[illegible]

[illegible]

نیند مردیکی مجھی شام سے ابتک نہ سلا
آج وہ غیر کو ہین ساتہ سولانے والے

ایک نقشی کے لیئے لاکہہ بگاڑی نقشے
سمجھے کیا نقش دو عالم کے بنانے والے

سر بالین وہ دم نزع یہ رو کر بولے
روٹھی جاتی ہو کہان میری منانے والے

بزم عالم مین مگر شمع شب تیرہ ہون
شاد ہوتی ہین مجھی میرے جلانے والے

رہ گئی کے لیئے تم شوق سے کہو بان
آئین گی پہاند کے دیوار بہی آنے والے

جان پہچان ہی تہی کسی کبہی یار نہ تہی
اسطرف دیکہ تو او آنکہہ چورانے والے

آمد اشتر کی اوس بزم مین آغاز ہوئی
بیٹہتی جاتی ہین فتنونکے اوٹہانے والے

نالی بجلی کو جو کرتا ہون تو وہ کہتی ہین
چونکی ہو وقت کی کمبخت جگانے والے

اپنے ہاتھون یہ ستم کرتے ہین اپنے اوپر
جو کہتی ہین اونہین الفت کی جتانے والے

داد بیداد کی غنچہ دہنون سے ناحق
تہتھو لیتی ہین یہ نالونکی اوڑانے والے

کیا شب وصل ہی منظور سحر ہو جائے
پہیرتی آپ ہین چپکے سی ہین گانی والے

کیا بتو بتکدہ سمجھی ہو خدا کے گہر کو
کیون ہوتی ہو مری دلمین سمانی والے

جو رہی موڑ کے منہ غصے سے میری بلا
تہک کی خود بیٹھہ ہین گر وہ ستانی والے

نطق اب گہر سے نکلتی کو ہی وہ نور نظر
ہین کدہر پاؤن تلے آنکہین بچہانی والے

نار بیجد ہین وہان فتنین اوٹہانی والی
جہیل لیتے ہین جو ہون وہ جو ستانی والے

دیکہین کیا ماری پڑی کیسی کڑہانی والی
اب ہی بار آئین مری لکی ستانی والے

ہین ہوتی ہین گیسو سے گنج عارض
لوگ کہتی ہین جنہین ساتہ خزانی والے

کچہ ہی کہہ اونکو سکہاتی ہین وفا کی معنی
اچہی ستا دین عثما زیر پاتہ نانی والے

[illegible]

[illegible]

کوچہ یار مین ہم سب سی الگ بیٹھی ہین
کسی بوسہ کوئی نیم نگہ نیم ادا
چہنک گئی ہم کرم ساقی دریا دل سے
دور بیٹھا ہون ہٹون کیون مین ای دشمن
آتش شوق مین وہ سوختہ جان جل نہ بجھی
نہ عدو اونکو سکہا ئین رقیب انکو پڑہائین
انکی لت پڑ جی ہونگی تم بہی کیا خوب
درد شام ہی سے بنایا شب وصل

کون یہ گبر و مسلمان ہین اوٹہانی والے
کچہ تو ای دولت خوبی کی لٹانی والے
ایسے کا بیکو کہین ہونگی پلانے والے
کہین پہلو بہی نہ زانو کی دبانے والے
ڈہیر در پر ہو وہ بہونکے لگانے والے
میری طالع ہین خود اوستاد پڑہانی والے
کون ڈرتا ہی اگر تم ہو ستانے والے
میرے تیور نظر آے جو جگانے والے

جیسے منہ میرا تو بگڑا ہی پر اینچی مین لطق
انہا منہ دیکہین ذرا منہ کی چڑہانے والے

بدنام مفت سارے زمانے مین کر گئے
آہ اس قدر رسا کہ فلک سے گزر گئے
دم بہر نہ ٹہری غمزہ شب وصل کر گئے
چہٹے گو تارے رات مین خنجر ابین خیال
کہیلا شکار دل نگہ بیحجاب سے
تیغ جفای یار سے بسمل کرے رقیب
جمعیت حواس کا شیرازہ کہل گیا
نکلے صبا سی ہی وہ ہوا کہانے بیشتر
دلکو جو حدرات کو تہا ذوق دردسی

سمجہین گے ہم ملے تو جوانے کدہر گئے
پہر اٹہنے نارسا کہ نہ اوس بام پر گئے
کیا آہی کیا گئی ادہر آئی اودہر گئے
سالک گہر کسیکی گلی کے بکہر گئے
گہو نگہٹ اوٹہا کہ بازکی ٹوپی اوتر گئے
مین مرکی جی گیا مری اچہی گزر گئے
جوڑا وہ کیا کہلا کہ طبیعت بکہر گئے
نکہت سی آگے اونکے سواری گزر گئے
آہ شرر فشان مرے کیا کیا بکہر گئے

[illegible]

دزد حنا سے رہیے نہ ہشیار مجھکو کیا
کھینچے گا ہاتھ مل کی انگوٹھی اوتر گئے

ایسی بہی نازکی کہین نکہی سنی نہین
انچل سنبھالنے مین کلائی اوتر گئے

تلوار وہ سنبھال سکے میرے قتل پر
ٹیکا ہے باندہنے مین جو تاف وکر گئے

کیسے شراب بحر مین پانی جو پی لیا
سمجھا کہ آب تیغ گلے سے اوتر گئے

یادش بخیر یاد کسیکی شب فراق
آئے تو جان زار کے تسکین کر گئے

کب تک اوٹھاتے نطق شب غم کی بھول ہم
آتے نہین وہ ہل کے مگر موت مر گئے

سینے مین حسرتون سی جگہ ایسے بھر گئے
امید کشمکش مین پڑی دبکے مر گئے

کیا تہہ یاد شوخی دلدار کر گئے
شب میری چشم دل مین نمک سچ بہر گئے

کمبخت آہ خواب سے اونکے ڈرے ہوئے
چورونکی طرح رات کو اون ہم بہر گئے

نکلے ہین چاند تارے پئے صورت نگار
آنکھین تجھی کو ڈھونڈتی ہین کدہر گئے

کہتے تہی ہم نہ باغ مین جسکی نقاب الٹ
یہ خون کسکے سر ہوا بلبل جو مر گئے

کیا کیا غرور ہین اونہین حسن شباب پہ
سنبہلے جب شب نمود ہوئی تو شباب رجھ گئے

آنے سے تیرے مین جو بچا غیر مر گیا
بہاگی جو میر کے گہر سے تو موت اوسکے گہر گئے

مرکر سبھی سلے تو ہم رنج سے نجات
ڈوبی نہین یہ ناؤ مری بار پار اوتر گئے

کیا دل فریب وہ نگہ سحر گین ہے نطق
تیر آنکھہ مین ہنوز کہ دلمین اوتر گئے

دودول ابر دم سرد ہوا ساون کی
مجھکو گرمی مین بہی ہے جو ہوا ساونکی

ہے یہان بارہ مہینے مین ادا ساونکی
رو و تمکین بیٹھکے تو تانین اوڑا ساونکی

[illegible]

ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں مجھکو تی ہیں جو بہر دیکھیا — دم چرائی ہوئی پھرتی ہے ہوا ساون کے

جس طرح دو دو جگہ او سے تھی ہوا پہلی — اس طرح اوٹھتی ہے فرقت میں گھٹا ساونکے

وقت [illegible] رونے کے خیال خط سبز جانان — ہمکو گھر بیٹھے دکھاتا ہے فضا ساونکی

مرگیا مجھ سا جو میکش تو بہت تڑپی برق — کھول کر بال بہت روئی گھٹا ساون کی

تھوڑی تھوڑی ہے یہ آنکھ مری چشم تر کے — گھٹ کی پتلی کی برابر ہو گھٹا ساون کی

یہ گرجتا ہوا بادل نہیں آتا سامنے — رعد میخوارونکو دیتا ہے صلا ساون کے

عرصہ او سیر یہ کیا میکو مژہ تنگ — رہ گئی دم کے طرح گھٹ کی ہوا ساون کی

کون بیٹھا ہوا ہنستا ہے یہ بجلی کیا ہے — پردہ کش شوخ کا یارب ہے گھٹا ساونکی

ہے کشتو [illegible] پانی کی عوض میں برسے — ہوں جو بیٹھی کی بخارات گھٹا ساونکے

اوسکی بھیگی ہوئی بالونکی جو بند ہوں تشبیہ — لاؤں تا چوٹی سی بہاڑونکی گھٹا ساونکی

[illegible] سے پہنچی ہے لب میکش تک — لے اوڑی بادۂ گلگوں کو ہوا ساونکی

فصل کی جوش سے بھی لغزش مستانہ ہو — لڑکھڑاتی نہیں بیوجہ ہوا ساون کی

[illegible] کے کٹا ہجر میں سا کیا ذکر — ہمنشین اب مجھے یاد دلا ساون کے

فوج اندوہ ہے یا گرد اوسی فوج کی ہے — ہجر میں [illegible] ہوا کیا ہے گھٹا ساون کے

تیرے فرقت زدونکو گور کے اندھیارے ہیں — چاندنی نکھری ہوئی ماہ لقا ساون کے

سبزہ بھی روئیدہ مردہ ہی جی ہے جو اواس
نطق کیا ہجر میں خوش آئی فضا ساون کے

وہ او شکر مری پاس سے کیا گئے
صنوبر تری قد سے بیتا گئے

تر خود رفتگی مجھکو سکھلا گئے
چمن میں ہے غل چھا گئی چھا گئے

١٧٣

[illegible]

وہ لاشے پر آئے خجل میں ہوا | پسینے میں مردے کو نہلا گئے
کفن سرخ شاہانہ جوڑا اپنا | شہید جفا بنکے دولہا گئے
وفا کر چکے بس جفا ہو چکے | ہم اپنے کیئے کی سزا پا گئے
فلک گو بہت فتنہ پرداز تھے | اون آنکھوں کی گردش سے چکرا گئے
نہ لائی مری گرم جوشی کی تاب | نزاکت سے دم بھر میں مرجھا گئے
شب غم میں آنسو گئے تا ثریٰ | شرر آہ کے تا ثریا گئے
گلو یہ نہیں ہو جو سہتی ہو دہوپ | پڑی چاندنی تو وہ کمہلا گئے
ترا ظل دیوار ممدود ہو | کہ ہم بھی یہاں پاؤں پھیلا گئے
مگر تیرے رخ کے بوسے لیے | کہ مصحف تھا ہم اوس کو ڈرا گئے
نہ خط سے ہی منہ دکھانے کی شکل | کہ آئینہ رخ میں بال آ گئے
نہ کچھ ہمسے چرخ دنی کے چلے | جو لائی ہے سب ہی گئی کھا گئے
نہ چونکی جو سوئی تری بیان میں | سرافیل سو بار چلا گئے
سر آئے عدم رفتگان کیا ہوا | کدھر اونکے نقش کف پا گئے
ہمیں ہجش سبھی آنا تھا کیا ہوش میں | گئے وہ جو ہم آپ میں آ گئے

ابھی تعلق تو مرنے والے نہ تھے
مگر لوگ کہتے ہیں کچھ کھا گئے

جفا کر چکو بس وفا ہو چکے | اب ایسا نہ ہوگا خطا ہو چکی
نہیں ہو چکی اب تو کیا ہو چکے | شب وصل ہے دلربا ہو چکے
زمین آسمان ایک حال کی کیا | ترپنے کی بھی انتہا ہو چکے

یہ آزار دل جانے والا تھا
ہمیں ہو چکے بس دوا ہو چکے
عدو سے بھی آخر بگڑ ہی گئے
نہ کہتے تھے تم سے وفا ہو چکے
جو دل اوس سے پرہیز کرتا نہیں
تو ہم سے بھی اوسکے دوا ہو چکے
بلند ہی اوسکی بوٹی سی قد کی ہوا
صنوبر کے نشو و نما ہو چکے
مہ چار دہ چار دن میں ہوئے
ترقی کے بھی منتہا ہو چکے
پتنگا سی جو ایک سے جان زار
وہ اوس شمع رو پر فدا ہو چکے
مری نالی سن سنکی بولا وہ بت
شکایت مرے نا خدا ہو چکے
تمہیں ہے مری جان کچھ ہو تو ہو
مسیحا سے میرے دوا ہو چکے
کریں کیا بھروسا تھا ایک آہ پر
وہ کمبخت بھی نارسا ہو چکے

او بہار رنگا اسی طرح جوش شباب
دلبن اونسے شرم و حیا ہو چکے

لو موت شب ہجر نہ آنے پہ اڑی ہے
مجھکو تہا یہ دھوکا کہ سرہانے ہی کھڑی ہے
کھلتا نہیں میدان سی گو دھوپ کڑی ہے
انسان ہی کہ دیوانہ ترا دھوپ گھڑی ہے
اسی وجہ نکل نرگس مستانہ کے غم میں
جام مے کوثر لئے وہ حور کھڑی ہے
پردے میں بھی ہے حسن تماشا طلب اسکا
دیوار میں روزن کی جگہ آنکھ جڑی ہے
بوسوں کی ہری جاتی ہی اوس شوخ سی بازی
یہ نرد کا اڑنا نہیں قسمت کی اڑی ہے
پردہ جو اوٹھایا تو نگاہوں کا ہے جمگھٹ
رخسار پہ اوس شوخ کی کیا بھیڑ پڑی ہے
بجلی کی طرح ہنس ہی رونے سے نہ ظالم
بھادوں کی نہ جہالی ہیں نہ ساون کی جھڑی ہے
روتے ہیں ہیں لخت جگر و دل کی بہاریں
جو تار ہے اشکوں کا وہ پھولونکی چھڑی ہے

یہ میری سیہ خانی کے ہی چاند کا ٹکڑہ — جو صحن میں بیٹھی ہوئی کھلی سی پڑی ہے
میں نے جو کہا تو نکا بزور آپ کا بوسہ — کہنے لگی کیا بات ہے تان لوٹ پڑی ہے
رات آپ نے کاٹی ہی کہاں منہ تو دیکھو — یا تو نکا لکھو کہا ہے نہ کسی کی دسڑی ہے
جڑنی تھی نگینی کی جگہ آنکھ ہمارے — یہ تیری انگوٹھی کسی سادہ نے جڑی ہے
گھبرا کے وہ اوٹھ جائیں گے ای جوش تمنا — کیوں فوج کی فوج آئی بھلا ٹوٹ پڑی ہے

بیوجہ نہیں ہے یہ پریشان نظری مطلق
کیا مجھ سے چھپانے تو کہیں آنکھ لڑی ہے

تب سے مجھی جراہ آئی بدن پر جو پڑی ہے — کچھ دھوپ سے ہی چاندنی فرقت کی کڑی ہے
لاغر ہوں نہیں ایسا کہ دکھائی نہیں دیتا — آئی تو ہی حیران تھی پر سوت کھڑی ہے
بیتاب ہیں وہ بھی مرے بیتابی دل سے — کیا میری خبر لیں گے اونہیں اپنی پڑی ہے
شوخی نہ شرارت نہ کرشمہ نہ اشارت — آنکھ کی فقط دیکھنی میں آنکھ بڑی ہے
ممکن نہیں تعریف کسی اہل سخن سے — چھوٹی سی ترے منہ کی صنم بات بڑی ہے
آغاز شب غم کی حقیقت تو بیان کر — ای خضر سنا ہی کہ تری عمر بڑی ہے
دم بھر میں تڑپ لیتی جدائی ہوا آپ — ای موج عبث بیچ میں تو بہا نہ پڑی ہے
ای روح یہاں جسم نے ہی پائی ہی جنت — اوس جو کے کوچے میں مرے لاش گڑی ہے
سنتا نہیں کوئی شب غم کس کو پکاروں — یہ کیسی مری سادی خدائی میں پڑی ہے

طوفان طبیعت ہی روانی میں تری مطلق
ہر بحر غزل جا کی سمندر سے لڑی ہے

جب کبھی شام کو وہ آئنہ لیکر بیٹھے — سیر گلشن رخ گلرنگ سے کی گھر بیٹھے

پھوٹ پھوٹ اس قدر رویا ہون میں انکو
چاہتا تہا نہ تڑپے زخم سے دل آج انکو
اسکے پاس آج تو کل اسکی یہان ہی دنیا
اونکی خاطر کو گران تجہکو دنکو بہاری
اثر نالہ ہے وابستہ درد الفت

ایلچی راجہ دال اوس سے نہ کچھ خوف کرو
پھر اسی گل ہی کہ بلبل کو ملی کنج قفس
کچھ نہ وحشت مین غزالون کی نئی سیر دیا
تجھکو ہے ہجر جہان گزران جب دیکھا
یہ خط سبز نہین اونکی لبونکے نزدیک
اتنی طاقت ترے آنی سی نہین آئی
دلکی ہی حسرت ہی لطف کی جسپ خلق مین
اس نگاہ غلط انداز سی کیا تسکین ہو
تجہکے پاس اکیلا نہ ادسی چھوڑ سکے
گہر سے نکلے شب وعدہ کبہی ہو کر بیتاب
ضبط گریہ سے ہی گھٹتا مجھے دل کا ہر دم

دیکہ اے دیدۂ گریان نہ کہین گہر بیٹھے
رات کو ہم کوئی سو مرتبہ اوٹھکر بیٹھے
بے سوا وہ بہی اکیلے نہ کبہی گہر بیٹھے
شاک ہم تیشے وہان نکلے جو پتہر بیٹھے
دلسی نکلی اگر اے جان تو دل پر بیٹھے
نامہ دی ہاتہ پر اوس بت کی کبوتر بیٹھے
شبنم آغوش مین ہو خار برابر بیٹھے
سامنے میرے بگولے ہی تو آکر بیٹھے
ایک ہی نائو مین تہی خضر و سکندر بیٹھے
حضرت خضر مین گویا لب کوثر بیٹھے
آج مدت مین ہم اوٹھکر سر بستر بیٹھے
خوب ہی شیشی ہی نزدیک جس گہر بیٹھے
تیر ایسا تو لگا جو مری دل پر بیٹھے
رشک کے صدمی اوٹھاتی رہی شب بہر بیٹھے
ہوکے مایوس کبہی جاکی پہر اندر بیٹھے
اسمین کچھ شک نہین یا بی جو مر کے گہر بیٹھے

نطق کہل جاہی ہماری رگ جان کی قسمت
اگر او سپر مژۂ یار کا نشتر بیٹھے

زخم دل گویا نہین پر بشاکے بیدا ہے	دیکہ منہ کہولی ہوئی لب تشنہ فریادی

[illegible]

کسطرح منت گذارا اپنا دل ناشاد ہے
بیستون اوس کشتۂ بیداد کی روداد ہے
اور تو کہلتی نہیں کوئی کہلی رہتی ہے
وصل کا وعدہ وفا ہوتی کبھی دیکھا نہیں
آرزو ہی وصل کی گلشن میں میری ہے
اشک کا قطرہ ہی جب شہر کرون کسکا گلہ
جو نہ یاد آئی کبھی تمکو وہ ہی ہندیکا نام
جو نشین منت کش ایفا وہ وعدہ ہے ترا
تم نہ [illegible] کہ جو بیداد کو بھی سمجھو ناز
اپنے یون تک یار کے پہنچے [illegible] رسا
[illegible]
[illegible] نظر
مشت خاک اپنی کدورت ہی [illegible]
سایہ سا [illegible] ہر دم [illegible]
[illegible]
[illegible]
پیارے میری گل [illegible]
[illegible] عید قربان کی طرح [illegible]
شاد [illegible] شاد یا ناشاد [illegible]

تمکو شاید کاوش مژگان جانان یاد ہے
[illegible] دل فرہاد ہے
[illegible] جلاد ہے
[illegible]
[illegible] آغوش [illegible]
[illegible]
جو کبھی بھولی نہ مجھکو وہ تمہارے یاد ہے
جو نہیں ہمدم اثر کی وہ مری فریاد ہے
[illegible]
[illegible]
کعبے کی [illegible]
مرغ دل [illegible]
[illegible]
ایسی [illegible] دیوانی [illegible] ہمزاد ہے
وہ نئی [illegible] ایجاد ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شاد [illegible]

[illegible]

سرفرازی اور تقدیم اس سے ہی ابجد میں نطق
ایک نقطے کا نہیں پابند الف ازاد ہے +

لے قتل مجھے کر ترے جی میں اگر آئے
یہ آہ مجھ سے جو کہیں بات پہ آئے
پھر کے بھی ل سی اوٹھا صدمہ دوری
او ستاد تھا جو کانہ شب وصل سحر تک
گھبراتی ہی پھر ابھی طبیعت کئی دن سے
یاد آتا ہے یار آتا ہے رشک لگے دلکو
شیشے میں پری خوب تصور نے اوتارے
ہنستا ہوا شاید کہ وہ گل سو کے اوٹھا ہی
وہ زلف بہت بڑھ گئی کچھ خیر نہیں ہے
وہ بھی جو مجھے کرنے لگیں پیار عجب کیا
جب غیر کو بھر کے دئیے جام عنایت
سونا ہے رکھیں گے قدم جب اوٹھا کر
اللہ ری روانی تری شمشیر نگہ سے
فریاد سے اپنے او نہیں آزردہ جو پایا
کمبخت ہمیں نے نہیں آ کے سنائے
منہ سے ہی لیا پیچھا راز محبت +
باری خلش غم سے کھلا ہے ابھی باقی

اچھا ہی ہوا کیا جو طبیعت ادھر آئے
دیکھی گا کڑ نکلے ترے دلمیں اوتر آئے
منہ تیرا پھر آئینے کے آنکھ بھر آئے
ایک اور دیا جام او نہیں کچھ شرم اگر آئی
بس آج ہی کل غنچہ کسی شوخ پہ آئے
سچا ہی یہ طائر مجھے بیچے خبر آئے
دیکھیں مری تصویر پہ مر داو تیر آئے
دامن میں بھر پھول جو باد سحر آئے
جس وقت کسی تیغ میں نازک کمر آئے
اب غم کے بدولت مری رنگت نکھر آئے
حسرت سے مرے دل کی طرح آنکھ بھر آئی
تو آج یہاں آنسی اجل پیشتر آئے
پیر پہ تھی بس ہستے میں کہ سو جوں گئے ہر آئے
آگے نہ بڑھی آہ فلک سے اوتر آئے
بس سنکی جیسے ہو گئے سن وہ خبر آئے
عیار ہمو ستی ہوئی مشہور کر آئے
آنکھوں سے بہا خون تو دل کی خبر آئے

قابل ہی نسے یہ سر کی گئی
ادا ہی

اون سے پروانے تو
بزم مین سے نقاب اوٹھا

اظہار ہے رخصت جانان ہو تعلق سا
بے مووبین آپکی قدر رزو وفا
اوس تک ...
دیکھو تو ہمین ...

با این ہمہ ضبط آنکھ مری بھر بھی آئے
ناصح یہ طبیعت ہی بس آ ہی جد بھر آئے
گھبرائے لب بام سی ناکام اودھر آئے
... کے دریا مین ہی کیا چیز ادھر آئے

خالی پھری وہ تلہ نار کبھی نطق
کچھ طاقت ... ہالی ہی گمی ... پھر آ گئے

مشکل یہ آہ بے اثر کے ہے
بیٹھے یون سا یہ خیلان مین
میرے درد جگر سے واقف ہو
حسن ہے خانہ زاد صاحب کا
داستان دراز رنج فراق
شمع سوز و گداز کے ہے گواہ
دن جدائی کا روز محشر تھا

... ہوا ... کے ہے
ای جنون ہوپ دوپہر کے ہے
ہر گھڑی آہ نے خبر کے ہے
دلربائی کنیز گھر کے ہے
ایک نالے مین مختصر کے ہے
پوچھیئے کس طرح سحر کے ہے
دھوپ کیا مشکلو نسی سر کے ہے

ذلکو نومیدی اور شکلو یاس
نطق نے عمر یون بسر کے ہے

دیکھیے دل وہ یار کا گھر ہے
نہین نسبت ترے دو مُو سے
نیکیان کر رہی ہین حسن عمل
پہنچے ایڑی تک اوس صبح کی زلف

ارے ساقی ترا مقدر ہے
چاندنی ایک میلی چادر ہے
گو رہکو کنارہ نادر ہے
رات دن اندلون برابر ہے

ایک تو جھوٹا وعدہ کرتے ہو
کیوں خوش ہوں آپ کیوں بہاتی ہین
بند مٹھی ہے غنچۂ گل کے
تحریان لین تعلیون کی ہزار
ہر نگاہ مین ایک اشارہ جدا
وقت فرصت کبھی سناؤ نگا

دوسری بات میرے سر پر ہے
یہ گلی ہے کہ آپ کا گھر ہے
ہر کسیکو محبت زر ہے
کب صنوبر ترے برابر ہے
ہر ادا مین ادای دیگر ہے
شوق کا میرے ایک دفتر ہے

میرے آہ و فغان کی آگے نطق
کان کے بات شور محشر ہے

ادھر ہم آئی اودھر آپ کو ملال ہوئے
ہوا یہ طول شب غم سفید بال ہوئے
خدا ہی خضر کرے عمر رنج و غم کے دراز
کچھ انتہا ہے شب ہجر کے نہین معلوم
کہان ہے ابرو لگاوٹ کی ہی حضور نگاہ
تمہاری تیغ نے مرنے سے اٹھا ئی آنکھ
مجال کیا کہ گلی مین بھٹک سکین عاشق
غرور و نخوت الگ ہے جفا ہی جو الگ
تمہارے رقص نے بسمل کا رقص کھلایا
مریض خال تھی ماری قضا کی گولی کے
لطافتین یہ بدن مین شباب نے بھر دین

نہ آدمی ہوئی کوئی برا خیال ہوئے
جو قرن ہو گئین گھڑیان تو لمحی سال ہوئے
کہ وقت بد مین ہماری شریک حال ہوئے
ہوئی نہ رات تری لمبی لمبی بال ہوئے
کدھر گئی وہ چھری جس سے ہم حلال ہوئے
ہماری خون سی جو ہر جو لال لال ہوئے
بنے ہین شیر یہ کتی ترے مہال ہوئے
برا ہوا جو یہ انسان خوش جمال ہوئے
ادھر تو تاتہ ادھا لوگ و دھر حلال ہوئے
بہت سے مرگئے اچھی خال خال ہوئے
وہ نرم نرم کف پا پری کی گال ہوئے

181

لگے جو تیر وُنکو تیر تو یہ صدا آئے
یہ کل کی بات ہی آپ اسکو بھولی ہین
وہ ناتوان ہین وحشی تھا مثل نکہت گل

پہلی یہ خوب ہین پہل بہت نہال ہوئے
مری ہوی ہین گویا ہزار سال ہوئے
کہ موجہائی نسیم بہار جہان ہوئے

اکڑی ہین کشتہ ابرو او سی گلی ہین فقط
بہشت کے وہ ہوئے خاک جو جلان عشقی

غافل نہین ہون خواب مین تیری خیال سے
وحشت ٹپک رہی ہی مری چال ڈھال سے
نکلا پھڑک کی دام سے گیسو کے مرغ دل
ای زرد رو خزان مجھے بتلا تو کیا ہو
بکھرے ہوئے وہ زلف ہے مجھکو بلا
دکھلا کے تل ہلاک کیا دو ہے مجھے
بخشے خدا نے مہر سا او حسن ہے کو دیکھی ہین
ہم قیمت اوسکی تو ڑ دین بازار قمرین
کیا پوچھتا ہے داغ جگر کے چراغ کا
ہو ہوئے خاک اوسکے ہوا سی اڑ اوڑ گئے
ہر نقش پا مین نقشہ ہے نقش مزار کا

ہے بند آنکھ یار نہین دیکھ بھال سے
نقش قدم لڑاتی ہین آنکھین غزال سے
کیا صاف بال بال بچا بال بال سے
وہ سبز سبز ہو تو نہین گل لال لال سے
اندیشہ جان کا ہی مجھے بال بال سے
گویا کا قلم تنشا نہ اوڑاتی ہو خال سے
ملتا ہے متشلیان ناخن ہلال سے
کوئی جو آبگینہ لڑا ای سفال سے
روشن ہوا ہے آپکے شمع جمال سے
در پہ بیکی ہم نکل گئی گرد ملال سے
ہر ہر قدم پہ سینے ہین جو ظالم کی چال سے

ہوڑین کی ایکدن وہ لطا یکی جرم پر
آنکھونکو نطق رو وگی اس دیکھ بھال سے

دل سی بھولا نہ بجی کرم ہی سی لطف کرم سہی
یہ بھی ہین نہین سہی جور سہی ستم سے

پھر کو آخر آئے ہیں قبر مری قریب ہے
صبح کو شام کرنے کو شام کو صبح کرنیکو
ہمسے حضور پھر گھڑی ظلم سہا نجامی گا
غیر کا کرنہ انتظار وہ جو نہ آیا جانے دے
بیٹھے گئی وہاں کہین عمر دوزہ کاٹ دے
چاہیے پھر نہ آئے آنے کو کہکے جائیے
کل ہی جو ہو چکے ہین جو نہ ہو فعال قسم ہی
خوب کہی سنی کی کیون نہ سہین گے اور یہے
کرنے ہو خوش کہی ہی کی جگہ بہی ہو
خود مجھے فلک سے تہی کاٹ کہ در ہو گئے
عفو کرو ہوئی خطا منہ سے تہی ہین نکل گیا

رخصت او نہیں جو نازدی اور بہی قدم
چاہیے ہمکو شغل کچہ ہو نہ خوشی تو غم سہی
اگر ہو دو پھر غور ہی کوئی غم ہی
اوسکی جگہ پر ای صنم آنکی ات ہم سہی
قید مکان نہین ہی کچہ در نہین جم ہی
دلکو اسی سے ہو تسکین عدہ ہو گو دم
کیا یہ کہا حضور نے قول سہی قسم سہے
جو رد جفا جو ہمنے کی کون ای ستم سہی
آپکا غم نہین بہلی ہم رکسی کا غم سہے
خوب ہو ا کسی ہے در تیغ جفا علم ہے
تو نہ خفا ہو بیوفا آپ نہین ہین ہم سے

نعمت نے نہین ہے آہ ذوق ہو جس سے ہمکو تعلق
کام فقط اثر سے ہی دم مین اثر ہو دم سہی

ابہی کیا کیا ہین خیال اور جو یار آجائے
دم مین اوس شوخ کے یون تجربہ کار آجائے
تو مری جذب سے صیاد نہین واقف ہے
چہچہاتی ہوئی آجائین ہزارون بلبل
کامیابی کی نہین طالع بد سے امید
خوار و رسوا نکرا ہی جو شش وحشت اتنا

کچہ ہو عجب ہین ایسا دل زار آجائے
ہٹ کی دل حیف ہی پھر وہ سر بار آجائے
ہین جو چاہون تو قفس ہی مین بہار آجائے
تم اگر جاؤ تو گلشن مین بہار آجائے
جاؤ نمین ہوش ہی الغرض جو یار آجائے
کہین ایسا نہو اوس شوخ کو عار آجائے

ہائی پوری نہ مری آرزوئی مرگ ابھی
وہ چھری [illegible] اور سپار آجائے

بخت برگشتہ کی تاثیر سے منہ پھیرلین وہ
ساتھ [illegible] جو مزار آجائے

چھیڑتا ہون اوسی خلوت مین اکیلا پاکر
کیا مزہ ہو جو مری [illegible] یار آجائے

ہمکناری کی تف سینہ ہے مانع شب وصل
ڈر ہے اونکو نہ حرارت سے بخار آجائے

ستم و جور کا بدلا ہو تلافی غم کے
پوچھنا کیا ہے جو مجھ پر دل یار آجائے

وہ جلن دل کی شب ہجر بجھاؤ آبا لبد
دھیان اب [illegible] آجاتی بخار آجائے

ٹھہرے آپ کے نازک کو ہوائے گلگشت
گرمئی آتش گل سے نہ بخار آجائے

بیٹھے ہین وہ لب بام اسی تاک مین [illegible]
مار لین کوئی گلی مین جو شکار آجائے

ہائے جیتے کبھی ہم خاک برابر سمجھا نہین
خاک سے اپنے اوسے عشق غبار آجائے

کٹ تو [illegible] بیٹھنے والی تھی عہد شباب کے
سمجھانے شیخ ہی [illegible]

دستار پاک شیخ فضیلت مآب کے
رندون نے لا کے شیخ سے [illegible]

دو چار دن سے آپکو پاتا ہون عشق مین
اوستری نگر [illegible] حضرت

آیا ہو تمین کسی ہی نگین [illegible] کر
جاؤ نہین ہے تاب سوال و جواب کے

ہووے گا بوسہ لب شیرین کا سب [illegible]
کہتی کریگی انت جو ترشی عتاب کے

لخت دل و جگر ہین برابر گتھے ہوئے
ہر آہ گرم سیخ ہے گویا کباب کے

ہون محض ہیچ کارہ نہ دنیا نہ دین کا
مجھکو بنا گئی [illegible] شراب کے

مجھ رند کا مزاج ہی ساقی بہت لطیف
کافی ہے بہر نشہ [illegible] اب کے

سب ہون کیون حریص مئے ناب [illegible]
دا پینے وہی ہی کیا مجھکو [illegible] شراب کے

[illegible]

دیوانہ کر دیا ہے کسی چشم مست نے | زنجیر چاہیئے مجھے موج شراب کے
لایا ہے ... وادی تفسیدہ مین جنون | ہر ذری مین جہان ہی پیش آفتاب کے
طفلی سے ساقیا ہی مجھے ذوق میکشی | اونگلی کے بدلے منہ مین قلم تھی شراب کے

اگر ... یاد کہ لکھون دوسری غزل
ساقی سی التجا ہی دوبارہ شراب کے

چادر جو چاندنی کی رخ سی اوٹھا دی نقاب کے | اوٹ آئینے نے لا کے کھڑی کی حجاب کے
سنہمی تھی ... یہ دل پر اضطراب کے | بجلی بھی بھاگی چھوڑ کے کملی سحاب کے
رکھ دیجیئے کتاب حساب و کتاب کے | تجھ کو بھی شیخ جی کرم بے حساب کے
اے بحر حسن ... جو توڑا ہے تیرے لیئے | زنجیر برق موج ہی اضطراب کے
دیکھو ہماری دست درازی شوق کو | وہ شوخ خیر مانگ رہا ہے نقاب کے
کس کی گلی سے ہای اوڑایا مرا غبار | دیکھو صبا نے کیا مری مٹی خراب کے
اب عاشقان خستہ کو در گذر کیا کہین | خود اونکی گھر ہے فاتحہ خوانی شباب کے
او شہسوار تونے نکالا نہین ہے پانون | تیلی نکل پڑی ہے یہ چشم رکاب کے
عالم مین تیرے روی مخطط کا شور ہے | ہے دہوم اس پہ صاحب کتاب کے
بوٹے ہین کاٹے حق مین تری تیری جور کے | یہ خط نہین ہے او تری آیت عذاب کے
مارا ہی ... مین گور و کفن ہے نہین نصیب | تونے تو ای قضا مری مٹی خراب کے
نیچی نگاہین ... دل سے ہین گھات مین | ٹٹی شکار کی ہی یہ ٹٹی حجاب کے

دیکھو وسی گلی مین اگر ہی تلاش خلق
رہنی کی ہے جگہ وہی خانہ خراب کے

[illegible]

بزم سخن میں وہ جو یہ ہے ازدحام کے
کر وقف آپ سمجھو خوش نیلام کے
گزرا شباب حسن میں ریہ وہ چمک کہان
کیا بات اون لبوں کی ہی قربان جائیے
ایواے آسے ہے تو زبانی عدو کی آئی
چاہے خدا تو اوسکی ہے چشم مست اگر
تیغ نگاہ نازسے عالم کیا ہلاک
بعد فنا ہی گور میں پڑتا ہے زلزلہ
کرتے ہوئی کے تجیر وتکفین تم ہی بجا بیا
پی پی ہی کہتے کہتے پپیہے نے جان دے

شیرینی آج بنتے ہے اپنی کلام کے
جلا ور کہہ سبیل شہید وںکی نام کے
برق جہان دیکھئے نکلے ہے آم کے
ہے آرزو کلیم کو بخشنے کلام کے
مدت میں تو آئے ہمارا تمنا پیام کے
ساقی کے اختیار میں گردش ہی جام کے
ترکان چشم یار نے ترکی تمام کے
آتی ہے یاد جب بت محشر خرام کے
اسواسطے خدا نے تو مے حرام کے
رٹ لگ گئے تہے یارب سی کسکی نام کے

دل ہو گکا کشمکش آرزو سے شلوق
تلوار جب وہ ہے تو خبر لے نیام کے

ٹھہرانے سے لقائے اثر قتل عام ہے
آتی ہے اونکی جسح نی صبح اپنی شام کے
باندہے ہی ایسی بخل پہ احباب نے کمر
تو اونسے جاگی وہ آغوش غیر مین
طفلی ہے ابتک وہی کتابے کا شوق ہے
لائین کہا تھی نالۂ بلبل کا وہ دماغ
تم دیکھنا کہ حشر مین محشر بپا ہوا

سفاکیان ہین تیغ سی بڑھ کر نیام کے
سوجھی تو اچھی جلد اوسی انتقام کے
دینے کے نام داد نہ دین یہ کلام کے
نیند اونکی میرے نالون نے اچھی حرام کے
بیٹھے بوستان جو گلستان تمام کے
ہر بوی گل ہے جنکو شکایت زکام کے
امت او ٹھی جو عشق علیہ السلام کے

بد خو ہو جو حسین تو چاہون اوسی کبھی
مین شکل دیکھتا نہین صورت حرام کے

صاحب کا بندہ حسن ہے پر اعتبار کیا
مشہور ہے فرار ہے عادت غلام کے

آتے ہین پوچھنے وہ مرے حال زار کو
جب بس چلے کہ اب نہین طاقت کلام کے

اوسکی حضور ہیبت سے جنبش نہین ہے نطق
میرے زبان منہ مین نہین میرے کام کے

حجاب چھوڑ کر اب دلبری دکھا کے
مرے بغل مین نہ تصویر تن دبا کے

خیال یار کا رہتا ہے راتدن دل کو
پری بغل ہی مین بیٹھی ہے اپنی بیجا کے

زوال حسن نے کھینچا اونہین تنگی مین
شباب کے نہ وہ شوخی رہے نہ چالا کے

وہ آج کون ہے اوسکے تلاش مین تصویر
وہ شوخ حسن کے دولت ہوا ہی نیا کے

یہ زخم سینہ مین پا مزہ کہ روح ای ترک
شکار گاہ مین ہرن بن کی آ ہو آیا کے

نگاہ شوق سے آزار موطیا تجھے کا
یہ تازگی تجھے گالون کی کب چیلے

یالن ابھی ہون نے نہ ایک دل چھوڑا
حیاء و شرم نے پیدا کی اور رحالا کے

تڑپ تڑپ کے مرا تہا جہان گشتہ یا سر
ہزار سال ہان جنسی سی برسا کے

نہ معجزے سی جیئے گا نگاہ کا مارا
یہ سحر بات نہ ہو ویگی تمہین مسیحا کے

پکارتا ہے یہ اوسکا کرم کہ مین قیامت
نہ آج فکر کرو باز پرس فردا کے

غم فراق سے دور شراب مین ساقی
یہ چکیان مجھی ولوار ہی ہین مینا کے

ہزار بوسے لیے ایک بھی تمہین نہ سنی
ادھیے کام نہ نکلا بغیر بیما کے

یہ عشوے غمزے بھی کچہ تھی جو ہم ہی گئے ہو تھے
ہماری سادہ دلی سے ہوئی اونکی خیا لا کے

یہ عذر تنگ دہانی اجی بہت معقول
نہ بات کرنے کے کیا خوب چیلے

بات ہوتی ہے

مین دیکھتا تھا کہ اونکو حجاب آتا تھا
چلی تھی بات کو کچھ بات نطق شیدا کے

بہار رنگ وبوی گلستن اوس سے
مرا دل بلبل اوسکا شیون اوس سے

وہ نطق ای بت کہ ہی ہندار گن اوس سے
ہوئی ایجاد طرز شیون اوس سے

وہ رخ روشن کہ دل ہی روشن اوس سے
چراغ داغ مین ہے روغن اوس سے

سلامت تیری تیغ زخم باران
کہ سینے کے [illegible] اوس سے

جنون دائم خرد پاینده یارب
رفو اس سے ہے [illegible] اوس سے

مرا صبر آپ کا جلوہ ہمیشہ
کہ برق اس سے ہی جمع خرمن اوس سے

اوسی گل کے چمن کا خار غم ہی
چہڑاون کیسے دل کا دامن اوس سے

الہی ٹوٹ جائے پہلو نکا نازہ
ہوئی جاتی ہے خم وہ گردن اوس سے

وہ جب سے برق بہی شوخی مین ہے بات
کشارو تی تڑپتے ساون اوس سے

وفا اس مین نہ اوس مین پہر ہی ہار ب
وہ خوش دشمن ہے خوش دشمن اوس سے

رہی عمر تیری یارب خوش کشادی
کمان ہوگی ہے تیر افگن اوس سے

اگر لوٹے تیری آنکھونکا جادو
زبان معجزہ ہوا الکن اوس سے

نہین میرا تو کیا دشمن کا ہو گا
مین ہوتا کس [illegible] اوس سے

بہار بجز ان جلوہ تمہارا
مرا دیدہ مرا دل [illegible] اوس سے

تمہاری راہ مین جو خاک ہوجائے
ستم ہے تم بچاؤ دامن اوس سے

خدا شاہد ہی تیرا ہو رہا نطق
رہا کر تو نہ اتنا بد ظن اوس سے

ہم اہلِ غم ہیں ہمیں ماتم پسند ہے
چاندون مین صرف ماہ محرم پسند ہے

سوزِ درون ہی گریہ و ماتم پسند ہے
گرمی مین ہمکو بارشِ پیہم پسند ہے

گو حال بد ہی ہے جو ہوا ایک تنگ ہے
گُل کی ہنسی سی گریۂ شبنم پسند ہے

پیدا جو ظلم نفسا فعل ستم جفا
یہ سب عیوب اوسکی ہین تا ہم پسند ہے

نسبت مبارک کا فعل ستم کو نہ اہد و
ہمسے بلا کشون کو جہنم پسند ہے

بس قسم غم کے ہیں اہلِ غیبت ہین آدمی
غم تو بہت پسند خوشی کم پسند ہے

اپنا عدو ہین رشک کا مارا کسی تھا وان
نام خدا ہے شوخ تو عالم پسند ہے

ہوا وہین ہن کا وصف مجلس میں جو
یہ بات اہلِ راز کو مبہم پسند ہے

جہوٹا ہی عدو یار کا ہم کیون نہ کہین
بیتاب دل کی دینے کو یہ دم پسند ہے

ای طفل ترک جنبشِ ابرو دکھائیو
اس تیغ کا ہمکو جسم و زخم پسند ہے

ملتی ہی لطف یار سے عزت دراز باد
ہمکو یہ تیرا طولِ شبِ غم پسند ہے

رکھا بد مذاق کا مارا ہوا ہے مونہہ
جو چیز ہے فرنگ کی بہت کم پسند ہے

ڈالون گلی مین اُسکی تو پھانسی ہی کیون نہ
اتنا کسی کا گیسوی پر خم پسند ہے

رکھتا نہ جو درد ہی ستارے بیقرار
ہان ایسی زخم پر ہمین مرہم پسند ہے

تجکو ہلالِ عشق مبارک ہو زاہدو
ہمکو بتون کا ابروی پر خم پسند ہے

اوہر کبھی نگاہ سے نیچے کبھی نگاہ
کیون آپکو ہلاک دو عالم پسند ہے

کیا طعن ای ملایک ای دیکھیون حسد
خالق کو جبکہ خلقتِ آدم پسند ہے

ای شوق ایک عمر سے کی لطف یا ہمی
ہم تجکو ہین پسند ہمین غم پسند ہے

ہوا باقی

چلا باحسن بلاز لونی یا باقی

نکلا ہون گہر سے داغ عزیزان لیے ہوے
بن کو چلا ہون گنج فراوان لیے ہوے

کچھ یاس ہی ہی ساتہ امید وصال کے
پہلو نہین کا ہی ہے تیر پیکان لیے ہوے

بیتاب ہو کی خوار نہو بزم یار مین
ہان آپکو ذرا دل نادان لیے ہوے

کہاتا نہین ہے تلخی غم کس بلا کے ہے
بیٹھا ہے ہڈیان سگ جانان لیے ہوے

گہبرا کی گہر مین تنگ ہین باہر خفا ہین غیر
جاؤن کہان تجہی دل نالان لیے ہوے

ابر سفید چاند پر آیا تو شک ہوا
منہ پر دہ مہ ہے گوشۂ دامان لیے ہوے

کس کس کو دیکے اشک کے دل خون ہو ندہم
جاتی ہین کیا سمجھ کے صف مژگان لیے ہوے

باد صبا کچہ آج تو اترائی آتی ہے
شاید ہی بوی گیسوی جانان لیے ہوے

ہم باغ جا کی سیب ہی توڑ لائین گے
بیٹھے رہو تم اپنا زنخدان لیے ہوے

غیرو نکو اوس گلی سے نکالا ہے بارہا
جھٹکے ہوے ہین معرکی میدان لیے ہوے

آنکھون کا کیسے کشور دل پر ہے عزم تاخت
ہین لیس یہ جیان صف مژگان لیے ہوے

جہوکا کوئی ادہر کو بہی باد صبح گاہ
سوتی ہین منہ پر اپنی وہ دامان لیے ہوے

پہلو اگرچہ لاکھون ہی نکلے امید کے
لیکن ہا تین جانب حرمان لیے ہوے

رو ٹوکیا ہون پردہ نشینو نکے واسطے
آنکھون پر اپنے گوشۂ دامان لیے ہوے

شاید چمن مین طوق غزلخوان ہے اے ضیا
بیٹھے ہین دم جو مرغ خوش الحان لیے ہوئی

تری نگاہ سی نئی امید کی الیجان ہے
ہمیشہ اسمین خیال خرام جانان ہے
لگی ہین آنکھین تری خط سی خوش نگاہ ہو کر

نگہ کا آنکھ مین ہر تار موی مژگان ہے
ہمارا عرصۂ دل تو گلستان ہے
یہ سبزہ زار مگر متعلق الالوان ہے

[illegible]

یہ چھیڑ چھاڑ دکھاتی ہے دل کی ہوڑ سے کو
تری جو بات ہے نشتر پئے رگ جان ہے

تو میری جان ہے تجھ سی ہی زندگی میرے
تو مجھ سی تجھ کے مانند کیوں گریزان ہے

اوٹھے جو فتنہ و آشوب وہ نہیں اوٹھی ہوگی
گلے حضور کے ہی پا کر محشرستان ہے

میں جانتا ہوں حقیقت جہان فانی کے
ہی ایک خواب سو وہ خواب بھی پریشان ہے

چھپائیں کیسی شب غم کا سوز مثل چراغ
زبان زبانی کی صورت شرار افشان ہے

ہم اوسکے یاد میں دونوں جہان بھولے
بجا ہے کہیے جو ابرو کو طاق نسیان ہے

ادہر ہی جلوہ کہ اوڑ جائیں اشک کے
تو مہر اور مری آنکھ شبنمستان ہے

حضور خانۂ دل میں کبھی کرم فرمائیں
بہت دنوں سی یہ حسرت پرست مہمان ہے

کبھی جو جائیگا جی کس سے اشک پوچھونگا
نہ آستین میں پاس ہے نہ دامان ہے

رہا تیا کہ نہ ظاہر میں جب تو دل نے مجھے
دیا یہ مژدہ کہ نہیں تجھ سی لطف پنہان ہے

ادہر او ہر وہ نظر کر کے دیکھتے ہیں مجھے
اس التفات سی ظاہر ہے لطف پنہان ہے

ہوا ہے محو ترے شکل دیکھکر صناع
اس آئینے کا خود آئینہ ساز حیران ہے

تری گلی ہی چمن مرغ سطق ای گلرو
ہزار شوق سے بلبل صفت غزلخوان ہے

شکلو تیری نور سے رنگ گلستان ہو رہے
جلوۂ گل تہا ہی جو نکا چراغان ہو رہی

لے کے جان پوچھو وہ جان جہان جان ہو رہے
گو نہیں ہے پر کہوں ان و سے نادان رہے

شوق کی باتی وہ دونوں ہوگئی سینے میں ایک
کون اب بتلا سکے دل او رپیکان ہو رہے

آدمی ترسی ہیں جس سے اس سے ڈرتی ہیں ملک
نار دوزخ اور شی ہے آہ سوزان ہو رہے

دل ہو کھا دیتی ہیں وہ ہیں نالہ ارباب درد
زمزمہ سنجی تری مرغ گلستان ہو رہے

[illegible]

[illegible]

اب جو تجھسی لو لگی ہے ای چراغ بزم حسن
جام گردان ہی جلوہ فقط دل ہی نہین
جاتے تھی تیری ہی لگو خراب جلوہ ہم
دور اوس قاتل کا آیا بگیہ پہر ہو گی قتل
تیرے انداز سخن سے کیون نہون بیہوش وصل
سیر ہوتا ہی کہین عاشق کا جی معشوق سی
محو آئینہ جو ہر دم دلبر خود بین ہے
خار خار عشق کی کانٹی تو نکلے دل سی سب
یہ تو میر البوسہ باقی دیا ہی آپ نے
اب تو خواب ہجر کا رہ رہ کی آتا ہی خیال

وہ یہ پردہ اب مین تو بہر پنہان اور ہے
آئینہ دار تماشا حشم حیران اور ہے
اب جو دیکھا آئینہ تیری تو حیران اور ہے
داخلا تجھ بن سا ہی جی مشتاق شیدان ہے
اور وہ کل ہے نہین تھی آج کی مان ہے
لاکھ حسرت تو نکالی تو بھی ارمان اور ہے
وہ یہ کیا جانی کہ میرا کوئی حیران اور ہے
ایک کا نیا سا خیال تو کہ گمان اور ہے
اور اب اپنی طرف سی وہ تو احسان اور ہے
بخت خفتہ کیا کوئی خواب پریشان اور ہے

کل کہ آتی پر اوسی لطف آج پہر جاتی رہا
اب سے بڑھ کر کوئی دنیا مین پا دان اور ہے

طاق مسجد اور ہی ابروی جانان اور ہے
اوسکے تو سے جان آئی اس سے یوسف کے
اوسکے ہر حلقے مین دل بلبل کی آشیان
بجلیان اوس سی جو گرتی ہین تو اس سے
اسمین ہر لا کہون کرشمی اوسمین کتنی نیرنگ
اسکا باعث ہی شہود اوسکا منشا شعور ہی
کب نصیب اوسکو ہو عین الیقین ناز کی انگلیان

لطف افشان اور ہی لطف چراغان اور ہے
سیب جنت اور ہی سیب زنخدان اور ہے
شاخ سنبل اور ہی گیسوی پیچان اور ہے
چشم گریان اور ہی ابر بہاران اور ہے
ابروی یار اور ہے شاخ غزالان اور ہے
کفر زندان اور ہی احمد کا ایمان اور ہے
تیرا چھلا اور ہے مہر سلیمان اور ہے

[illegible]

سونگھنی ہے اوسکی مست بو پی ہین اسکو سونگھکر
سنگ وہ سمجھتے ہیں گل کہتی نرمی ہے تری
اسمین صبح رخ سے ہی پریشانی عیان
اسمین ہے داغ جگر اسمین شمع نور و
سینۂ گردون کو نسبت ہے سینے سے
سوختہ پروانے اوسکی مرغ جان تنگ
میری مضمون ہین جیسا آتا ہے کی مضمون

مار ریحان اور رہی گیسوی ریحان اور ہے
لعل جانان اور رہی لعل بدخشان اور ہے
زلف جانان اور رہی شام غریبان اور ہے
جیب فانوس اور رہی میرا گریبان اور ہے
داغ سوزان اور رہی مہر درخشان اور ہے
روی تابان اور رہی شمع فروزان اور ہے
وحی جبریل اور ہی فکر سخندان اور ہے

سانپ پہو اسمین ہین تازونعیم او نکہین ہین طوق
گنج قارون اور ہی گنج شہیدان اور ہے

وحشت دل سی اور نہ بہلتی دیکھی
مرکے بھی حسرت عاشق نہ نکلتے دیکھی
بیحیائی سی چلی پہر وہ ... کو ذلیل
سوختہ بختون کو بزم الم و عیش ہے ایک
اور آزار ہین وہ جنمین شفا ہوتی ہے
تربت عاشق دلسوختہ عارض پہ
نازکی ہی جاتی ہو مجھکو دم وصل
گرمی عشق سی کسدرجہ طبیعت ہی گداز
مانع دید صفائی ہوئے رخسارون کے
روبرو وہ ہین یار یہ کھویا سا گیا

شاخ آہو نہ کبھی پھولتی پہلتے دیکھی
شمع پروانے کی چربی سی نہ ڈہلتی دیکھی
جب یہ کمبخت طبیعت نہ بہلتی دیکھی
ہمنے تو شمع جہان دیکھی ہے ہی دیکھے
عشق کی بگڑی طبیعت نہ سنبھلتی دیکھی
داغ حسرت کی سوا شمع نہ جلتی دیکھے
ناف آغوش ہین دشمن کی نہ ٹلتے دیکھے
رودئی ہمنے جہان شمع پگھلتے دیکھے
آنکھ پہرتی ہی نظر ہمنے بہلتے دیکھے
بات بھی منہ سی غنچے کے نکلتے دیکھے

بوسے وہ دیکی مجھے وصل مین بولی ای نطق
آج تو حسرت دل تو فی نکلتے دیکھے

کیون چرخ یہ سب عیش برباد کی لئی ہی
اوس خال مین ہم کو نسی خوبی نہین پائے
ای چرخ کسی نعمت الوان کی ہوس سے
کہتے ہین جسے جذبہ وہ نوکر ہے ہمارا
ہر آن ادا پر جو نکل جاتی ہین جانین
کیا بگڑے ہوئی بالو ہمین بنیا چتے ہین ،
ہم لوگ بھی شاکی ہین سلف بھی ہی شاکی
خو در وفی کو جلنے کو تو ای شمع بنے ہے

کیا جتنا ہی نجم میری ہی کہانے کی لئی ہے
جمعیت خرمن بھی دانے کے لئے ہے
نجم چنر مرے کہانے کے لئے ہے
سب اسی او نہین پوشیدہ بلانے کی لئی ہے
یہ حسن ہے یا موت زمانے کے لئے ہے
مشاطہ صبا زلف بنانے کے لئے ہے
یارب یہ وفا کسکے زمانے کے لئے ہے
رنج او سکا ر ولانے کی جلانی لئے ہے

ای نطق نہ کچھ پوچھیے الفت کی شرارت
یہ دونون طرف آگ لگانے کے لئی ہے

تیرے ہے دم سے یار زنجے کا ثبات ہے
بنت العنب سے لطف او ٹھانی کی رات ہے
واقف نہین تو رمز تغافل سے ای رقیب
نجم کہا گیا کہ داغ خدا جانی کیا ہوا
حاکم ہین آجکل عمل جذبہ لگی ہم
تاب قلق یہان نہین او سپر ہے یہ ستم
ہون غش مین مجھکو لوگ لئے جاتی ہین کہان

دولہ اگر نہین ہے تو سونی برات ہے
پیر مغان کی گھر سے جانے کی رات ہے
یہ خاص اونکے ناز کا ایک التفات ہے
پہلو مین دل نہین ہے عجب واردات ہے
پریون کی روز اپنی یہان حاضرات ہے
وہ جانتے ہین اسکو قرار و ثبات ہے
دولہ کو یہ خبر نہین کسکی برات ہے

ہے بند تشنگان شہادت پر آج کل
قاتل کا آب تیغ بھی آب فرات ہے

پیچی اون ابروؤں کی ہیں آنکھوں کی تیلیاں
کعبے کے زیر سایہ یہاں سومنات ہے

رند شراب خوار ہیں بخشش کے کون تنگ
ہاں ہے تو ایک ساقی کوثر کے ذات سے

جادو جگا رہے ہے تمہاری نگاہ ناز
سحر نہیں ہی آنکھوں میں جھمکٹ کی رات ہے

رسوا کبھی کا ہو گیا ہوتا حضور نطق
چپ ہے جنون عشق میں بس اتنی بات ہے

اوس سے میں کیا غیر بھی آفت میں ہے
ظلم کچھ ضد ہی نہیں خلقت میں ہے

برق بجاتی ہے جو موج اوٹھتی ہے
کس قدر شوخی تری رنگت میں ہے

کوچہ جاناں میں پھرتا ہے عدو
سیر دیکھو دوزخی جنت میں ہے

کیوں نہ گانی کا گمان بندہ جائیگا
رنگنی خود آپ کے سنگت میں ہے

مار رکھے گی مجھے یاس ایکدن
تو تغافل کیش کس غفلت میں ہے

دیکھتا ہے تیغ مجھکو دیکھکر
ہای ظالم کیا تری نیت میں ہے

تیرے روزن میں ہی مرغ دل
آشیان طائر جان چھت میں ہے

جو حسین آیا نظر بس بس گیا
عشق بازی نطق کی طینت میں ہے

نکلا تو چمک کر ہے نکلنا نکل آئے
ای ماہ اگر چاند ہمارا نکل آئے

قد غم ہی شب غم میں مرے بخت سیہ کو
کیا تاب فلک پر کوئی تارا نکل آئے

جاتی ہیں ٹھہر جائیں تو نہیں غصہ ہی آجائے
گستاخی شب کا کہیں جگنو نکل آئے

بوسوں کا حساب آپ جو کرتے ہیں تو بہتر
شاید کوئی باقی ہے ہمارا نکل آئے

دل چھوڑ دیں چل بنکے خیال اوسکی کمر کا
ہے درد محبت کی جو یہ فرد تو مجھے
بیتابی دل سے مجھے مجبور سمجھیے
وحشت کی یہ تاثیر ہے ٹھہرے نہ ذرا بھی
گو ترک محبت سے ہوا فیصلہ لیکن
اللہ رے نزاکت جو پڑی چاندنی اوسپر
تم آکے سرِ گور بہت دیر نہ ٹھہرو
ہوئے تری ہی وحشت دل اتنو ہو

یک بیک کہیں آنکھ سے یہ کانٹا نکل آئے
پہلو میں بھی وقف دل کی نہ پھوڑا نکل آئے
بااین ہمہ اضطراب بھی جو نالہ نکل آئے
صاف آئینے سے عکس تمہارا نکل آئے
پھر لگی طرف سے جو نہ جھگڑا نکل آئے
رنگت متغیر ہو پسینا نکل آئے
بیتاب کہیں ہو کے نہ مردا نکل آئے
ٹوٹ کے سر خار کف پا نکل آئے

جھگڑا ہی مٹی نطق یہ ہر دم کے قلق کا
اللہ کرے منہ سے کلیجا نکل آئے

رتبہ یہ ملا مدحت ابروئی صنم سے
محروم رہیں کیوں ہیں لطف و کرم سے
جی سیتے ہیں جیسے وہی جان کے دشمن
ہر وقت خیال آنکھوں میں ہیں گیسو
جب ہونگے نہ ہم لوگ یہ ہنگامے نہ ہونگے
وہ آنکھیں ہیں جنکی نظر کیا غضب آیا
رونے سے بھرے ہو گئی واغ جگر بھی
کچھ نے سمجھائی اونہیں کچھ اور بھی
اعجاز مسیحا تو فنا ہو ہی چکا تھا

گر لوٹے ہر ایک مری بیت حرم سے
ایک اشک نہ فرصت ہوا اونہیں ستم سے
دل جس سے لگایا ہے اوسی نے کبھی ہم سے
آباد ہوئے گھر ہیں تری ہیں قدم سے
رونق ترے کوچے میں ہے تیری دن ہی دم سے
تو لینے لگی اونکی مژہ نوک کے ہم سے
گل پھول اوٹھی ابر بہاری کے کرم سے
پردے کو کہا غیر سے چھپنے لگے ہم سے
پھر زندہ ہوا اوس لب جان بخش کے دم سے

دیکھو تو افادیت ہیں یہ بت ہیں کہاں کے — تجھانے کو ای شیخ جی نسبت ہی حرم سے

جب کچھ ہی تھی کچھ بھی نہتا ہو ہیں ہر کے
ہستی نہ پسند آئی ہیں ناطق عدم سے

کرتے ہیں ستم روز جو اسے نہیں ڈرتے — وہ دہشت یہ بت ہیں کہ خدا سے بھی نہیں ڈرتی
ہم لاکھ ستاؤ نہیں چھٹنے کے محبت — ارباب وفا جور و جفا سے نہیں ڈرتی
کیا واقعی ہا دین تو نے کے نہیں قائل — کیا اونکو ڈراتے ہیں شیخ خدا سے نہیں ڈرتے
لو لاکھ پلائی اونہیں آب دم خنجر — اس سے تری بیداد کی پیاسے نہیں ڈرتے
سر لین گے پٹی کی جو رہ مہر وفا ہیں — آفت سے مصیبت سے بلا سے نہیں ڈرتے
کچھ خوف نہ کاکل سے نہ ہے تیغ کا خطرہ — ہم سامنے ہیں تجھو سے بلا سے نہیں ڈرتے
غصہ یہ بیجا کیا ہے ذرا ہوش میں آ تو — ڈھیٹے وہ ذریت جو کہ خدا سے نہیں ڈرتی

بل کھائی ہوئی زلف کو دل دیتی ہیں ناطق
ہم ہیں وہ بلا جو کہ بلا سے نہیں ڈرتے

جانب خنجر نظر پیار بھری پیہم ہے — اور ادھر زہر بھری سو بھی نگہ سی کم ہے
یار کو نامے میں تحریر جو دل کا غم ہے — کف افسوس ورق سطر صف ماتم ہے
ڈر جو فرقت کا لگا ہی تو قلق کیا کم ہے — وصل میں بھی تشویش دل کا وہی عالم ہے
ہم ای چرخ بیان کیا ہی نشاط و غم ہے — باغ عالم کا اگر یہ ثمر توام ہے
سخت ناداں ہی اسے جو کوئی خرم سمجھے — بادشاہی جسے کہتی ہیں غم عالم ہے
روئے ہم اور بہت روئے کہاں تک روئیں — خون اب تو لمیں آنکھوں میں ہمارے کم ہے
ناصحی ہوئی لکہ گیا یہی مگر جی سی گیا — غم او سی کا ہی جسے کا مجھے اب ماتم ہے

[illegible]

خوش ہوں سمجھا ہوں اثر اپنی پریشانی کا
تندی باد سے گو زلف وہاں برہم ہے

ربع مسکون سی الگ ہے وہ نئی دنیا دل
حسرت و درد و الم جسمین نیا عالم ہے

کوئی محبوب تو جنت کو نہیں سمجھا تھا
کیوں عبث روتا تھا یہ کیا واقعۂ آدم ہے

ہاں تواضع جو نہیں اہل کرم کا شیوہ
سامنے جام کے کیوں گردن مینا خم ہے

رفعت بام سے ہے اسکی فرشتوں کو خبر
کرسئی قصر صنم تک فلک اعظم ہے

وعدۂ وصل بزور اوس سے ہیں لیکر خوش ہوں
سست بنیاد کو سمجھا ہوں کہ مستحکم ہے

قطعہ

اشک نے نامۂ عصیان گذشتہ دہو یا
اور آئندہ بہی دل مطمئن و خرم ہے ✠

نہیں لکھتے ہیں گناہ اپنے کیتی ہیں ملک
پہیل جائیگی سیاہی ابہی کاغذ نم ہے

میں نہ پہنچا نہ سہی حال ثواب پیچی کا خلق
کہ ندم اوسکا وہی ہے جو مرا محرم ہے ✠

دیکھیگا تو جو تجھکو تماشا دکھائیں گے
اوپر سے اوپر اپنے یہ تالی بجائیں گے

مجھ دلجلے نے پائی ہے پروانگی نصیب
ہوگا جو وصل تب بھی وہ مجھکو جلائیں گے

بہاگی ہوئی غلام کا مقبول ہے نہیں
ہم بندگی کو چھوڑ کے کبھی نہ جائیں گے

شیطان کے فریب میں آدم بہی آگئے
بہکے رقیب کیا ترا کوچہ چھڑائیں گے

سوزن جو بار بار چبہیگی تو دیکھنا لطف
ای ذوق درد زخم جگر کو سلائیں گے

سمجھا ہیں جو گڑی ہنگامۂ نشور
مشتاق دید دہوپ میں ٹہلائے جائیں گے

کیا اور فکر خواب کرینگے شب فراق
تھوڑے سے نیند مردوں سی ہم تک لائیں گے

چوری قبول ہی گا ابہی لگی خوف سی
سہانے ہیں اوسکی دزد حنا کو بہائیں گے

دیتے فرشتے خاں کو بھی مٹی نہ اپنی نطق
کیا جانتی تھی درد کا پتلا بنائیں گے

زلف جب تک کہ مختصر نہوئے
فارغ البال وہ کمر نہوئے

خوش ہون یون بھی جو کارگر نہو
آہ منت کش اثر نہوئے

بات کہنے کو رہ گئی ورنہ
تم نہ آئے تو کیا سحر نہوئے

تم نہ خود آئے میرے لاشے پر
ہیں یہ باتیں تجھے خبر نہوئے

تیغ موجود ہے میں حاضر ہوں
پھر بھی یہ جو کارگر نہوئے

میرے مرنے ہی اوٹھ گئے پیم
دعوت ہم کسیکے گھر نہوئے

کیوں نہ امین عیب ہیچ ہنر
ھمہ کش شاخ بی ثمر نہوئے

سیکڑوں ہی پتنگ ہونگ دیئے
شمع فی النار والسقر نہوئے

چرخ نے ہم ہی بیٹھ بھر ندیا
نفر الحنت مری بسر نہوئے

بدعتیں گو یہ وہ کرتے ہیں
مر کے بھی صورت سفر نہوئے

نطق ہی پر رہا ہمیشہ کرم
مہربانی کبھی ادھر نہوئے

بشوز زخم جگر سو کہنے نہ پائے تھے
تمکو وہ ہنستے ہوئے پھر چھڑکنے آئی تھے

مرے جلانے کو وہ رات راگ لائے تھے
مرے نغول کو رقیبو جنین گائی تھے

شہید جو ترے ہاتھوں ہوئیں تمنائیں
اونہیں کے ناوں نے مرے علم اوٹھائے

نہ سیر گل تھی کچھ اے باغبان مد نظر
مزاج پرسی بلبل کو ہم تو آئے تھے

وہ جوش تھا ہی وہ دل کی جوانی کے
مد دسے جھنکے حسینوں کی نازو اوٹھائے

ملے خزاں میں نہ بلبل چمن میں صید افسوس
کچھ اوسکے سننے کچھ اپنی سنانی آئی تھی

جو دم نہ بہر تسلی دیا تھا اے ہمدم
تو وہ کدھر گئے تشریف ادھر جو لائی تھی

یہ یاد کرکے وہ اہل وفا کو روتی ہیں
انہیں کے دل تھے جو میرے ستم اوٹھاتے تھے

ہیں فن ہو بھی چکا بس وہیں سے پھر جاؤ
چلو یہ کہنی کو ہاں ہو گیا کہ آئے تھے

بغل میں سوئی تھی کسکی بلی لی سی ہو کیوں
نصیب رات کو کیا نطق کے جگائی تھے

ہوا جو طالع عشاق خستہ جان کے لیے
وہ خواب چاہیے تھا اونکی پاسبان کے لیے

یہ کیا کہ ہو جو ستم ہو وہ میری جان کے لیے
رقیب ہیں نہیں ہیں امتحان کے لیے

اگر شمیر ہوتا کہاں سے آتا تیر
تمہارے ابرو کی خم دار سکی کمان کے لیے

مرے ہلاک کو ہے ایک نیم ناز بہت
ستم تراش نہ تو مجھ سے ناتوان کے لیے

ہوا جو خاتمہ دل کا تو تشنہ خم سے
جگر کو چھیڑے مژگان خون فشان کے لیے

درازی شب غم کے یہ روبرو کوتاہ
کہ رتبہ خال کا ہی لف ہمیشہ ان کے لیے

ترے جفائیں ابھی اس تہی کو پہنچی ہیں
کہ مثل نے کی ہے نالہ استخوان کے لیے

لگی جو باد بہاری تو لے اوڑی وحشت
کہ چھیڑ لبس ہی ہمسند سبک عنان کے لیے

فراغ بائی عریان سری قفس کو
وہ بار تاج و کلہ کا شہان کے لیے

کہا نسی ہو دل اہل ہوس میں گرمی عشق
کہ آگ ہی نہیں مفلس کے دیگدان کے لیے

ادھر جلانے کو سرگرم آتش گل ہے
اودھر ہے صاعقہ بیتاب آشیان کے لیے

وہ صبح ہوتی تھی مجھ سی کو ڈھونڈتی وقت
کہ رات آپ نے بوسی کہاں کہاں کے لیے

یہ مہربان جفائیں گھڑی گھڑی کیسی
ہوا نہیں ہے عاشق کچھ امتحان کے لیے

برای بیت ہی ہی نطق اور آرائش
وہ میہمان ہی بس دل مکان کے لیئے

اول اول تری بیداد ستمگار سہی
عیب لگتا ہے مرے پاس اگر بیٹھے ہی
دیکھنے دم کوئی دیکر کوئی فقرہ چل کر
اس گلی بیچ ہمیں ہنسے سی غرض اہی بات
غیر ہے کو مرے بدلے یہ لوالے نہ کھلاؤ
دم وہ دینے کو ہے حاتم ہی بوسہ رو تکان
دلکے بس مین ہوں وہ کا سکو بہلانا ہیگا
ایک ہی سا ہی اجی بوسے کا لینا دینا
وصل ممکن جو نہیں آج تو کل پر رکھو
اب سحر ہوتی ہی ہاں ہاں سنو لگا نہ نہیں

آخر آخر یہ تغافل کے بڑے مار سہے
خیر اسی دور کرو دور سے دیدار سہے
ہم ہی اتنی نہیں بادی ہیں وہ پرکار سہے
بیٹھ دروازہ نہ بیٹھے پس دیوار سہے
تم وغصہ نہ سہے تلخ مزید ار سہے
سیکڑوں قسمیں سہی لاکھوں ہی اقرار سہے
تم جو سو بار کھلاوگے تو سو بار سہے
جیت آپہی کی سہے خیر مری ہار سہے
مگر اس وقت کوئی بوسہ رخسار سہے
رات بھر بندہ نواز آپکے تکرار سہے

مجھکو کیا نطق کے بیہوشی و ہشیاری سے
نہیں دیوانہ سمجھتے ہو تو ہشیار سہے

ترا پردہ در ہوا اے اوڑہے
اوڑا آہ کے ساتھ میں ناتوان
اوڑا لے چلا اونکو جوش شباب
مگر دل ہی تو وہ تھا بار دو کا
اوبہارا جو وحشت میں اوڑ چلا

مگر طرہ آہ رسالے اوڑے
نہیں بوی گل کو صبا لی اوڑی
می خستہ کیا بلا لے اوڑے
اسی آتش شوق کیا لی اوڑے
مجھے فصل گل کی ہوا لی اوڑے

201

[illegible]

ترے رخ کی گلی سے شہرت ہوئی
گئے بی طلب شوق سی اوڑ گئے
چمن میں سحر سیر کو سوش ... لیں

پری کو کچھ لی بلا سے اوڑ رہے
ہمیں بے سوا کیا ہوا لی اوڑ رہے
تری بو سونگھا کر صبا لی اوڑ رہے

لیو گھر سے اے ظلق سوئے چمن
یہ کس گل کی تکلو ہوا لے اوڑی

کہاں عروج اگر ہے تو کچھ تو ہیں سا ہے
یہ دیکھ لو کہ سر آسمان ہیں سا ہے

لبوں میں تھا دم وعدہ جو کچھ تبسم سا
اوسی کی آس ... ہمیں یقین سا ہے

یہ جوڑ توڑ تو دیکھو خدا کی قدرت کا
ہیں ناتوان سا مرا یار نازنین سا ہے

کسی کا وعدہ کہ جس سے آج تک چھپا
جو دیکھی تو حقیقت میں کچھ یقین سا ہے

لگا ہوا ہی ہے لگی گھات میں ...
وہ گوشہ آنکھ کا کچھ گوشہ نگین سا ہے

مری تو آل لب جو پر نہ ٹھیک ...
حباب شیخ ہی چاہیں جو آبگین سا ہے

دل و دماغ خیال نشاط وصل سے
ضعیف سا ہی دماغ اور دل حزین سا ہے

شب وصال ہی کیا شکل کامیابی کے
ہمیں ... عجب سا چھایا وہ شرمگین سا ہے

مر اتفاق تو یہ ہے کہ جس میں آن نہیں
ابھی وہ حور ہی سا ... نہیں سا ہے

دہان یار ہے تنگی سی نقطۂ موہوم
جہاں ... ہے تو ہی ... سا ہے

ڈسا ہوا کبھی بچا نہیں ...
یہ اوسکا زہر ہے جو زلف عنبرین سا ہے

صیاد کہا ... کوئی ...
کہا کسی سنبل تر زلف عنبرین سا ہے

کہاں تھا اوسی ... لگا لیا ہوگا
کیا نہ کچھ جی چلا ہی ظلق تو یوں ہی سا ہے

[illegible]

ردیف واو

ردیف یای معروف

مجھ سی طائر سینہ چاکی باغ مین گل لی اوڑے
پہونچی نکہت تا قفس بیکلی نالی بلبل لی اوڑے

ہوش مین ہو یار کی شرم و حیا جاتی نہیں
تاک شب وصلت مین شاید شیشہ گل لی اوڑے

ہوش جو کچھ لگاوٹ تک تھا سو بھی نہیں
اونکو بھی صبا جب کے انداز تغافل لے اوڑے

مئی ہی تو لوٹ لو ساقی کی ابھی بند و کان
جام کوئی اور کوئی شیشہ مل لی اوڑے

رنگ تجھ سی ہو چمن مین ہم تجھ سی باغ مین
گل تو خندہ تو میر انالہ بلبل لے اوڑے

کون حیلہ ہی جو پھر نگلگیر بوسہ لے سکے
ہو جو غیرت خود بخود شمع کا گل لے اوڑے

نشہ مئی مین لب ساقی کے بوسے ولیے
ہم گرک یا کر فرشتے بی تامل لی اوڑے

یاد ہو بھی مستو تنگ آیا ہی زاہد ہوش مین
سیر تب ہو ہوش جب شیشی کی قلقل لی اوڑے

ساتھ کیا دیگا سمند ناز کا میر اعتبار
تاک ہوائی شوق کا شاید توسل لی اوڑے

مثل بلبل طائر سدرہ کو لائی دام مین
پیچ چوٹی کا جو اونکی شاخ سنبل لی اوڑے

مقطع اونکو دی کی ہم بدر بلا دل کر چکے
اب بلا سے خال لے خط لی کہ کاکل لے اوڑے

چاہیے اونکو ناز کے خنجر پرالے
شیر سال لب تر آئین نہ کہین سر والے

جانین کیا ہم تیرے ربط کو باہر والے
ہنس کے تجھے کرتے ہین بدنام ہی گھر والے

سنبل باغ بہت جل کی لیا کرتا ہے
چلیے دکھلائین اوسی یار کے گھونگھر والے

سنس دیکھے وہ سر بازار ہے آپ ہوئی
اب خریف یاری لئی بیٹھے ہین گوہر والے

خوبی ہی اونکی سکھائی جو ستم تیرے لیے
خیر اپنے ہی نہ سمجھین عدو و شر والے

تیرے ارمان بھرے جان ہی ہر دلکو عزیز
یہ وہ مہمان ہین جو بن بیٹھی ہین خود گھر والے

یہ تری حسن کی ہی حور یقین ہوتا ہے
جھانکتے ہونگے مقرر تجھے اوپر والے

طارمی

[illegible]

قطعہ

[illegible]

اور زاری کی سوا کسکا سہارا ڈھونڈہین
کوئی کاوش ولیکن نہین کرتا کوئی
بام پر تیرے تڑپ آئین تو کچھ دور نہین
سنگِ دنیا ہی لڑین جیفۂ دنیا کے لیئے

زر و روالی ہین ہم ای عشق نہ کچھ زر والے
وہ مژہ چھوٹی بڑے سب ہین برابر والے
شوق والے تو ہین ہر چند نہین پر والے
ہم نہ دارا کے طرف ہین نہ سکندر والے

تا زعم روشنی پر ماہی ہے بچا ای شہ حسن
نطق پر لوٹ پڑے ہین تری لشکر والے

یہ کوئی بت اوس ماہ لقا کو نہین پائے
شانی ہی ہی یہ تہ گئی گذرے جو شل ہے
لے جائی تاز لف کی بو قید ہی کردین
تو اوسکے تھا آغوش مین آغوش نہین پہنچین
سوتی ہو جگالائین مرہو تو جلالائین
جور و ستم و مکر و دغا سب تو ہین حاضر
ای شیخ سنو میرے مروجا کی تو ہون پر
کچھ لطف بناوٹ کا حسینو نہین ہی لیکن
افشانی شتے نادر خشکی کے ہم نے
شاداب ہون برگ گل تر کتنی ہی لیکن
خو نہین کفِ پا ہی گل لالہ تو ہین لیکن
مرجائین عدو تو بھی نہون میرے برابر
تشبیہ لب یار سے ایسی ہوئے نایاب

گال اور رو کی تلوے کی صفا کو نہین پاتے
الوای ہم اوس زلف رسا کو نہین پاتے
پر تیری ہوا خواہ صبا کو نہین پاتے
مشتاق مگر تیرے قبا کو نہین پاتے
افسوس شب ہجر قضا کو نہین پاتے
پر آپکے صحبت مین فنا کو نہین پاتے
بے انکے ذریعے کے خدا کو نہین پاتے
بیسا ختہ پن کی اس ادا کو نہین پاتے
ظالم ہین مگر تیرے جفا کو نہین پاتے
نرمی مین تمہارے کف پا کو نہین پاتے
شوخی لباس شہدا کو نہین پاتے
ارباب ہوس اہل وفا کو نہین پاتے
بازار مین عناب دوا کو نہین پاتے

[illegible]

شاعر تو بنی پھرتی ہوا ہی نطق مگر تم
رمز سخن ماہ لقا کو نہیں پاتے

خواب تو جلدی خیال گلعذار آنکھوں میں ہے
تو کہیں جاگا ہی سرخی آشکار آنکھوں میں ہے
ایک تو آنکھیں یوں ہی قاتل ہیں اور کافر ہیں
حسن کے خوبی سی کس کس کا ہے منظور نظر
آج جو دیکھا نہیں اس گل کو تو میری نگاہ
دیکھنا مایوسی دیدار میں وحشی کا رنگ
گرم ہی اس جان جہان کے آمد آمد کی خبر
قسمت اپنی پھر بھی رہتی تھی تری نظروں کی سا
چشم بد دور آج کل مشق تصور صاف ہے
ہوں وہ سادہ جھوٹی وعدی پر بھی تیری یار کی
کیا تعجب ہے کدورت نی اڑا رکھی ہی گرد
جا پڑی جس پر نظر تلوار وہ سر آپڑے
بیکلی پڑتی ہے نکلا ہو تماشائی وصال

رشک سے پتلی ہی اسد مر ناگوار آنکھوں میں ہے
انکی بد مستیوں کا سب خمار آنکھوں میں ہے
قہر او سرمہ دنبالہ دار آنکھوں میں ہے
ایک پتلا خاک کا پتلی ہزار آنکھوں میں ہے
ایسی آنکھوں میں کھٹکتی ہے کہ خار آنکھوں میں ہے
ہر نگہ کا تار خون کی ایک دھار آنکھوں میں ہے
دل میں بیتابی ہی جوش انتظار آنکھوں میں ہے
بس ہماری گردش لیل و نہار آنکھوں میں ہے
رات دن آنسوؤں پھرتی وہ نگار آنکھوں میں ہے
دل میں کیا کیا جوش کیا کیا انتظار آنکھوں میں ہے
ایسی نکھری چاندنی وہ بھی غبار آنکھوں میں ہے
آنکھ تیری ایک ہی قاتل ہزار آنکھوں میں ہے
سچ کہو کیا دل میں حسرت ہے کہ پیار آنکھوں میں ہے

نطق دیکھو کھینچ لائی حسرت دیدار کیا
دل جو پہلو میں تھا وقت انتظار آنکھوں میں ہی

دربان بد مزاج کو تھا تب نکالیے
آسیب میں نہیں ہوا سچ مجھکو نکالیے

بہتر ہے اس سے باؤلا کتا جو پالیے
ہاں یہ عدو ہے گھر کے بلا اسکو ٹالیے

یہ ناتوان ہو نہیں کہ مانند بوی گل
پھرتی ہی دوش پر مجھے باد صبا لیئے

یون بھی ہی شکل دید کہ پھر نقاب یار
تا ز نگاہ شوق سے جالی نکالیئے

آزردہ خاطری سی مزاج مریض عشق
جاتا ہون ہاتہ سی مجھی صاحب سنبھالیئے

باد صبا نے جتنے گرائے تہی برگ گل
ہنسنے سمجھ کے لخت جگر سب اوٹھا لیئے

معلوم ہوگیا ہمین خوش چشم آپ ہین
بس بس نہ بیٹھا بہت آنکھین نکالیئے

اونکی حضور نے آدیا نہ ہی خندہ زن
گل کو نہین ہے کان پکڑ کر نکالیئے

کیسے چمک دمک کے ہین نوتین بجلیان
جلتے نہال طور مین شاخین نکالیئے

اسدم ہی سکو جلوہ ساقی سے بیخودی
کس کس کو بزم بادہ کشان مین سنبھالیئے

اید ل ہی پردہ داری پردہ نشین ضرور
دود جگر کو پردہ شب مین نکالیئے

کیسے لگی تہی ہی کہ پروانہ جل مرا
کیا آگ تہی اوس آگ کو دوزخ مین ڈالیئے

یہ لن ترانیان تو کسی وسی رہین
موسی نہین ہو نہین جیسے با تو نہین ٹالیئے

یہ پیچ ہی کہ یار کے ہی سر چڑہی ہوئی
دم بھر مین ورنہ زلف کا سب بل نکالیئے

ہر دن نکالتے ہین مجھے اپنی گھر سی آپ
میرے بدل کبھی مری حسرت نکالیئے

زلف سیاہ سانپ ہے لیکن بلا کا ہے
کالا یہ وہ نہین ہے جسے کیل ڈالیئے

مضمون یہ نہین ہین دُر آبدار ہین
گوش فہیم مین انہین ای نطق ڈالیئے

الحمد للہ کہ یہ دیوان نطق جلد دوم منجملہ کلیات نطق ۲۰ اگست ۱۸۹۸ع کو حسب فرمایش مصنف صاحب سلمہ اللہ مطبع صبح صادق سیتاپور مین چھپکر تمام ہوا فقط

تمت

۳۰۶

رباعیات

[illegible]

واسوخت فغان نطق موسوم باسم تاریخی

۱۲۹۰ ہجری

عشق کے نام سے بس روح کو بیزاری ہے
جان وبال ہے مجھے زندگی اب بھاری ہے
غم سے دم ناک میں ہے جینے سے جی عاری ہے
زہر کھا لینے کی مرجانے کی تیاری ہے
بس الله وہ صحبت کر لیجیے نکلنا بہتر
ایسے جینے سے گلا کاٹ کے مرنا بہتر

وجہ کیا کس لیے معذور رہوں کیا حاصل
خون دل پیتی میں رنجور رہوں کیا حاصل
خرد و ہوش سے کیوں دور رہوں کیا حاصل
ہو کے مختار جو مجبور رہوں کیا حاصل
زہر کیوں کھاؤں گلا کس لیے کاٹوں اپنا
آپ سے قصہ نہ چکا لوں اپنا

آج جی سوز کے قصوں کا بکھیڑا ہو جائے
تاب ذرا شکوے گلے کا مجھے ایما ہو جائے
فیصلہ آج سے کے دن میرا تمہارا ہو جائے
یکسوئی ہو کہیں جو کچھ کہ ہے ہونا ہو جائے
آج جی کھول کے میں لڑنے پہ آمادہ ہوں
آج تم ایک کہو مجھکو تو میں لاکھ کہوں

کیوں ہوں خیر سے دینی کا سبب تو کہیے
گرم ہو کر کوئی فقرہ بغضب تو کہیے
بات بیڈھب ہے کسی پہلو کسی ہے ڈھب تو کہیے
باتیں تنگ کل جو کہیں تمہیں مجھی اب تو کہیے
کیا مزا آج میں لڑنے کا چکھا دیتا ہوں
بد زبانی کا صلہ تمکو بھی کیا دیتا ہوں

آج پھر کل کی طرح ہو منہ چھپاؤ تو سہی
نوک کی لو تو سہی منہ کوئی آؤ تو سہی
تیوریاں بدلو ذرا آنکھیں دکھاؤ تو سہی
مجھ سے بگڑو تو سہی مجھکو بناؤ تو سہی
اور ہی ڈھنگ ہے اب خیر جدا سبھی مانگو
رنگ ہے ننگ ہے اب خیر جدا سے مانگو

لطف اب آپ کو ہے تازہ ملاقاتوں سے
اس طرف کی نہ چلے راہ بہت راتوں سے
صحبتیں بہتی ہیں بد وضع کج داتوں سے
پک گیا پک گیا دل میرا نہیں باتوں سے

[illegible]

۲۸

حوصلہ ضبط کا اے دشمن احباب نہیں ۔ اب سنبھالی سی سنبھلتا دل بیتاب نہیں

مدتوں سے ہوں ہر اک اپنا لگا تو کا بخار ۔ آپ بلوائیں حمایت کو کہاں ہیں اغیار
ہیں جو مشہور نمک خوار تمے اے سرکار ۔ آج دو چار تو ہوں ہاتھ میرے مردار

سر سر معرکہ کون آج جھکا دیتا ہے ۔ دیکھیے تیغ زباں کون پکڑ لیتا ہے

وہ گئی دن جو کہا کرتا تھا میں مرتا ہوں ۔ گو سپیدم ہوں مگر آپکا دم بھرتا ہوں
اب تو بیباک ہوں بتاتا ہوں نہ کچھ ڈرتا ہوں ۔ بر ملا کہتا ہوں ہاں دیکھیے کیا کرتا ہوں

جانتے ہو کہ نہیں نطق زباں آور ہوں ۔ بند تقریر میں کردوں گا سخن پرور ہوں

کیا کہا تم نے مری حق میں برا کیا ہوگا ۔ شاید اب تک تمہیں کچھ اچھا جو نہ اچھا ہوگا
کیوں قلق آپکی ہمکو خفگی کا ہوگا ۔ جو کہ ہونا تھا ہوا ہوگا جو ہونا ہوگا

آپ کیا مال ہیں اور آپکا غصہ کیا ہے ۔ آپ نے آپکو فرمائیے سمجھا کیا ہے

یاد ہے شہر میں کل پھرتے تھے مارے مارے ۔ جا بجا تاک میں بیٹھے تھے ہوس کے مارے
بد چلن چھپتے تھے راہ گلی میں ہارے ۔ لینے دینے کی لیئے گھیرتے تھی ہرکارے

پاس ہتھلائی سے رہتا تھا سبھی کو کھٹکا ۔ سایہ بھی تہ جو ہوتا تھا تو کھٹکا کھٹکا

دن پھلے آئے مددگار جو تقدیر ہوئے ۔ میرے منظور نظر ہوگئے توقیر ہوئے
یہ جو کوٹھی ہے بدولت مری تعمیر ہوئے ۔ ساز و سامان کی مری فکر سے تدبیر ہوئے

جان پہچان تھی میرے کیا ماہر سبکو ۔ میری خاطر سے ہوئی شہر میں خاطر سبکو

کسنے دل دیکے بتاؤ تمہیں دلدار کیا ۔ کسنے زر لینا لوٹا کر تمہیں زردار کیا
کسنے سب گھات بتا کر تمہیں طرار کیا ۔ کسنے ہر بات سکھا کر تمہیں عیار کیا

وہ اداکونسی ہے جو نہ سکھائی تمکو ۔ طرز وہ کونسی ہی جو نہ بتائی میں نے

بیٹھ انہیں ہم تمکو کبھی بات نہ کر آتے تھے شرم بیجا عرق شرم میں نہلاتی ہے	گفتگو کرتے ہوئی شکل بگڑ جاتی تھے چھلکے ہر بزم میں منہ کی ہمیں کھلواتی تھی
چھپتے تھی کبھی محفل میں آ سکتے تھی	آنکھیں تم سے ہم بہرہ ملا سکتے تھے
اب تو ہر روز تراشتے ہیں ہزاروں فقرے آنکھیں پردہ اڑا کرتی ہیں اپنی غیر سے	شوخی ایجاد ہوا کرتے ہیں بیٹھے بیٹھے میلا رہتا ہی نظر باز و نگاہ کو ٹھی کے تلے
گھات دل لینے کی کیا کیا ہمیں سوجھتی ہیں	خلق اب تو جتنی ادا شادمانی کی ہیں
سیکڑوں طالب دیدار ہزاروں شیدا خیر ہمکو بھی نہیں لطف ملاقات ذرا	واقعی اب ہمیں کیوں کی ہماری پروا ہٹ گیا ہٹ گیا دل ہم نے بھی چھوڑا چھوڑا
آدمی ایسی بلا الغرض جو ہو جاوے گی جدھر	دور دیکھے گے کہہ دینگے چلو دور ہو دور
آگیا تھا نہ ابھی خیال ہی کچھ ایسا حضرت ناز نخرے نہ ابھی ہوئے تھے آفت	ہو گئی تھی نہ کچھ انداز سے باہر الفت بات اتنی تھی فقط دیکھ کے اچھی صورت
پھر پھرائی تھی طبیعت مری کچھ تھوڑی سی	پھر گئی تھی یونہیں نیت مگر کچھ تھوڑی سی
آپ کو زعم ہوا یہ مری الفت میں ہی چور ستم و جور سہی سب جیلی کا ہے المقدور	آج کل اس سی جو کہہ دو نکال دو گا وہ ضرور یہ نہ سمجھی کہ یہ سچ حال ہی ہے کوسوں دور
خیر گزری جو طبیعت کہیں نہیں آئی	آپ کے دام میں کیا آج رہائی ہو
شکر صد شکر بلا آئی ہوئی سر سی ٹلے چھٹ گئی تھوڑی کاوٹ میں حضرت آگئی	بخت یاور تھا نہ کچھ چرخ ستمگر کے چلے ایک لٹکی میں طبیعت ہوئی پھر اچھی بھلے
خوبصورت ہوں جہاں حیرت اور [illegible]	آدمی کون بلا ہی قمر کو دیکھوں
اب تو فرمائیں کچھ حسن کا نشہ اوترا	خواب غفلت میں ہوا اب تک کہ سوئی ہو بجا

یاد ہے یا کہ نہیں کچھ تمہیں اگلا پچھلا	اب بھی یا کہ نہیں جو صلہ ... رو جفا
کیا کہا پھر تو کہو کیسے سنا تو نے ہمیں	شہر ہو جس بات ... بات سنا تو ...
سنتے ہو تا ہے تو ہوش مجھے کیا کہنا ہے بیٹھنے کے مجھے صاحب کے تمنا کیا ہی	کچھ نہ ہنسی کی خوشی غم نہ بگڑنے کا ہے قصد جانیکا جو ہے جائیے وہ سنتا ہے
رو نہ جانے کا وہ اب نہیں تب تھا تب تھا	کچھ بھی بخشش کا خطر اب نہیں تب تھا تب تھا
اب یہ کہلا ہی خدا مجھکو تمہارے صورت ہو چکی ہونی تھی تقدیر میں جتنی قلت	پھرنے کے ڈر سے نہ سر پر کہیں آئی آفت سن کے اللہ نے پھر کر پھر یوں نیت
کچھ نہ جادو کا اثر ہے نہ دعا کی قدرت	پھر بھی کشتی مجھے ... ہی خدا کی قدرت
او وہ پھر بیٹھ گئے کیوں سبب کیا اسکا خیر مقدر ہوں لیکن سنو پھر اسکا گلا	جی بگڑ جاتا ہی اور یہ کچھ ہے سنیے گا ابھی جاتا ہے تو وہ گھر کا ہی سید ...
آج پر ہو کہیں جو تشریف یہاں لائے ہو	طلبیدہ نہیں ... ہو لیکن ہی ہو
بیٹھیے کی ہے اگر تمکو ضرورت بیٹھو جانے اندیشہ نہ کچھ ہی قباحت بیٹھو	ہو جو خواہاں اجازت بلجاجت بیٹھو پر ذرا پاس سے ہٹکر بفراغت بیٹھو
وہ گئی بات جو توقیر سے پہلا ... تھی	بیٹھ تو وڑسکے دروازے لیے آئی تھی
اب تو اک اور ہی لہرے ہی خاطر منظور ایسا انسان تو دیکھا نہیں چشم بد دور	اب تو اک اور رہی ہی مد نظر بخیرت حور منہ نہیں ہے جو کروں مدحت شکل پرنور
آنکھ موسی کی نظارے سے جھپک جاتی ہے	سامنے آنکھ کے بجلی سی چمک جاتی ہے
شکر صد شکر کہ معشوق طرحدار ملا میں جو غمدیدہ تھا محبوب بھی غمخوار ملا	جو سراپا اوصاف سے موصوف بھی یار ملا اب مجھی جنس محبت کا خریدار ملا

حسن بھی ہو وفا بھی مروت بھی ہو	ناز بھی غمزہ بھی شوخی بھی شرارت بھی ہو
تمسا اچھا نہیں سفلہ پرداز نہیں	تمسا بد وضع نہیں مونس غماز نہیں
تمسا بے رحم نہیں شوخ و بر انداز نہیں	تمسا زر دوست نہیں حرص کہیں آز نہیں
تمسا ہر جائی و مکار و ستمگار نہیں	بس سوا تیرے ابھی تک کوئی یار نہیں
قصہ کوتاہ وہی ہر بات میں پایا یکتا	نقش پا آپکے نقشے سے ہے اوسکا اچھا
ایسا انسان حسین میں نے تو دیکھا نہ سنا	نہ اگر آپ کو باور ہو یہ کہنا میرا
تو ابھی دوسرے کمرے سے بلا لوں تمکو	رو برو آپکے پہلو میں بٹھا لوں تمکو
ابھی محو وہ شکل آئے تو حیرت ہو جائے	رنگ تبدیل ہو کچھ اور ہی صورت ہو جائے
تم جلو اوس سے مری گرمئ صحبت ہو جائے	رشک فرق ایسا کرے تپ کی حرارت ہو جائے
تم سے جب ہی میں آج ہو تو تم بولو تمکو	تب کہے مجھسے کہ کچھ آپکی تعریف کرو
میں کہوں یہ ہے بھی نام نہ لونگا ان کا	اب سے دو انکا میں عاشق تھا انہیں کا شیدا
ستم و جور و تغافل ہے انہیں کا شیوا	رات میں جو کہا تھا وہ انہیں کا قصا
دیکھ لو دیکھ لو انکو یہی حضرت ہیں	کیا محبت کی بشر ہیں ہمہ تن الفت ہیں
جب یہ سن پائی تو کیا کیا نہ ستائے تمکو	تمھیں ایسے لگائی کہ رولائے تمسکو
پھبتیاں ہنستی ہوئی لاکھوں سنائی تمکو	منہ ہی تکتی رہو کچھ بات نہ آئے تمکو
چاہو تو جی ہو گی جو اوٹھنا تو بگر دامن	کبھی بیٹھو بس اب چھیڑ لگی ہی مشغول ہیں
الغرض آگ میں وہ آگ لگائی یوں ہی	بیٹھو جب تک لو میں چھیڑی تو ستائی یوں ہی
منہ چڑھائی یوں ہی ہنس ہنس کے رولائی یوں ہی	جب تو چھوڑ سکی تمسے تو بھائی یوں ہی
دست حسرت ہی وہ ہر پہ تو جتانی کیونکر	اور ابد پر ہے جلے دل سے پسیجو ہو گیا

٢١١

دیکھیں ان خوب سے جامۂ زیبائی کے
ساتھی اوسکی اداؤں مین ہو سودائی کے
قدر جاتی رہی سب خوبی و رعنائی کے
مرتے مرتے کبھی سوجھی نہ خود آرائی کے
تا نہ ہو جائین فراموش شرارت جاکر
یہ کہو لمین کہ چہرے کی ہی رنگت اوڑجاکر

کہیے مشتاق اگر ہو تو بلاؤں اوسکو
ہو جو منظور نظر تو مین کھاؤں اوسکو
نہ قباحت ہو تو خود جاکے لے آؤں اوسکو
آ ہی جاے تو مین سر لاکے بٹھاؤں اوسکو
جو ہے جو شہ آج کیتی ہین ابھی سچ ہو
مجھ سی جھوٹی ہے یہ ایک ایک کہی سچ ہو

کہئے عقد چہرے کا یون رنگ ابھی سی کیون ہے
سانس سینے مین ابھی تنگ ابھی سے کیون ہے
بد حواسی کا عیان ڈھنگ ابھی سے کیون ہے
گھر چلے جاتی کا آہنگ ابھی سی کیون ہے
ابھی وسمہ نہ رخسار کو دیکھا بھی نہین
کیون نہیں پیکر حیرت کہ وہ آیا بھی نہین

کیا ہوئی دعوے وہ بیباکی و عیاری کے
کیا ہوئی نخرے وہ چالاکی و ہشیاری کے
کیا ہوئی زعم وہ پرکاری و طراری کے
کیا ہوئے زور وہ تندی و ستم گاری کے
بزدل ایسی ہوئی جاتی ہو کہ توبہ توبہ
خجل ایسی ہوئی جاتی ہو کہ توبہ توبہ

آدمی ہے ہی ہین آخر وہ بھی انسان
ذکر سے اوسکے اوڑی جاتی ہین ناحق اوسان
ایک کیا ہی تمہاری منہ ہی بھی ایک زبان
ہوئی جاتی ہو پشیمان عبث ہون حیران
نہ بلاؤ او سے ہربار یہ کیا کہتے ہو
تخشو تخشو ہون گنہ گار یہ کیا کہتے ہو

اب جو اظہار ندامت ہی تو کیا ہوتا ہے
نہ شنو تنہی مجھے شکل مع رسوا ہوتا ہے
کہین بد کام کا انجام بھلا ہوتا ہے
عذر سے گستاخی جرم جو بڑھ کا ہوتا ہے
اب قسم کھاؤ نہ لیتہ جفا کاری کے
از سر نو نہ بدو شرط وفاداری کے

ر روتی دو ہنسے کیسے دھولی گی زنگ کدورت دل کی
اگرم جوشی سے بھرتی ہے حرارت دل کے

خود رہ یافت جو کی ہین بی حقیقت دل کی	پھر ملون تمسی یہ ہرگز نہین نیت دل کی
دل کا دستور ہے جب سے خفا ہوسے خفا	غلا پھر نملا جب سے رو کا وس سے رو کا
آپ غیرون سی ملین مجھسی علاقا کیا ہے ایک بندی کی نہ ملنی سے بگڑتا کیا ہے	منتین ہین یہ عبث ایسے تمنا کیا ہے مجھ سی عاشق ہین ہزار آپ کو پروا کیا ہے
جائی جائی یہ وضعو نسی صحبت رکھئے	جو وفادار ہین انکو بی خدمت لیجئے
صلح مجھکو جو نہین مدنظر آپ کو کیا دل جو مائل نہین ہوتا ہی ادہر آپ کو کیا	مین صفائی نہین کرتا ہون اگر آپ کو کیا ہین سمجھتا جو نہین نفع و ضرر آپ کو کیا
کچھ نفرمائی بیجا کہ بجا کرتا ہون	آپکو کیا ہی ہین اچھا کہ برا کرتا ہون
خیر سے جو کہ ہوا تمسی مری جانب سے ہوا رنج پہ رنج برابر مرے جانب سی ہوا	ستم و جور سراسر مری جانب سے ہوا جو نہونا تہا وہ تمیر مرے جانب سی ہوا
مہر ہی ہمین ہوا کر سر پیدا در ہا	رحم پر تم رہے ہین بر سر پیدا در ہا
مین شہر رونسی ملا مین نی جلایا تمکو مین تہا بانی جفا مین نے ستایا تمکو	مین پر قیبونسی ہنسا مین نے رولایا تمکو مین تمہین یاد رہا مین نے بہولایا تمکو
جاؤ جاؤ نہ بہت باتین بناؤ مجھسے	ہٹ کی بیٹھو نہ لگاوٹ پہ ابر آؤ مجھسے
غیر ممکن ہے کوئی صلح کی نکلے صورت بس ہمین چھوڑی فرمائے قطع الفت	ہوگئی آپکے اب شکل سی ہمکو نفرت جانے رکھئے اونہین بلہوسون سی صحبت
آپ کو صحبت اغیار مبارک صاحب	اور ہمکو بھی نیا یار مبارک صاحب
صلح کا ذکر نہو اب جو لڑی ہین صاحب لوگ مجرمی کی سلامی کو کھڑے ہین صاحب	راہ لین گہر کے عبث آپ اڑی ہین صاحب پر دو فرائی سی کتے قید پڑی ہین صاحب

قطعات

آپ تشریف جو لیجاتے ہیں تو جھگڑا چھوٹے
مخلصے سب کا ہو حقیقت یہ چھپا چھوڑ سکے

وجہ خاموشی و زاری کی بتاؤ تو سہی
کیوں کہے جاتی ہو سر و پیر او تھاؤ تو سہی

غش کے آثار ہیں کیوں ہوش میں آؤ تو سہی
تا زبان حال جو کچھ دل کا ہے لاؤ تو سہی

دل ہی بیتاب ہے جو بیتاب ہیں کہتا ہی
کہدو جلدی سے جدا ہو کے لیئے نقشہ کیا ہی

میں جو کہتا تھا کہ پچتاؤ گے مجھسے پھرو
ملکے تا جنسوں سے گھبراؤ گی مجھ سے پھرو

آدمیت سے گذر جاؤ گے مجھ سے نہ پھرو
خوار ہو کر ہمیں پھر آؤ گے مجھ سی نہ پھرو

کیوں جی کہتی تھیں اب ہے بھی ذرا کہ پھر
سے وہی لت و خواری ندامت کہ پھر

دعوی نہیں کہا تکو رہتی تھی جو ہر دم تیار
عمر کا اپنی نہیں کہا تکو آنے غم خوار

نشے پانی ہیں جو ہوتی تھی شریک سرکار
آکے کرنے نہیں کچھ فکر ہے و دفع خمار

وہ ہوا دار نہیں ہیں نہ ہوا خواہ نہیں
ابتو ہمراہ کوئی ہیں ہمراہ نہیں

رنگ صحبت کا جو بگڑا تو ہوا یہ انجام
پاس اپنے نہ تھا تا ہے کوئے خاص نہ عام

صلح کا مجھ سے بصد عجز جو ہوتا ہے پیام
یاد آیا مجھے اوستاد کا اس وقت کلام

یار الفت نہ کیا جبکہ حریفوں نے پسند
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

خیر گو مجھسے نہ ملنے کے قسم کھائے ہے
دل لگی گرچہ کسی در سے ٹھہرائے ہے

پر نہیں ہر بی جو دیتی و خود رائے ہے
جیسی سدم کی خوشامد سے بات آئی ہے

مکث اس حال میں ہی مذہب الفت کی خلاف
پہلے تقصیر تو اسکی کرتا ہی معاف

برو ٹھو آؤ لپٹ جاؤ مرے سینے سے
دلکو میں صاف کروں بغض سے کینے سے

زہر کا نام نہ لو تنگ ہو جینے سے
توڑ دو تلخی کو نہ منہ موڑو اپنی سے

اوٹھو گھر جاکے ابھی صلح کا سامان کرو
یاد ابھی گھر کے بھولی سے نیا پیمان کرو

قطعات

جو کہ موصل کا اسباب تمہارے گھر میں
جو نہو ہم سے وہ لو سب ہے ہمارے گھر میں
رکھو موجود و مہیا و سے پیارے گھر میں
آج پھر عیش کا سامان ہو ساری گھر میں
مطرب و ساقی و مینا و مے و چنگ و رباب
سب مہیا ہیں تو شام ہوئے جام و شراب

گزری بات کو نہ اب ذکر کرو بہر خدا
دوسرے شخص سے ملنے کا فقط شوق سا تھا
باعث ان سب کا جلال و غضب عشق ہوا
جھوٹھ موٹھ آپکو چھیڑا تھا بنا کر فقرا
نہ یقین آئے تو ہو دیکھلو کرا جا کر
ہو جو کوئی تو بٹھاؤ مرے آگے لا کر

جانتے ہو کہ نہیں کون ہیں کیا ہیں ہم لوگ
چند گفتے کے میاں شعرا ہیں ہم لوگ
سحر ہیں قہر ہیں آفت ہیں بلا ہیں ہم لوگ
یہ تو سب کچھ ہے مگر اہل وفا ہیں ہم لوگ
خوب تم جانتے ہو جیسے ہوئے اوسکے تھے
جان جاتی ہے جیسے ہو اوسکے ہوئے

الحمد ہوئی خوب صفائی حاصل
ملتے ہی ہو گئی ہے سینے کے ملا دل سے دل
بیشتر سے بھی ہوئی وہ چند طبیعت مائل
رہ گئی اپنا سا منہ لیکے عدو ہوکے خجل
پھر وہی شغل وہی ربط وہی صحبت ہے
پھر وہی تنگ رقیبوں کو وہی لت ہے

ایضاً

یک شہید حاضر و من داد خواه تو
چون میچکد ہنوز ز تیغ نگاه تو
از خاک من دمیده گل رنگ تا بہ بین
دارم ہنوز حسرت طرف کلاه تو
عشق رقیب بر تو نه من بسته ام بزور
از رنگ خویش پرس چه گوید گواه تو
امشب بکوی غیر تو رفتی ز من نہان
مہتاب دیدم از اثر گرد راه تو
سرمه کشید و ساخت مرا زین سخن خجل
چشم سیه آب کرد اثر دود آه تو
بیخود بشوق بوسه ربودن گناه من
پرده کشیده رخ نمودن گناه تو
در سیر باغ از رخ گل بوسه گرفت
شد نطق رازه شوخی رنگ اشتباه تو

٢١٥

تمام شد رباعیات و قطعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشعار متفرق از دیوان تلف شدہ

لکھا کلک عقیدت سے جو مطلع نعت حضرت کا
سر دیوان مری طغرا بنا مہر نبوت کا

رخسار سے نقاب جہان تنک ماہ اوٹھا
اوٹھ جاے یہ حجاب بھی او نیر نگاہ اوٹھا

اب شاعری تو کیا ہے مگر اتنے بات ہے
تکلیف درد دی کبھی کچھ سر اوٹھا

داغ جنون سے جسم جو گلدستہ ہوگیا
زینت اوس انجمن کے مین قیامت ہوگیا

سنا خدا نے اگر منے اسے ہم نے سنا
ہزار شکر مرا نالہ رایگان نہوا

قارون تو قارون فرا خیجو نکو دو
ملتا ہے اگر زر تو کسی در نہین آتا

دعوی محفل فروزی سے پشیمان ہوجائیگا
شمع کا منہ اوسکے آتے ہی دھوان ہوجائیگا

خوگر بیداد ہین کیا اوسکی گردش سے ہمین
جور گردون غمزہ چشم بتان ہوجائیگا

کیا خبر تھی ہمکو یون بیٹھیگا قاصد جو رقیب
جاکے اوس کوچے مین وہ بھی پاسبان ہوجائیگا

ربط دشمن کی کرینگے چرچے خود اونکی جلیس
نطق تم چپ بھی رہو تو بھی عیان ہوجائیگا

آغاز عشق مین وہ جو کچھ ہوا حال تھا
نوبت باین رسید کہ آخر جنون ہوا

ہان ایسے ہی ہنسائیگا وہ بدمزاج ہے
پوچھے مزاج کیون کوئی بیمار عشق کا

طمع و حرص کو ای نطق نہ پہلے دیکھا
سنتے تھی کو یہان ہاتھ ہی ملتے دیکھا

مدعی کیا ہین مدعا نہ رہا
قطع امید کی لگا نہ رہا

مجھ مین قاتل مین جو وہ جو تھا
ایک سے ہاتھ مین لگا نہ رہا

تم نہ آئے اگر اوٹھا ٹھیکو
تو مر الاشہ کچھ پڑا نہ رہا

کیا لگاوا وسنے لاگ تھی چھوڑی
واہ رے بخت کچھ لگا نہ رہا

۲۱۷

ترے کوچے میں تڑپنے کا سبب آج کھلا
پاؤں کی یہ گرد اُلٹم تھی وہ مٹی بہر خاک
دیکھنے والوں کو سرمایۂ سودا ٹھہرا

قاتل سے مدعی ہیں کئی خون کے عزیز
کیا خاک میں نے لطف اوٹھایا شب وصال
کس نیند سولایا مجھے غفلت نے الٰہی
اب انقلاب ایسا پروردگار ہوتا

بیچ میں تیر ہی سیر تحقیق میں بیچارہ وہ تھا
سکی فریاد کی صدا پہونچی تھی
تیر ہے جب ہو گیا ہی پیار چھوٹا
کھیلا ہندو پاس شک مدد سے
نہ اشیر چھوٹا تو پھر کیا کر رہا
مزہ اگیا پھر دشمنی تکرار میں تھا

مجھ سے وہ روٹھ گیا ہی کبھی من جائیگا
جب سے میں ہی شمع کو ڈھا لا ہی فلک نے
اوس شمع تک اپنی رسائی نہیں ممکن
کہتے ہیں وہ تجھے ہو جو دعوی نیاز کا
احسان نہیں سہی نگہ دل نواز کا
ٹھہری جو نارسائی تو تھا تو نکالا گیا

تھا اسی خاک پر آخر ہمیں بسمل ہونا
جسکے قسمت میں تھا اسی قطع مراد ان ہونا
گیسوئے یار شب خواب زلیخا ٹھہرا
بعد انفصال کے بھی بکھیڑا لگا رہا
شب بھر مجھی تو صبح کا وہ ہر کا لگا رہا
مردہ بھی مجھے خبری کو نہیں پاتا
وہ دوست دشمنوں کا یار رہنگا یا رہنا
اضطراب دل ہی جنبش میں تھا گہوارہ تھا
اور وہ فوج خزاں کی فتح کا نقارہ تھا

جو ضد دیدہ ہی ہو تو دیدار چھوڑا
تجھے تیری عصمت پرائی یا چھوڑا
جلن سے رقیبوں کی سو بار چھوڑا
غضب ہے گیا اوسنے انکار چھوڑا

جب نہ اسے تجھے سمجھا کہ ترا یار ہوا
جلنے کو مری خاک سے پروانہ بنایا
کیا بخت نے پرسوختہ پروانہ بنایا
آسامنی حریف ذرا نسکے ناز کا
ممنون ہوں کاوش مژدہ نامہ ساز کا
میں شکوہ سنج ہوں تری زلف دراز کا

قتل منظور ہے تو بسم اللہ
ہجر میں ضعف کر رہا ہے تجھے

یہی باعث ہے ان بیتابیوں کا
گر مٹی فارسی سے بیابان چلا و
گر مٹی نظارہ ہو یا ہو تو بکھلا دے
آتش افروزی ہے بجھ تو کی لگی

جا آتا ہے تو تسکین دل زار کیے جا
مشق ستم اے ترک جفا کار کیے جا
سمجھو کاہ ہم ہیں کوہ تمکین
حضرت یوسف تو بے تقصیر ہے ہو کر رہ گئی

ستمگار رہا ہے مائل ہوا
حیرت کا نظر کا م کرنے لگے

نالہ جو مری سنا تو تم اے بلبلو
ندیم کا تغافل قصہ خوان کی
جو کچھ کیا تری آنکھوں کی گردش
شک تھا الفت میں پرایا اور کہے الفت
گر مٹی گر سے اشک گرم ہیں چنگاریاں
حال بیتابی کا بتیابی سے ایسے رو رو
آخر ...

ڈھونڈھنا کیا کسی روایت کا
یاد وہ ہی تری نزاکت کا

ترا پردہ ہے پردہ در ہمارا
لگ گئی ٹھوکر جو چلنے میں تو دامن
یہ تو پھر پھری کا ... جہان چلا و
داغ لگی ...

پھر چاہیے ... کیے جا
دم مجھ میں ہے یا سر ہے ادا کیے جا
بیٹھا ہے کو ... لگا ہمارا

ان بتوں کے حسن ...

بلا جان کے واسطے دل ہوا
جسے تو نے دیکھا وہ بسمل ہوا
آجا ہی کلیجہ سے منقار ہمارا
دماغ ہی نہیں انکو رہی کھانی کا
عبث گلہ ہی مجھی ... دہانی کا
بی لقین پہلے سے تھا ... گمان ہی گیا
خونچکان ... آتش فشان ہوگیا
رنگیا اگر تو تھوڑا اسا ...
رنگ ملال چہرہ پر ... آگیا

[illegible]

کیونکر ہے بوسہ عیب جو گالی نہیں ہے عیب
جب یہ نہیں ہے عیب تو وہ بھی نہیں ہے عیب

اب تیا وقت گال بھی ہیں چھتیس ہے کب
بوسہ میں چھوڑونگا تمہاری نہیں ہے کب

ساتھ دم کے بھی بہ رنگ شمع سنبھل اضطراب
سوج سان اخگل ہی کیت نہیں پیچ و تاب

کیا قیامت وہ قد و رخ لائی ہنگام شباب
شور ہے ہر سو سوا نیزی پر آیا آفتاب

کیا اشارے کیا کنائے یار کے ابرو میں ہیں
کلیات حسن میں یہ بیت دیکھی انتخاب

باقی پانی اوس رخ رنگین آگی ہو گئی
خو نہ تجھ کو دیکھی لگا گلشن میں گل ہونے گلاب

ذہبت غم کہلا تیرا ہے اب
اے فلک خوف ابتلا ہی اب

میری کیا شامت تھی بلوا تا اگر نہ جانتا
ساتھ اپنے میری گھر دشمن کو آنے لگی

کے تھی ہنگام خزان شیخ زمانسے بیعت
پھر بہار آئی کریں پیر مغان سے بیعت

مے کی مانند نہ کیچ ای بت بد خو تن بہت
آ لپٹ جاتی ہی بھی نشہ مجھے جوشن بہت

جاتی وہ ماہ کد بر کسکی کشش کامل ہو
مشتل ہالی کے ہیں کھولی ہو آغوش بہت

پہاڑ کر کپڑی ابھی گھر سی نکل جاؤنگا
مشتل نکہت کی او بہار ہی مجھی جوشن بہت

یاد آیا دیکھکر اب صبح کے مجھکو شفق
خون روتا تھا فلک او سن ماہ کی رخصت کی وقت

سوچکے ہے بدن زار ہے بل کھائی ہوئی
ہو گیا لٹ کی غم زلف میں نبض لف کی لٹ

رنگیا پردہ تیری لب کا مسی کے باعث
نیل چھپ چھپ گئی بوسونکی اسی کی باعث

کیا کریں شکر ستم جبکہ حلاوت ہی نہیں
تو تو بیرحم ستاتا ہے کسی کے باعث

کہیں جو قیس کو لیلی کا ست لیا مجنون
لو پھر کرینگا شتر غم نے ساربان کیا کیا

یہی ہے جیمیں کر اب بوسہ مانگ کر کہائیں
تری زبان سی مزی دینگے گالیان کیا کیا

کیا شکوہ کروں ای دل ناکام کسی کا
منہ نوچ لی غیرت جو میں لوں نام کسی کا

[illegible]

بجد اپنی قتل کے قابل نہ شہر بھر کا کوسے
کچھ بھی ہوتی ان حسینوں کو اگر قدر وفا
آنکھوں میں یہی آفت ہے یہی بات نکتہ چانبہ
یہ تیری چال میں شوخی ہے عجب کیا ہنگامہ
بہت بوسے لئے مجھ سے ایسے
سینے میں لگ گیا دل آرزو جانی
قیامت ہے ...
کسی جا ہے جو وہ زلف تو بس ...
دل میرا جلانے لگے پھر داغ ...
یار دکو نہ جلا دو یا تکلیف دو بارہ
یہ مرتبہ ہیں ... نفس کا اشارہ
عاشق و اہل ہوس کو قتل کر بیجان
ہم یہ سمجھے کہ کہتا ہی ہنسی ہے ظالم
تیرے فرقت میں سر بستر میں تڑپا رات بھر
ہاتھ مقتل میں لگا ہی گا جو قاتل دو چار
بوسہ تیری ہی نظر سمجھ لیتے ہیں
بار دو ہیچ کو جس بسمل تڑپ کر جینا
آیا ہوا میں آب ملا یا ہی نہ تھے
ای وحشت دل اور میں گھر سے نکل

خوب تھا قاتل ہمارا دیکھا خنجر کھینچ کر
تو مجھے وہ مول لیجے اپنا زلفوں کو کھینچ کر
مجھ سے الگ انداز ... آنکھیں ...
نقش پا چلنے لگیں ...
جو بنتا ذرا بھی ...
...
مشکل جو قریب آئی ...
... قریب ...
تعلق اوسی ... پھر ...
ہچکیاں لیتی ہے ... رات بھر
مردہ دسن ... لو بسمل دو چار
کبھی وہ چار ہیں باقی کبھی فاصل دو چار
کچھ جگر کے قاتل ہی بسمل ہو چار
بیتابی دل لائی ہے مجبوریاں ...
آ گئے ساقی کیا ہیں ...

تشبیہ رخ یار سے ممتاز ہوا گل
پیوست تصور میں ہے مژگان دل
ہم حسرت نگاہ کی کہوں آرزو کریں
خندہ وہ چشمک اغیار میں تھی ہم شامل
اوسکی یہ سوال ہو سکے
دشنام ہمیں ہی جائے لیے
... جان کا ارمان ہے ہم
شوقی ... نازنے تو ہمیں متاع صبر
تسلی کی نہ ہے وصل کا اقرار کرو تم
پیشہ ہو ... اسپیل سکے نہ رکھو
ہم وضعدار تو ہم بھی ہیں وضعدار
گلہ ... جان تیرا رتبا ہم سمجھے ہیں
تبا دیتا ہم تمہیں ... کیا ہم سمجھے ہیں
بہلا تھا ہوں میں لاکر وعدہ مانی سمجھے ہیں
نہیں ملتی ہیں گو ... تمہارے تو نگاہ لیکن
غمزات میں تیری ہوتی ہیں مژگان کی چلمنیں

اب وہ بھی باندھے کا گلستان میں ہوا گل
بس شکر نہیں آگئی تاب و توان دل
ہمکو بھی کیا پرایہ غم جاودان دل
اسمیں ایجا تھا شریک اوسمیں ہم شامل
ہے حسن لطافت سے اوٹھی شام
چہرہ ہندو کو چھائی شام
... ہوا دل میں ہیجان تم
کیا جانتے نہیں عشق میں تصویر ہیں تم
... بو دیدار دن ... را تم
جائیں گی اور لائیں جسکے ... ہم
غمزہ بیکار اوٹھا کر ہیں جا فر لگے ہم
بے آس عون سلسلے کی ہوا انکار کرو تم
شائع نہ ہو ہیں شہرت وبدار کرو تم
تمکو جفا کی تیغ ہی تو ہمکو وفا کی شرم
مرتے آگے مسیحا کو بھی گویا نگاہ ہم سمجھتے ہیں
تمہارے نقش نقش پا کا خاکا ہم سمجھتے ہیں
اری ہم رتبہ ... تیرا فقرا ہم سمجھتے ہیں
عہد و پیرہ ٹالکر کہتے ہوا تما ہم سمجھتے ہیں
آنکھوں کی پتلیاں نہیں پتلی حیا کی ہیں

یا سرخ مین تھا وہ جوش تلاطم شباب مین
دیکھکے شاخ سمن سے سرو کرتی ہین
نہ چھیڑے یہ عیسی بھی جانی بانی کو
علاج اسکا کرینگے شباب عیسے کیا
لکھی تھی سخت مین عاشق کی فربھی شاید
جو دور دور سی مشتاق لوگ آتے ہین
شگفتہ ہے کیا گل مین تماشے کیا سبھی ہین
بٹھائی ہین ہی شان پر ایک جوبن کی
شیوہ تقلید مری طبع گرامی کا نہین
اگر اوس سے ہی دعوی کرے گی تو نہی مال ڈالین
جاتی ہی تیری ہو گئی بے رونق چمن
پوچھو نہ انتظار کے لذت کو وصل پر
وہ گور ہی نہین آگ کی شرمسار کرین
آرزو اوس بت کی فیض سے ہم رکھتے ہین
لاکھ سر وہ اوسی ہو کہین ہین جا لائک یہان
آہ کالا منہ ترا صبح فراق
شرار آہ نے جا کر سپہر پر افشان
نہین مثل صنوبر خوش قد وقت سرفرازی ہے
لٹوا کی سر بزم غصے سے گئین آنکھین

یا ارض محیط جھلکی گو تل مین نمک تھین
ایک سے جو نقش سے دل کرتی ہین
محیط مرے نم کے پردے مین
جو میری موت ہی آئی ہو تو غم کی پردے مین
ہوئی ہی شکل ال کر ورم کے پردے مین
کوئی تو پردہ نشین ہی حرم کی پردے مین
زمانی ہے کہ گویا خوبیان سب جمع ہین تم مین
نگہ کیسی دی پیر مغ خم مین
جو عشق حق مین تھا جاتی کا نہین
دہن مین گفتگو نو منہ مسل ڈالون
گویا کسی چراغ مین کچھ نور ہی نہین
وہ ہین مصر مگر ہمین منظور ہے نہین
کہ جان بھی تجھ مین پاس کیا نثار کرین
امید لقصو امید کرم رکھتے ہین ❊
بید ماغی سی لگاوٹ کی بھی تاب نہین
یاد اوسی شام تم مین کہان
لگا یاد وہ دل کی رات کا جل چشم تم مین
حسینون مین یون جیسے ماہ انجم مین
ایک یک کو ایک سے لڑوا گئین آنکھین

اے صنم [illegible] تو نی کی طلب بوسہ نہیں
وہ کیا وہی جو کھینچے تو کیا کرینگے بس
فرقت کی شب جگاتی ہی یاد وہی [illegible]
فریاد و زاری و تپش و کوشش و قلق
نگہیں آنکھ کی چھڑانے سے
تری غفلت [illegible]
[illegible]
جی ہی [illegible] آپ [illegible]
زخمی ہی [illegible] نظر آتی ہیں ای پردہ نشین
دلبر جواب آہ کا وہ واہ سے ہیں
زاہد [illegible] تو [illegible] شراب
تیری برق حسن سے جبکہ آنکھیں
تیر سی پر ہو گئے برگشتہ مژگان ہو گئی
وہ نگاہ [illegible]
جہان کی [illegible] طلب [illegible] کی نہیں
یاد آگئی ساغر سی آنکھ کی گردش
صحبت آلودگان میں پاک دامن پاک ہیں
ہای جب [illegible] دیکھا رخ [illegible]
وعدہ وصل میں عشاق کی عمریں گذریں

جی چاہتا ہی لی لون تری صدقے پیرہن
کیسی آہ سی ڈرائی جس میں اثر نہیں
تکیہ وہ گدا سا مری زیر سر نہیں
ای بخت [illegible] میں ذرا بھی اثر نہیں
اور یہی دل میں جا دو تری آنکھیں
[illegible] جوان [illegible]
[illegible] چاہیے چاہیں ہیں
[illegible] نگاہیں کیسی ہیں
[illegible] ہون کی یہ دیواریں [illegible]
بولی ذرا ری سے اسی آہ سی ہیں
محبوب کر رہے ہیں شب وہ سے ہیں
دیکھا تو خیر [illegible] آنکھیں
اونکی نظریں پھر گئیں [illegible] آنکھیں
[illegible] جب چار آنکھیں
[illegible] اب نہیں کی نہیں
ای باد [illegible] لینا کہ چلا ہیں
خاک ہی [illegible] چادر مہتاب ہے
اونکا یہ حال ہوا [illegible] روتے ہیں برسوں
آپ بیمار ہے [illegible] سوتے ہیں برسوں

[illegible]

۲۲۲

اجی پہری سیر کو نان تو یہی ہے آرزو ہم
رشک اغیار ہری واسطے شیطان ہنا
ہمین ہے ہر زمین پے تپش نالہ کو
تمام عمر رہا صدمہ اوسکی کھونے کا
کشش ہے قیس کے لغزش ہین پای ناقہ [illegible]
اشک [illegible] آتش ہوا سوز [illegible]
اتی بندش ہے اگر ہم نہین چھٹی وہ گلے
ہے عبث فلک ستم عیار کو
سن لے نالی [illegible] بار کو
یہ لب عنابی [illegible] لب سے ملا دو
کہانکی شراب جلوہ کہا دو
عبث بو ہی گی [illegible]
یہ ہے شب وصلت کسی [illegible] ہان ہے رہے
بلبل ہین یہ خاموش ہی مری سنکر
اور ہو صبح [illegible] تو جہان بیمار ہو
قہر ہے صبح کو کیا جانی کہان [illegible] جاگے
وہ جو پہنچی باغ مین تو سرو اوٹھی تعظیم کو
جہان کو روندے رکہہ دیگا ایسا ان تکرو
دزدیدہ نظر پا تو چرا لیگئے دل کو

ہوش وحشت نی بنا یا [illegible] مجھکو
حسرت کو جیسے جانان سے نکالا مجھکو
اصول قفص کی جا [illegible] نہیں ہے [illegible]
جگر کو پکڑ ہی [illegible] ہو نڈ ہتی [illegible] دل کو
ذرا سنبھالی [illegible] ساربان محمل کو
[illegible] بنا یا دل کو
[illegible] غفلت [illegible] یا دل ہم
نازنین [illegible] کیا مجھ [illegible] کو
[illegible]
گویا نہ کہے باغ ہین [illegible]
جو نظر [illegible]
آنکھین ملتی ہوئی [illegible]
لیئے دو [illegible] ہوئی گل شاخین [illegible] تسلیم کو
ہمند ناز کو تم مطلق العنان نکرو
یا آئینہ لگاوٹ سی لگالی گئی دل کو

۲۲۵

آئینہ نگاہ ... جیسے ہیں کوئی کہہ
آیا دل سے خیال یار موجود
تھا سر شور شوزش درو نے
باقی کے مجھے وہی کچھ تو ہوسے
شوق دیدار پریشان نظری سے عیان
جسکو انگڑائی میں اوٹھا تو ہوا وار کا ہاتھ
کیا کھیا شگفتہ یہ گل آئے تھے وہان سے
تیرے فرقت زدو نکی صبح نہیں ہوتی ہے
تابھی یہ سمجھے وہ وصل کی شب کی بدلے
بیٹھے رہ جائینگے دل پکے کہا مان ہی باندہ
تمنے رات لیا ہوگا تجھے یاد نہیں
مجبور ہے کیون کو سکنے پہ تیکھے ہاتہ
بیرحم شمع وہ بھی نہ آنسو بہائے گی
بھولا سا لگتا ہے لیکن غضب آفت ہی
قاصد سے کہا پڑہکے میرا خط شوق او سنے
وہ سنا اوسکے شوخی دہری گئی
یہ کیا ہے کہ لمین گرانی سے ہے
وزاہے تکلف مین بس شوخ
تہ لب تک بہی پہنچے تو آہ ضعیف

ایدست جنون فرا لگی رکھ
فرقت مین ہی دل لگی رکھ
یہ آگ دلا فرا دبے رکھ
فی صد کہین قائم ایک ہے رکھ
میری آنکھین کہی دیتی ہین کہ بیدیدہ ہے
ہاتہ خالی ہی ترا ہے کوئی تلوار کا ہاتہ
مرجہائے ہوئی جاتی ہین اب باغ جہاں کی
مرہی نیند تو موت اکی کہان سوتی ہے
ای فلک مجہ سے تو لیتا ہی یہ کب کی بدلے
کسکے جوڑا تو خدا کی لیے ایجان نیاز
مین کہان لوسکہان خیر ہے بہتان نہ باندہ
فرہاد کا اب دب گیا پتہر کے تلے ہاتہ
پروانے تجکو اسے جلانے سے تھا عدہ
تھوڑا اندازہ سمجھو رنگ مین شرارت ہے
کچھ خط سا مضمون ہی مہمل سی عبارت ہے
وہ جب اوٹہ چلے تو پری رہ گئی
مگر کوئی حسرت بہرے رہ گئے
سجاوٹ دو لہن کی ہری رہ گئے
وعین دو لکی دل ہین ارسے رہ گئے

مرجان کا پنجہ دست حنائی سی بھر گیا
ہوتی ہین بل نظر سی وہ نظارہ ترش
لگا آ کے دلبر کرشمے کا تیر سے
ہر رنگ شاک ہے خون خشک تیری شست سے
دل بیتاب بہراتا ہی ہے تیری ہجر مین
صبح ہوتی ہی شب وصل کچہ ارمان نکلے
جوبن سی ہی اب چمک ہے نہ دمک ہے
الامان تیری کسیکی آتش رخسار کے
آتش حرمان ہوئی کچہ دلمین اسی مشتعل
مانگی ملے جو تخت سلیمان کبھی کبھی
بوسی کی بات ہین جو ہوا وسی گفتگو
مایوس وصل کرکے نہ عاشق کو رد کیا
آپکے ناز نے آپکے بیدا دنے
لطف دیتی ہین نیا ہر دن ملاقاتین نے
اس کو جاتی ہین بس اپنی با مذاق
دیکھتی ہو گیا ہر اپنی نکتہ سنجونکا کلام
نکہت ہی گرد تن کی لطافت کی سامنے
بوسہ جسمین خرچ ہو کچہ وہ نہ دی سکے
ایسی سوجو مرا آشنا تو کہا ہوتا ہے

اب تک تو وہ ملائیں سے کف انتخصیب ہے
چاشنی دار اونکا گویا شربت دیدار ہے
وہ ابرو چڑھے یا کمان کھنچ گئے
گھٹا ہے دم کسطرح دلمین اسلطوت سے
ہاں جہان پر یہ مصیبت زدہ ٹھہر ٹھہر کے
بہت ایجان نہین ہوتی ارمان نکلے
گالونمین نہ وہ لوچ گمرین نہ لچک ہے
وقت نظارہ نگاہ دونوں مژگان جل گئے
سیکڑون ہی حسرتین لاکھون ہی ارمان جل گئے
تو چاہو نہین ضرور پریشان کبھی کبھی
بولی کہ زر نہین ہان کبھی کبھی
ظالم کبھی نہین ہان کبھی کبھی
آپکے تازہ تراش آپکے ایجاد نے
ہین نئی معشوق کے باتین نے گھاتین نے
بوسہ لب تازہ تازہ اور صلواتین سے
نطق تازہ فکر کے منہ سی شنو باتین نے
میلے کچیلے ہول ہین نکہت کے سامنے
قارون کیا خسیس ہے حضرت کی سامنے
کیا تغافل ہی تلافی جفا ہوتا ہے

تکلیف شب غم کے ہزاروں نکون خبر ہے
انکار نکو نقش قدم ہین ترے شاہد
اچھا نکھین تھی ابھی نطق تو غم کیا
آغوش مین آو بھی مشتاق ہین صلت تھی
کبھی وہ جو ہو کر مزار و نہین گزرا
اثر کیا کرین نالے ہے سنگدل انکا
مری چشم تر آبرو اوسکی لی گی
ہجوم تمنا نے قمت دل کی گاٹی
محبت نی مجھکو بنایا ہے سایہ
نالے کے ساتہ عشق گل تر مین ان و جا کے
غیر ونکو منہ لگا کی نہ کر نا تہا بی ادب
آغوش مین شوخی کی ادا اور ہی کچہ ہی
بیداد کو سہتا ہون کہ ایما ہی عدو کو
وصل کی رات در انداز و مخل تہی کتنے
لو اپنا بوسہ پہیر لو دل میرا پہیر دو
ای جذب جان کی اوسکی تو بعد از سلام شوق
کھلتا ہی ہر نگاہ سے طومار انتظار
رنگ اوس پری کے گال ہی سی ابھی نطق اگیا
مری گہر چیدہ جو اسباب ہوتی

معلوم فرشتونکو ہی تارون کو خبر ہے
غیرونکی یہان جانی کے یارونکو خبر ہے
کب میری فصاحت کی گنوارونکو خبر ہے
لبس مجھسے نہین اوٹھتی اب تا نزاکت سے
تو مر دی چلی اوس مسیحا کے پیچھے
او جیب جاتی ہین سر لاکی پیچھے
پڑی ہاتہ دہو کر جو دریا کی پیچھے
پڑی ہین یہ دان دانا کے پیچھے
مین ہون ہر جگہ شوخ عنا کی پیچھے
بلبل یہ بات نام کی ہی جو صلی کی ہے
خوبی حضور آپکے یہ جو چلی کے ہے
بوسی مین بگڑنی کا مزا اور ہی کچہ ہے
تم سمجھے ہو کچہ اور گلا اور ہی کچہ ہے
ایک از انجملہ یہ مردار نزاکت بہی سے تہے
مجھکو بہی گون نہین ہے جو منہگا ہی آپکو
کر التماس چلیی بلایا ہے آپ کو
کچہ اندیون مرے سے تمنا ہی آپ کو
میری غزل تو کیا تہی یہ خوبی گلی کی ہے
فدائی آمد سیلاب ہوتے

وو نشست مجھ سے تھم آشنا ہے
ضعف نے چھوڑی نہ تاب اضطراب
سویا نہیں ہے کوئی فرقت زدہ شب
وقت کی شب ہائے تار اکن کن افتہو نے
ابتر کی تنگ آئی نکلی نہ رسا گو پہنچ گئی
بیٹھا جگر میں پہلو سے دلکو لئے ہوئے
آئینہ دیکھ کے وہ منہ چڑھاتا ہیں
ہونگے کوئی جنبش ہے تری چشم عنایت
دلکو لینا اے ستم ایجاد ہو گئے
کیا اوسکا نظارہ ہو
الله ری تشنگی بوسہ شب وصل
میاد گران گوش نازک
تری ناز کی آگے نہ چھیڑیگا کوئی
جبین میں ہیں وہ شوخ چنگ لیے
ای گل آ تجھکو اوسکی نگاہ
گدگداتا ہے مری دلکو تماشا لطف مذاق
سمن چمن میں کہاں ہے چل تو صبا کیا جانی
بہلا سنتے ہیں غفلت سی اگر نہ ای نطق
غرور جسم سے جیسے کہ جان ہے

حجر کی کم ظرفی ہی
واہ کیا لیٹے ہیں ہم
نمک ہائے مر آج آہ کر
مرتا ہوں اے ستار و شکر گوا
لیکن نہ پائی پائے عاشق کو
مارا تمہاری تیر کے طرز نشست سے
الله رے غرور کہ اٹھے سے
دیکھی نہیں ہے نگہ قہر و غضب
پیدا حد و تلاقی سے پیدا ہو
گر قسمت نظر رخ میں
سے ہیں شب
ہوں یا الہ تماشا چاہئے
دو کان ل
نازی سے طاقتی نزاکت کے
سیر کھلا میں ہم لطافت کے
کچھ ہم سا جو
نازکی وہ ہی جو اوس گل کے پردہ
دل میں حکمت ہی ہے اشعر گوش
فراق میں گردیدہ سے خواب

۳۲۹

عشق مزاج ... | کہیں کا حسن شباب نکہ چمن میں بہار آئے
تری آگی ہی مجھکو کس بلا کی | نشاط ہی نظر ننگ بہر نثار آئے
شہد الٰہو خدا سی اشرے | جو آفتاب تو شبنم کو پرے
مجھو ری کہ ہے تا کہ ستم سے | مجھکو سنا ہو جو ہارے خبر سے

ہمت تا کہ اوسکی گھر ہو گئے | تیز رنگت نگہ ہو گئے
ہم جون پیام سلام | ہمیں حضرت اوسکی خبر ہو گئے
لب شکر ین کے پیتا ہے | جو نے چھوٹے گلے شکر ہو گئے
سزا جو وہ عاشق سزاوار ہے | نہیں ہی وہ تو ہی گنہگار ہے
گل آرزو روے دلدار ہے | نہال تمنا فدیا ہے
محبت کری کیوں وفا کیوں کرے | سبھی طرح عاشق گنہگار ہے
نہلے ہے جو تیری بات ہے | تری منہ کے گالی ہی صلوات ہے
کہ اوسکی گھر ہے طلسمات | دہن ہے نشان ہے نہ بات ہے
بدن گورا گورا الشرب ہے | او دراز اور شرب طلسمات ہے
جوانی میں گالوں اور مہتج کو | وہ رنگت نکالی کہ گل مات ہے
چاٹ مرجاے تری خنجر کو | ذوق میرے لہو کے ساتھ ہے
عشق احمقت ہے تری اندھا ہوے | زخم ہے ہیں ترے تلوار کے

وہ مرا نالہ اگر سنکے تغافل نکرے | نکرے رحم تو اتنا تو کہے غل نکرے
جانتا تو ہے وہ دلمیں مجھے عاشق لیکن | ابھی کیا آن ہی کہو دیجو تجاہل نکرے
التفات اوس سے کسی سادی کو باور ہوگا | جو کبھی جانکی عاشق سے تغافل نکرے

ادن گیسوؤنکی آگے بو نافہ چھوڑ بہاگے
سودائیونکی تیری بس آگ ہی بہری تہی
غیروںکا منہ تہا گہرے تیری جو کرتا باہر
رو دہو کی جل جلا کر آخر کو تجہہ بجہا کر
خال اُس رخ پہ ہے کہ چشم نقش پا ہے تک رہی
کیا گیا تہا ہمکو نازکہ روزہ نماز ہے
ناں نہ بگڑو کہ جانتے ہین ہم
ہرچند میرا دل تو چرانا صواب ہے
وہ سنین یا نہ سنین پر غم نہان کہیو
اوسکا احسان نہین بوسی جو دو تین لئیو
تاں خرابی ہین ہے او سکا تیر نکلا
امی ہین تل ہے انتخاب نہین
شب وصال تمنای ہمکناری پر
ہمین ہے آرزوئی بوسہ آہ اوس لب تئی
نازک کمر و تنگ دہن ہین وہ غضب کے
مین لاغر تو کب کا فنا ہو چکا
واہ واکیا تازہ پانی خنجر قاتل مین ہی
سخت مین دو لوگنکی لیون تو خیر جلنا ہی لگا
ہر نگاہ تازہ ہی مس جو روش کی دشمین

آہو سی نافہ نکلے آہو ختن سے نکلے
کہولی گئین جو فصدین شعلے بدن سی نکلے
کس نے ہمین نکالا ہم خود جلن سے نکلے
مانند شمع مردہ اوس انجمن سے نکلے
رنگت ایسی شوخ ساقی کا گلابی رنگ ہے
ٹہنڈی ہوئی وضو جو ستانی نیاز ہے
ایک ادا حسن کے عتاب بہی ہے
پر جان من یہ چوری کی عادت خراب ہے
جھوٹہہ سچ دل کی تسلی کی لئی ان کہیے
تمنے کا ہی سے ہنسی آجی جبین سے لیے
سخت خانہ خراب تو بہی ہے
نقطۂ لاجواب تو ہی ہے
سہانہ ناف کی ٹلنی کا ہی کمر کے لیے
جگہ نہین ہے جہان خال مختصر کے لیے
آغوش کی گون کے ہین بوسے کی گون سب تیرے
بدن آفرین ہم یارون کا ہی
اوسکا رخموں کو مزہ زخموں کی لذت دل مین ہے
شمع تو مجہسی برا جی ہی اوس محفل مین ہے
جو نہ نکلی تو نکمہ سی رہ ہین ہماری لمین ہی

لمعہ شمس الضحای فصاحت شعشعہ بدر الدجای بلاغت یعنی تقریظ کلیات نطق نتیجہ فکر فارس مضمار فرمانت منشی حافظ سلطان احمد صاحب سلطان تخلص خلف اصغر منشی ولایت احمد صاحب تحصیلدار ابن رئیس کاکوری برادر خرد مصنف سلمہ اللہ

الحمد للہ سبحان اللہ صاحب قبلہ کا کیا کلام ہے منتخب و لاجواب کلام ہے حضرت کو ابتدای شباب سے ذوق شعر ہوا تیس برس کے سن تک کہکر ترک کیا خال اکرم منشی محمد رضا صاحب صبر سے اصلاح لی نکتہ سنجی و معنی پروری کی داد دی بلندی خیال کا عرش فرش پا انداز ہوا زمین غزل کو آسمان پر ناز ہوا بندش چست استعارے لطیف و درست فکر بلند زبان شستہ و دلپسند آمد کی آمد اور روزمرہ و تکرار الفاظ کیا خوب روزمرہ کتنا مرغوب معاملہ بندی ایسی ہی مضامین کی بلندی بھی ایسی ہی کہیں تشدید مستانہ ہے کہیں نعرہ عاشقانہ ہے کہیں میر و مرزا کا انداز کہیں جرأت و غالب کا رنگ کہیں مومن و شیفتہ کا پرواز کہیں ناسخ و آتش کا ڈھنگ کہاں کی الفاظ و معانی کہیں نہیں لغات فارسی تنگ نشین نہیں محاورہ جو کہ الفاظ مستحسن الیوم کل متروک جودت طبیعت یہ کہ بندش مضمون کی ساتھ حاضر رسائی خیال یہ کہ مضمون بھی ان کے ساتھ حاضر کبھی فکر شعر میں وقت نہ پڑی تخلص کی ضرورت نہ پڑی ادہر احباب کی باتوں پر کان ادہر مضمون کا دہیان ادہر بات کا جواب ادہر شعر لاجواب اس بات کو بہت لوگ جانتے ہیں آپ فرمانت و ذکاوت کو مانتے ہیں مثل شعراے مالش و نخوت نہیں یہی وجہ ہی جو مشہور نہیں جب حضرت نے پرنین ترک کیا مجھکو اس فکر نے لیا کہ یہ دیوان مجموعہ گرانمایہ تصنیف چہپ جائے تو پہر کہاں ایسی شادابی تردد بدرجہ کمال ہوا انطباع کا خیال ہوا آخر بہ مطبع [illegible] چہپا خامہ منشی [illegible] چہپا سے رنگ جما منشی صاحب کی خوشنویسی خط کی خوبی کس کس کی تعریف کروں نقاشی با صناعی کس کس کی داد دون خط اگر جدا وہی ہیں تو لوح نگار میں نقش پیشانی یہ ہی جیسیاں ہیں الحاصل آج چہپکر تیار ہوا مشہور [illegible] ہوا یا [illegible] خاص و عام ہو حضرت مصنف کا از شرق تا غرب نام ہو تاریخ ہای موزون جو نکتہ سنجوں کی نوک زبان قلم سے نکلیں ذیل میں رقم ہیں واضح ہو کہ کلیات ہذا کی ۱۲۹۰ ہجری میں ابتدا ہوئی اور بوجوہات ۱۲۹۳ ہجری میں انتہا ہوئی قطعات میں جو ۹۲ و ۹۳ کا اختلاف ہے اوسکی یہی وجہ صاف صاف ہی جس نے جب جب پائی اپنی تاریخ ارسال فرمائے قطعہ

قطعہ تاریخ از حافظ صاحب ممدوح الصدر راقم تقریظ

سبحان اللہ چشم بد دور	کیا حضرت نطق کا سخن ہے	سلطان یہ سال طبع لکہیئے	دریا مضمون کا موج زن ہے ۱۲۹۳

ولہ

ہوئی چھپ کے تیار دیوان ایسے	کہ ہر لفظ جسکا ہی جان فصاحت	لکھی طبع کی کلک سلطان نے تاریخ	یہ مجموعہ ہی بوستان فصاحت ۱۲۹۲

قطعہ تاریخ بفکر رسا منشی بے نظیر و بے مثال شاعر نازک خیال منشی مقبول احمد صاحب محو تخلص برادر اوسط مصنف

للہ الحمد انطباع می یافت	سخن نطق شہر یار سخن	ولہ تاریخ محو بست نگار	مطلع و مقطع بہار سخن ۱۲۹۲
ہوئی انطباع آج دیوان ایسا	کہ جو تاجدار دیار سخن ہے	از فکر تاریخ کی ہی تو اے محو	رقم کر ہمیشہ بہار سخن ہے ۱۲۹۲

ولہ در سنہ فصلی

نطق کا کلیات طبع ہوا	طرفہ مجموعہ بلاغت ہے	سال فصلی یہ محو نے لکھا	جوش بر قلزم فصاحت ہے ۱۲۹۲

ولہ درسنہ عیسوی

طبع شد کلیات حضرت نطق	اوستاد زمان یگانۂ فن	قلم محو سال طبع نگاشت	کلیات لطیف شعر و سخن ۱۸۷۶

ولہ درسنہ ہجری

کلیات نطق چون مطبوع شد	مشتری آمد عطارد از سما	محو سال انطباعش بود هم	طبع شد این نظم [illegible] ۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ بفکر شاعر شیرین زبان شیوا بیان منشی ممتاز حسن صاحب اورنگ زاد مصنف [illegible] لکھے

جناب نطق کی دیوان جو چھپا [illegible]	زبان [illegible] کی [illegible]	[illegible] تاریخ کی [illegible]	کلام شاعر شیرین [illegible] ۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ بفکر شاعر خوش فکر منشی مشرف احمد صاحب اورنگ زاد مصنف صاحب

حضرت نطق سے سخنور کا	چھپ چکا آج لاجواب کلام	ہے مشرف یہ طبع کے تاریخ	محمدہ قصیدہ انتخاب کلام ۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ بفکر عالم علوم عقلی و نقلی مولوی منشی مظفر احمد صاحب متخلص ابن منشی عنایت احمد صاحب برادر [illegible] مصنف

چو دیدم کلیات نطق شد طبع	بگفتم [illegible] الفاظ رنگین	نوشتم [illegible] تاریخ طبعش	[illegible] گلزار و گلہای رنگین ۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ بفکر مولوی سید محمد صاحب ابن منشی عنایت احمد صاحب اورنگ زاد مصنف

چھپا وہ کلیات نطق رنگین	کہ جس سے باغ رضوان بھی خجل ہے	ہوئی سید جو فکر سال [illegible]	[illegible] ۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ بفکر ناظم بلند خیال شاعر ہمہ کمال منشی اکرام الدین صاحب [illegible] کوری [illegible]

نطق خوش فکر کے چھپے دیوان	مشتری ہیں سخن شناس تمام	[illegible] سال انطباع [illegible]	سخن [illegible] ۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ بفکر عالی منشی الطاف حسین صاحب [illegible] کوری

ہی شاعر [illegible] دیوان چھپ گیے جو بحر ہے وہ نہر ریاض بیان ہے القصہ جس نے دیکھ لی اس باغ کی بہار	ارمان [illegible] سیر کا [illegible] مصرع ہر ایک سرو [illegible] کلام کا [illegible] اسکا [illegible]	دیوان [illegible] قربان [illegible] [illegible] سال طبع کی [illegible]	[illegible] بلبل شیراز [illegible] [illegible] ہر ایک [illegible] کلیات نطق کا [illegible] ۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ بفکر بلند منشی کاظم حسین صاحب [illegible] رئیس کاکوری

ہوا طبع جب نطق کا کلیات	ہوئی مشتری قدردان سخن	[illegible] فکر تاریخ طبع	یہ لکھا ہے گلستان سخن ۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ بفکر شاعر نازک خیال حافظ محمد یوسف صاحب [illegible] رئیس کاکوری

طبع [illegible] کلیات نطق مقبول جہان	[illegible]	[illegible] سال طبع [illegible]	کلیات نطق شد مطبوع طبع [illegible] ۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ بفکر رزین مولوی عبد السمیع صاحب خلق رئیس کاکوری

طبع چون کلیات نطق [illegible]	[illegible] بلاغت [illegible] لطافت [illegible]	گفت [illegible] سال طبع [illegible]	طبع این [illegible] شدہ مطبوع طبع [illegible] ۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ بفکر روشن منشی ساجد [illegible] صاحب [illegible] کاکوری

چھپا کیا نطق کا دیوان رنگین [illegible] نطق [illegible] طبع [illegible]	ہر اک مصرع ہی سرو بوستانی بیان [illegible]	[illegible] ساجد [illegible] [illegible] سال طبع [illegible]	[illegible] ۱۲۹۳ [illegible] کلیات سخن نطق [illegible]

قطعۂ تاریخ بفکر منشی مرتضی حسین صاحب بسمل متخلص [illegible] سیتاپور

[illegible] نطق کا [illegible] چھپا	[illegible]	[illegible] سال طبع بسمل [illegible]	[illegible] ۱۲۹۳

قطعه تاریخ نتیجه فکر رسا مولوی سید تفضل حسین صاحب رئیس کاکوری مدرس مدرسه گوجرا

چو دیدم کلیات نطق ای مشفقا | شگفته گلبن مضمون نوشتم
برای سال طبعش بی تامل | کلام منتخب موزون نوشتم
۱۲۹۲

قطعه تاریخ از فکر منشی کاظم حسین صاحب رئیس کاکوری

ز نطق نکته پرور جمع گردید | عجب مجموعهٔ نغز و گرامی
بگو ای عقل بهر سال طبعش | که نظم لاجواب نطق نامی

قطعه تاریخ از منشی [illegible] راج جوہر رئیس تلہر ضلع شاہجہانپور
۱۲۹۳

چھپ گئے دو دیوان نطق کے دیوان | اپنا مضمون کا ہے جوش پر قلزم
لکھے جوہر نے طبع کی تاریخ | شعر ہیں رشک جلوۂ انجم
۱۲۹۳

قطعه تاریخ از فکر منشی ناظم علی صاحب اہل مشن سیتاپور [illegible]

چو از تصنیف نطق نکته پرور | شده مطبوع این مجموعهٔ دواوین
من ناظم برای سال طبعش | رقم کردم زهی نگین مضامین

قطعه تاریخ از فکر رسا [illegible] منشی نظام احمد صاحب بیدار تخلص مہتمم مطبع لمع رحمانی رئیس خیرآباد

ساقیا جام [illegible] | مست گفتار [illegible]
بعد [illegible] بر لب ساغر آمد | تا [illegible] لب ساغر [illegible] آمد
سال طبع فکر بودم [illegible] | قوت ناطقه از نطق [illegible]
[illegible] سخن رنگ لب آمد | لب ساغر [illegible] از لب سیراب آمد

مصرعه تاریخ نتیجه فکر یکتاز میدان فصاحت وحید العصر جہان بلاغت منشی ریاض احمد صاحب مالک مطبع ریاض الاخبار

سراپای خوبان دلکش ادا ۱۲۹۳

قطعه تاریخ نتیجه فکر رسا [illegible] حافظ سید اسمعیل حسن وقار خلف اکبر سید محمد صادق صاحب مالک مطبع [illegible]

لکھا خوب [illegible] دیوان | دی نطق نے داد خوش مقالی
تاریخ یہ اونکی طبع کے ہے | کیا طرز سخن کی [illegible]
۱۲۹۳

قطعه تاریخ از [illegible] منشی محمد یوسف حسن صاحب [illegible] برادرزاده سید محمد صادق صاحب

دیوان چھپا ہے نطق کا | پاکیزہ کلام سبکا سب ہے
ہے شعر [illegible] مصرع سال | اخگر کے زبان ہے اوسکی تاریخ
یہ جملہ کلام منتخب ہے | انصاف کی [illegible]

قطعه تاریخ از نتیجه طبع [illegible] فرید دوران [illegible] منشی فرید خان صاحب رئیس علیگنج ضلع ایٹہ تخلص شوق

مژده کاز طبع نو کلیات | شعله افتاد بچرخ کہن
غزلی کرد [illegible] | رنگ طرب بست بہار انجمن
بشنو دار این سخن [illegible] | مژده بجمشید بلحد در کفن
نطق کان خامه [illegible] | تازه از وگشت مذاق سخن
نسکہ مضامین تر و رنگین [illegible] | صفحهٔ دیوان [illegible] چمن
شوق پی سال [illegible] | جلوه [illegible] گشت نگار سخن

ولہ
۱۲۷۶

کجائی ای آسمان [illegible] بیار بہر نثار [illegible]
بجای [illegible] انجم درخشان بیار چشم نظاره [illegible]
چه بیت ابروی ماه [illegible] اشاره [illegible]
[illegible] نگاه [illegible] حلاوت [illegible]
ز فیض [illegible] دوران [illegible]
[illegible] شب [illegible]
[illegible] آمد چو [illegible]
ز شوق مضمون بنطق تحسین | کلام [illegible] نظم [illegible]
۱۲۹۳

که کلیات لطافت آگین بطبع آمد [illegible]
که جلوه گر [illegible] چون عروسان [illegible]
بیا که خال [illegible] را [illegible]
تو گوئی آمد [illegible] زبان [illegible]
بجوان [illegible]
صدای تحسین [illegible]
نوشت [illegible] مطلع [illegible]
محیط مضمون [illegible] | [illegible] صاحب [illegible]
۱۲۹۳

خاتمة الطبع از فکر کمترین فرزند حسین مہتمم مطبع ہذا

یہی تھی وقت ہی ہی خامۂ فن را اچھکار
نقاط کی جگہ جو ہوئی تو گل ہوا کے
دکھائیں نا گہ رنگینیاں مضامین کے
تو جانتا ہی یہ کیوں تمام ہی تھا
کہ جسکو نطق علیہ السلام کہتے ہیں

نوید اہل نظر مژدہ یا اولی الابصار
زبان ہی نہ ہا عندلیب کی منقار
نہی صفحۂ قرطاس تختۂ گلزار
ہر ایک صفحہ نظر آتی صاف صبح بہار
یہ کیا سبب ہے جو سماں اس قدر دکھا
تمام پیر و جوان ہو رہے ہیں شیفتہ و گلبار

کہ کیا ہی دیوان یہ کھو گلشن سخن آرا
وہ تیرہ تھا سر مہ تھی وہ کہا ہی نگاہ
ہو سطر سطر میں گلشن کھینچا یا نقشہ
بیاض ہی ہو تصدق بیاض گردن حور
گمر سنا نہیں تھی کہ آج چھپ کے ہوا
عیان شعر سخن ہے پیر تھا یہ بانثر

سنش حروف کی چھاپی صورت شہوار
ہو خط وہ خط کہ خجل حسن خط دو گلعذار
پری کا مردم دیدہ سواد میں ہو
کلام اوس شعرا کی امام کا تیار
کروں جناب مصنف کی مدح کا اظہار

تماشائیان نہ لیجا نگاہ کہاں ہیں ادہر تشریف لائیں یوسف عزیز مصر شاعری کی گرم بازاری ملاحظہ فرمائیں شاہد سخن بخت ور بزم عشرت آورا اور زنگ نشین اقلیم شہرت ہوا ہے خوان نعمت تصنیف مہیا ہے مائدہ خوار ونکو صلائے شعری شعری میں قیس شعری نظم تذر دکھائی نثرہ عقد ثریا نثار کو لائے دبیر فلک قصیدۂ مرصع کہکشان تہنیت میں سنانے آیا ہے زہرہ و مشتری نے نظم فلک کے کاغذ کا نقشہ چھاپا ہے شمس و قمر تثلیث اور تسدیس کی چتیں مبارکباد میں سنا رہے ہیں انجم ثوابت فرد کتنا ہے وجد کا عالم دکھا رہے ہیں نثر طائر چتر زرین کی چاسائہ افگن ہوا ہے نثر واقع فرش پا انداز بنا ہے مسدس جہات میں غلغلۂ شادمانی بلند ہے رباعی عناصر اس نوید سے خرسند ہے ہر فرد بشر قطع زمین پر سر رہے امن بہجت و انبساط کا شہرہ دور دور ہے آب ہم اس دلبر رانے کے چہرے سے نقاب تمہید اوٹھاتے ہیں ناظرین اولی الابصار کو شاہد سخن کی جلوہ آرائیاں دکھاتے ہیں تو سنو کہ وہ شاہد رعنائی سخن کلیات نطق علیہ السلام ہے واہ سبحان اللہ کیا کلام ہے کہ ہر شعر او سکا نخچیر ہر بیت دلپذیر ہر غزل از مطلع تا مقطع مرصع رباعی کا ہر مصرع چار مین مصرع ہر شعر خوش قطع گویا زبان ہزار داستان قطع کرتا ہی سیاخوے سرستان مئے سخن پر کیفیت سے بھرا ہے ہر مصرعہ بادہ سخن کی ایک بوتل ہے سمجھ کا بل ہے جسنے ایک جام پیا مست و بیخود ہوا حلاوت پسندان مذاق درست کی زبانو پر مدتوں ہزار رنگ تھا اس نشے سے محروم پھرا حسرت و افسوس و رشک و حسد میں مبتلا رہا دیوان اول جو معنی بند ہے حاشیہ پر اور دیوان دوم جو عاشقانہ ہے متن میں لکھنی کا التزام کیا ہے حاشیہ کے دیوان میں ہر غزل کے آغاز پر قافیہ و ردیف جلی قلم سے لکھ دیا ہے الحاصل اب یہ مجموعۂ حسن و خوبی مطبع سید محمد صادق صاحب وکیل سرکار صبح صادق نام میں سید محمد جعفر حسین صاحب ادر حقیقی مالک مطبع و منصرم جملہ کارجات کی سعی و کوشش و جانفشانی سے چھاپا گیا افضال ایزدی سی ماہ اگست ۱۸۷۶ء کی ام تاریخ کو ختم کو پہونچا یارب یہ کلام مقبول ہو مصنف صاحب کی فکر کا نتیجہ محنت کا صلہ حصول ہو قطعۂ تاریخ

اردو و فارسی جو راقم نے موزون کیے ہیں ذیل میں لکھ دیے ہیں

سدا لمحمد حبیب چھپکا حسن	حضرت نطق کا کلام تمام	بہر تاریخ طبع ہاتف نے	یوں کہا بی نظیر ہے یہ کلام ۱۲۹۳

ولہ در فارسی

بطبع آمد چہ کلیاتے کہ نیست ثانی او بعالم	ببین از رنگینی مضامین بصفحہ صفحہ شگفتہ گلشن
زسعی جعفر بنان خامہ چو ختم گردید الطباعش	بہر تاریخ وقت فکرت بیتم بالخیر گفت احسن ۱۲۹۳ھ

تمت

صحت نامہ اغلاط دیوان سوم جو کہ متن مین ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۳	پڑہین	پڑہین گے
۶	۴	مصنف	منصف
۷	۵	کہئے کو	کہئے تو
〃	۱۴	پاجاؤن	پاؤن
۸	۲	چاہتا والا	چاہنی والا
۱۲	۱۱	خیال تنگ	خیال ننگ
۲۰	۵	قاعدہ وہ الخ	قاعدہ چلیانہ وہ غالب منتظر ہو گا
۲۳	۴	روز	زور
〃	۱۹	فریاد	فرہاد
۲۸	۵	عمل کا	عمل کو
۲۹	۹	بس غم نکل گیا	بس مر کے رہ گئی
۳۳	۱۹	جہوکے ساتہ	جہوٹ کے ساتہ
۳۴	۹	جانان	جانان ہین
۳۵	۷	ڈوڑا	دوڑا
〃	۱۴	ایک	ایک ایک
۳۶	۱۹	چلئے گا	چلیئے گا
۴۳	۱۳	حیا طرح	حیا کی طرح
۴۵	۱۱	لازم سے	لازم ہے
۴۹	۱۹	با صبا	باد صبا
۵۰	۱۵	ترکو تمکو	ترکو تمکو
۵۴	۱۷	جان ہی تہی الخ	ایک آہ کہینچکر تب فرقت مین جان دیکر
۵۶	۱۲	لوٹا	لوٹا
۶۰	۱۷	جلوہ بازی	جلوہ باری
۶۴	۱۳	کہ یہ ہے	کہ سے
〃	۱۴	کیمائی	کیمیائی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵	۱۴	سیوچاک	پیرچاک
۷۷	۱۵	بچھوڑا	بچھوڑا
۸۳	۲	کیون نجھے	کیون مجھے
۸۶	۱۱	گہرین	گہر گہرین
۹۲	۷	یہ ظلم ہین	[illegible]
۹۶	۲	تارہین	[illegible]
۹۹	۱۹	لکھوان	لاکھون
۱۰۶	۱۰	تم	ہم
۱۱۳	۱۲	بیوفائی ہے	بیوفائی سے
〃	۱۶	نفل	نقل
۱۱۴	۱۲	جوشیب	جو شب
۱۱۶	۷	ایسو	گیسو
〃	۱۶	لایا	لاتا
۱۲۰	۲	روشن	روشنی
〃	۴	چادر	چادر
۱۴۸	۳	بنی ہے	بجے ہین
۱۳۱	۱۳	گمنامی	گمنامی بو
۱۳۳	۷	خال خد	خال و خد
۱۳۴	۱۰	سینے مین	سینے سے
۱۵۱	۴	زرکہیو	زرکیو
۱۵۵	۱۰	سہ اپنا	پہر اپنا
۱۵۷	۱۶	تماشا کی	تماشے کے
۱۶۱	۱۰	فرقت کی چوٹ	پتہر کی چوٹ
〃	۱۵	کاکل چوٹ	کاکل کی چوٹ
۱۸۱	۱۶	جفائی جور	جفا و جور
۱۸۳	۵	عمر دوزہ	عمر دو روزہ
۱۸۴	۱۰	نجار	غبار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۶	۱۳	عام ہے	عام سے
۱۹۰	۱۰	چھپئے	چھپے
۱۹۴	۴	جمیت	جمعیت
〃	۱۳	نجے	سجے
۱۹۹	۲	حسرت درد	حسرت و درد
۱۹۹	۴	گارگر	کارگر
〃	۱۰	بہونگ	پہونک
۲۰۱	۲	حمایت کر	حمایت کو
۲۱۱	۱۰	جب پوچھی	جب پوچھی
۲۱۷	۱۶	جو ہائی	جو سائی
۲۱۸	۱	ڈہوبہنا	ڈہونڈہنا
۲۱۹	۶	رنگین آئے	رنگین آگے
۲۲۰	۶	رودین	رودیتے
۲۲۱	۹	بہارآئی	بہاراہی
۲۲۲	۱	چہکنے	چمکنے
〃	۱۵	[illegible]	[illegible]
۲۲۳	۱۱	رہتے ہین	رہتے ہے
۲۲۴	۶	جسنے	جنسے
۲۲۷	۱	ہزارونکون	ہزارونکو
۲۲۸	۵	بائی بائی	بائی
۲۳۰	۱۰	کاہی ہی	کاہی کو دے

تمام شد صحت نامہ اغلاط دیوان متن

صحت نامہ اغلاط دیوان اول جو کہ حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۸	قند مکر	قند مکرر
۹	۸	چلپ گیا	جل گیا
۱۱	۲۶	جاری خاک	ہماری خاک
۱۳	۲۸	اسام	اصنام
۱۴	۲۱	گراوٹھے	گرہ اوٹھے
۱۹	۲۳	گسدام	گسدم
۲۱	۳	سر صنوبہ	سرو و صنوبر
۲۳	۲۱	آگے	آکے
۲۷	۳۶	پریتا	ترپتا
۳۳	۲۴	کوکئی	کوئی
۳۵	۳۰	اندہی	آندہی
۴۸	۳۱	خاتمہ	خاتمہ
۵۰	۱۳	پڑہاتی	سنائے
۵۴	۱۸	غمیں	غم سیں
۵۶	۲۳	غنچہ ترا	غنچہ تری
۵۸	۱	شام کے	صبح سے
۶۳	۲۲	خشک تر تاج	سبز تر تاج
۶۶	۲۱	دکھا اباد	دکھا کر اباد
۷۱	۱۰	آفتاد	افتاد
۷۲	۳۱	گچھر سے	گچھ سے
〃	۲۲	شاسے	شاسے
〃	۳۶	جہارتا	جہارتا
۷۳	۱۳	قصل	فصل
۷۷	۶	نچا	بچا
۷۸	۲۶	استخون	استخوان
۷۹	۳۱	خاموشگو	خاموشگو
۸۱	۲۱	کیولو	کولو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۱	۳۱	ڈرانداز	درانداز
۹۳	۳۶	شروار	سزاوار
۹۸	۲۹	ہوں آگاہ	نہ آگاہ
۱۰۳	۲۹	لا	ہم اونکی
۱۰۵	۴	بیداد	بیداور
۱۰۸	۳۳	رنا چہری	رنا ہی چہری
۱۱۵	۵	دلبر	دلبر کے
۱۱۸	۳	جانی بعد	جانی کے بعد
۱۲۱	۳	چیشم	حشم
۱۳۳	۱۸	پہر آما	پہر آتا
۱۳۵	۳۵	ہو پیدا	پیدا ہو
۱۳۷	۳۷	گلست	گلگشت
۱۴۳	۲۹	برگ گل	برگ گل
۱۴۴	۲۶	[illegible]	تو
۱۴۶	۳	[illegible]	[illegible]
۱۴۳	۳۰	کال	[illegible]
۱۴۷	۳	کو	کوئی
۱۴۸	۲۸	برنگ سنگ	برنگ شق
۱۴۸	۳۴	شوخی سے	شوخی سے
۱۵۰	۱۴	نہیں ہو	نہیں ہوتی
۱۵۴	۲۹	ڈہاک	دہاک
〃	۳۶	سرین چمن	نسیم چمن
۱۵۹	۳۵	چہوڑاسے	چہوڑائے
۱۶۰	۳۱	قسمت	قیمت
۱۶۴	۲۹	چانب	چال
۱۶۵	۳۷	جون	جوان
۱۶۹	۱	خفان	خفقان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۹	۳۶	بہروہ	دوپہر
۱۷۳	۱۸	دندن	دندان
۱۷۴	۸	واسطے	وصف سے
۱۷۶	۱۵	دکھاتا	دکھاتی
۱۷۷	۳	یوکہا	یوں کیا
۱۷۷	۴	خدالو	خدا ہی تو
۱۹۳	۲۳	آفی	آفی
۱۹۴	۱۴	آئی	آنے
۱۹۷	۱۰	چاک	چالاک
۲۰۰	۶	[illegible]	[illegible]
۲۰۱	۹	جاگر	[illegible]
۲۰۲	۳۶	ہلا	نکلا
۲۱۳		تاریخ الخ	[illegible]
〃	۹	صافیاں	[illegible]
۲۱۴	۱۴	[illegible]	[illegible]
〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]
〃	۳۲	[illegible]	[illegible]
۲۱۶	۱۹	نظر آیا ہے	نظر آیا
۲۱۹	۲۵	[illegible]	[illegible]
۲۲۲	۸	[illegible]	[illegible]
۲۲۳	۳	لب رنگیں	لب شیریں
〃	۱۰	چہوائی	چہو آئے
〃	۲۷	چاکی	چلے
۲۲۶	۳	خوف	[illegible]
۲۲۸	۳۸	تصور	[illegible]
۲۲۹	۱۴	کوئی	کچھ سے
۲۳۰	۱۴	کوئی	کوہی

صحت نامہ اغلاط دیوان حاشیہ تمام ہوا